بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

النور آن لائن

اگست ۲۰۲۶ء

ریاستہائے متحدہ امریکہ

خدا کی نظر میں صادق وہ ہوتا ہے جو بلا کے دنوں کو محبت اور وفا کے ساتھ گزارتا ہے۔ تذکرہ صفحہ ۲۵۵

مقابلۂ مضمون نویسی 2026

اصول:

مضمون یا تو انگریزی میں ہو سکتا ہے یا اردو میں۔

کسی موضوع کے احاطے کی گنجائش اور حد شرکاء کی عمر پر منحصر ہے۔

مضمون کا متن ورڈ یا اس کے مساوی ایپلی کیشن میں ٹائپ کیا جانا چاہیے۔ مضمون اصل ٹیکسٹ فائل میں فراہم کیا جانا چاہئے نہ کہ پی ڈی ایف میں۔

تصاویر اور گرافکس کو گرافک فائلوں کے طور پر منسلک کیا جانا چاہئے اور ٹیکسٹ فائل میں نہیں ڈالا جانا چاہئے۔

ایک ہزار سے زیادہ الفاظ پر مشتمل مضمون میں ذیلی عنوانات کا ہونا ضروری ہے۔

مضمون کے آخر میں حوالہ جات کا صحیح طور پر اندراج ہونا چاہیے۔ اگر چھپا ہؤا حوالہ دستیاب ہو تو ویب سائٹ کا حوالہ قابل قبول نہیں۔

انٹرنیٹ کے حوالے دینے کی عام طور پر حوصلہ شکنی کی جاتی ہے۔ کتابوں کے حوالہ جات میں درج ذیل چیزیں شامل ہونی چاہئیں:

1. مصنف یا مدیر
2. عنوان (ترچھی تحریر میں)
3. ایڈیشن
4. ناشر کا نام
5. اشاعت کا سال اور مقامِ اشاعت

اقتباس کے ترجمہ میں ترجمہ کے ماخذ کی فہرست ہونی چاہیے۔ اگر ترجمہ مصنف کا ہے، تو اس میں ذکر کرنا چاہیے کہ ترجمہ مصنف کا ہے۔

مضمون publications@ahmadiyya.us پر ای میل کے ذریعے آن لائن جمع کرانا ضروری ہے۔ براہ کرم رابطہ کرنے کے لیے اپنا فون نمبر، اپنی جماعت اور اپنی ذیلی تنظیم کا نام لکھیں۔

مضامین مقررہ بھجوانے کی تاریخوں کے مطابق ارسال فرمائیں۔

صرف ایک موضوع کا انتخاب کافی ہے۔

مضامین کا جائزہ موضوع سے مطابقت، مکمل (موضوع سے متعلق مختلف پہلوؤں کا جامع احاطہ کیا گیا ہے)، اسلوب (گرامر، بہاؤ، پڑھنے کی اہلیت، مواد کی ترتیب) اور علمیت (اصل تاریخی اور عصری حوالہ جات) کی بنیاد پر کیا جائے گا۔

انعامات:

مضامین کا مقابلہ ذیلی تنظیموں کے درمیان کیا جائے گا۔ ہر گروپ میں پہلی تین پوزیشن حاصل کرنے والوں کو انعامات سے نوازا جائے گا۔ اشاعت کے لیے منتخب مضامین پر غور کیا جائے گا۔

موضوعات:

موضوع کا احاطہ: اسلام کی تجدید (15 دسمبر 2026 تک جمع کروائیں)

خدا کا تصور	اسلام کے ذریعے نجات	یسوع کی موت - عالمی گواہی
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مرتبہ	عیسیٰ علیہ السلام کی وفات - قرآن پاک کی رو سے	حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی
قرآن پاک کی خوبصورتی اور فضائل	عیسیٰ علیہ السلام کی وفات - حدیث کی رو سے	

موضوع کا احاطہ: احمدی خلفاء کی طرف سے شروع کی گئی آسمانی اسکیمیں (15 مئی 2027 تک جمع کروائیں)

احمدی خلیفہ یا احمدی خلفا کی طرف سے شروع کی گئی اسکیم یا اسکیموں کے ثمرات کا جامع جائزہ، یا کسی ایک اسکیم کا جائزہ یا ایک پہلو۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا ۙ یُخۡرِجُہُمۡ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوۡرِ

اللہ ان لوگوں کا دوست ہے جو ایمان لائے۔ وہ ان کو اندھیروں سے نور کی طرف نکالتا ہے۔ البقرہ ۲۵۸

ریاستہائے متحدہ امریکہ

النور آن لائن

Al-Nur Online USA

جلد نمبر ۵ | ظہور ۱۴۰۵ ہش — اگست ۲۰۲۶ء — صفر، ربیع الاول ۱۴۴۸ ہجری | شمارہ نمبر ۸

نگران:

ڈاکٹر مرزا مغفور احمد، امیر جماعت، ریاستہائے متحدہ امریکہ

مشیر اعلیٰ:

اظہر حنیف، مبلغ انچارج، ریاستہائے متحدہ امریکہ

مینجمنٹ بورڈ:

انور خان (صدر)، سیّد ساجد احمد، محمد ظفر اللہ ہنجرا، سید شمشاد احمد ناصر، سیکرٹری تربیت، سیکرٹری تعلیم القرآن، سیکرٹری امور عامہ، سیکرٹری رشتہ ناتا

مدیر اعلیٰ:

امۃ الباری ناصر

مدیر:

حسنیٰ مقبول احمد

ادارتی معاونین:

ڈاکٹر محمود احمد ناگی، طاہرہ زرتشت، زاہدہ ظہیر ساجد

سرورق: لطیف احمد

رابطہ: al-nur@ahmadiyya.us

وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ
التکویر ۱۱

اِس شمارے میں

جو اللہ تعالیٰ پر توکّل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو کافی ہو جاتا ہے 3
گہوارۂِ علوم تمہارے بنیں قلوب 4
خطباتِ حضرت خلیفۃ المسیح، ایّدہُ اللہ تعالیٰ، جولائی ۲۰۲۶ء 5
مولا مری دنیا کو تباہی سے بچالے 16
امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ انگلستان میں مجلس انصار اللہ امریکہ کے ایک وفد کی ملاقات 17
بنیادی مسائل کے جوابات 21
بنگلہ دیش میں ریاستہائے متحدہ امریکہ کے سفیر کا جماعت احمدیہ کے ہیڈ کوارٹر کا دَورہ 23
جلسہ سالانہ برطانیہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بصیرت افروز افتتاحی خطاب کا خلاصہ 24
حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر مستورات سے بصیرت افروز خطاب کا خلاصہ 26
حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جلسہ سالانہ برطانیہ کے دوسرے روز بعد دوپہر کے اجلاس سے خطاب کا خلاصہ 30
حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جلسہ سالانہ برطانیہ کے تیسرے روز معرکہ آرا اختتامی خطاب کا خلاصہ 34
اعلانِ نکاح 37
نمازِ جنازہ حاضر و غائب 37
۷۶واں جلسہ سالانہ امریکہ 39
دنیا بھر میں جلسہ ہائے سالانہ 52
مری تاریکیوں کو دور کردے 59

جو اللہ تعالیٰ پر توکّل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو کافی ہو جاتا ہے

قرآنِ مجید

وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهِ ۚ وَكَفَىٰ بِهِ بِذُنُوبِ عِبَادِهِ خَبِيرًا ﴿۵۹﴾ (سورۃ الفرقان [۲۵]، آیت ۵۹)

اور تو اس پر توکل کر جو زندہ ہے (اور سب کو زندہ رکھتا ہے) کبھی نہیں مرتا اور اس کی تعریف کے ساتھ ساتھ اس کی تسبیح بھی کر اور وہ اپنے بندوں کے گناہوں سے خوب واقف ہے۔ (تفسیرِ صغیر، حضرت خلیفۃ المسیح الثانی، رضی اللہ عنہ)

حدیثِ مبارکہ

حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ، عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ أَبِي قُرَّةَ السَّدُوسِيُّ، قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعْقِلُهَا وَأَتَوَكَّلُ أَوْ أُطْلِقُهَا وَأَتَوَكَّلُ قَالَ " اعْقِلْهَا وَتَوَكَّلْ "

(سنن ترمذي، حديث نمبر ۲۵۱۷، كتاب صفة القيامة والرقائق والورع عن رسول الله ﷺ)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں اونٹ باندھوں اور توکّل کروں یا کھول کر توکّل کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: باندھ کر توکّل کرو۔

(ترجمہ از الفضل ڈاٹ آرگ، 4 جولائی 2026ء)

ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اصل میں توکّل ہی ایک ایسی چیز ہے کہ انسان کو کامیاب و بامراد بنا دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ (الطلاق: ۴) جو اللہ تعالیٰ پر توکّل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو کافی ہو جاتا ہے بشرطیکہ سچے دل سے توکّل کے اصلی مفہوم کو سمجھ کر صدق دل سے قدم رکھنے والا ہو اور صبر کرنے والا اور مستقل مزاج ہو۔ مشکلات سے ڈر کر پیچھے نہ ہٹ جاوے۔

(ملفوظات، جلد ۱۰، صفحہ ۲۵۲، ایڈیشن ۱۹۸۴ء)

انسان کو چاہئے کہ تقویٰ کو ہاتھ سے نہ دیوے اور خدا تعالیٰ پر بھروسہ رکھے تو پھر اسے کسی قسم کی تکلیف نہیں ہو سکتی۔ خدا تعالیٰ پر بھروسہ کے یہ معنے نہیں ہیں کہ انسان تدبیر کو ہاتھ سے چھوڑ دے بلکہ یہ معنے ہیں کہ تدبیر پوری کر کے پھر انجام کو خدا تعالیٰ پر چھوڑے اس کا نام توکّل ہے۔ اگر تدبیر نہیں کرتا اور صرف توکّل کرتا ہے تو اس کا توکّل پھوکا (جس کے اندر کچھ نہ ہو) ہوگا۔ اور اگر نری تدبیر کر کے اس پر بھروسہ کرتا ہے اور خدا تعالیٰ پر توکّل نہیں ہے تو وہ تدبیر بھی پھوکی (جس کے اندر کچھ نہ ہو) ہوگی۔

(ملفوظات، جلد ۶، صفحہ ۳۳۴، ایڈیشن ۱۹۸۴ء)و

گہوارۂ علوم تمہارے بنیں قلوب

منظوم کلام حضرت مصلح موعودؓ جو جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۲۶ کے دوسرے دن اجلاسِ مستورات سے خطاب سے قبل پڑھا گیا۔

بڑھتی رہے خدا کی محبت خدا کرے
حاصل ہو تم کو دید کی لذت خدا کرے

توحید کی ہو لب پہ شہادت خدا کرے
ایمان کی ہو دل میں حلاوت خدا کرے

پڑ جائے ایسی نیکی کی عادت خدا کرے
سرزد نہ ہو کوئی بھی شرارت خدا کرے

حاکم رہے دلوں پہ شریعت خدا کرے
حاصل ہو مصطفےٰؐ کی رفاقت خدا کرے

مل جائیں تم کو زہد و امانت خدا کرے
مشہور ہو تمہاری دیانت خدا کرے

مل جائے تم کو دین کی دولت خدا کرے
چمکے فلک پہ تارۂ قسمت خدا کرے

منظور ہو تمہاری اطاعت خدا کرے
مقبول ہو تمہاری عبادت خدا کرے

راضی رہو خدا کی قضا پر ہمیش تم
لب پر نہ آئے حرفِ شکایت خدا کرے

گہوارۂ علوم تمہارے بنیں قلوب
پھٹکے نہ پاس تک بھی جہالت خدا کرے

بدیوں سے پہلو اپنا بچاتے رہو مدام
تقویٰ کی راہیں طے ہوں بعُجلت خدا کرے

پھیلاؤ سب جہان میں قولِ رسولؐ کو
حاصل ہو شرق و غرب میں سطوَت خدا کرے

خطباتِ حضرت خلیفۃ المسیح، ایدہُ اللہ تعالیٰ، جولائی ۲۰۲۶ء

خلاصۂ خطبۂ جمعہ ۳ ؍جولائی ۲۰۲۶ء

آنحضور ﷺ کے غلام صادق سیدنا حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی شفقتوں اور جُود وسخا کا ایمان افروز تذکرہ۔

حضرت مسیح موعودؑ کی شفقتوں اور جُود وسخا کے چند واقعات پیش کروں گا۔

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحبؓ لکھتے ہیں کہ آپؑ کی عطا ایک دریائے بیکراں تھی اور آپؑ کا ہاتھ ابرِ گوہر بار تھا برستا تھا اور سیراب کرتا چلا جاتا تھا اور یہ سلسلہ رمضان کے مہینے میں بہت بڑھ جاتا تھا۔

عبد الغفار کشمیری صاحب بیان کرتے ہیں کہ جب اُن کی شادی ہوئی تو حضرت مسیح موعودؑ نے انہیں دو قیمتی زیور دیے اور یہ بات حضورؑ کی بعثت سے پہلے کی ہے جب آپؑ ابھی گوشہ نشینی کی زندگی بسر کرتے تھے۔

والدہ بشیر صاحب بھٹی بیان کرتی ہیں کہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ کی شادی کے موقعے پر ایک میراثی عورت ڈھول لے کر آئی اور بجانا شروع کر دیا۔ حضورؑ نے فرمایا کہ اسے کہو کہ یہ نہ بجائے اور جو کچھ یہ مانگتی ہے اسے دے دو۔ چنانچہ اسے چار پانچ روپے دے دیے گئے۔ پھر وہ کہنے لگی کہ مجھے سردی لگتی ہے۔ اس پر آپؑ نے اسے ایک رضائی بھی دلوادی۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ سب سے اوّل یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ آپؑ کو کسی قسم کے خاص لباس کا شوق نہیں تھا۔ آخری ایام کے کچھ سالوں میں آپؑ کے پاس سلے سلائے کپڑے بہت آتے تھے، خاص طور پر کوٹ وغیرہ۔ عمامہ اکثر خود خرید کر باندھتے تھے۔ جس طرح کپڑے تیار ہوتے تھے اسی طرح خرچ بھی ہوتے جاتے تھے۔ (یعنی تبرک مانگنے والوں کو عطا کر دیے جاتے تھے۔)

حضرت میر مہدی حسین صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ مولوی محمد احسن صاحب نے مجھ سے چشمہ مسیحی کا ایک نسخہ طلب کیا۔ مَیں نے جواب دیا کہ حضورؑ نے فرمایا ہے کہ اتنے نسخے دفتر میں موجود ہونے چاہئیں کیونکہ بعض اوقات گورنمنٹ طلب کرتی ہے۔ اب کوئی نسخہ زائد نہیں ہے۔ آپ حضرت صاحبؑ کی خدمت میں لکھ کر عرض کر سکتے ہیں۔ ان کے لکھنے پر حضورؑ نے ایک نسخہ عطا فرما دیا۔

حضرت منشی ظفر احمد صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ حضورؑ کے پاس مشک ہوتا تھا۔ ایک دفعہ مَیں نے عرض کیا کہ حضور! مجھے مشک چاہیے۔ حضورؑ نے اس پر ڈبیہ میرے آگے کر دی کہ اس میں سے جتنا چاہیے لے لیں۔ مَیں نے اس میں سے تھوڑا سا اٹھایا تو حضورؑ نے مسکرا کر فرمایا کہ یہ تو کچھ بھی نہیں ہے اور پھر تولہ ڈیڑھ تولہ کے نزدیک مشک حضورؑ نے از خود مجھے دے دیا۔

آپؑ کے دل میں اپنے دوستوں کے لیے کتنا درد تھا اس کا ایک واقعہ یوں ملتا ہے۔

حضرت حکیم فضل الرحمٰن صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ میری بیوی کو بچہ تولد ہوا اور اُس کے ساتویں دن مغرب کے قریب اسے تشنج کے آثار ظاہر ہونے لگے۔ مَیں مغرب کے بعد حضورؑ کے پاس دوڑا گیا حضورؑ نے فرمایا کہ یہ تو بہت خطرناک مرض کا پیش خیمہ ہے۔ تم اپنی بیوی کو ہینگ دے دو اور گھنٹے ڈیڑھ گھنٹے بعد مجھے اطلاع دو۔ مَیں عشاء کے بعد دوبارہ گیا اور عرض کیا کہ مرض میں ترقی ہو گئی ہے۔ حضورؑ مختلف دوائیں تجویز فرماتے رہے مگر مرض بڑھتا ہی چلا گیا۔ یہاں تک کہ ایک وقت پر مریضہ کو قے ہوئی، جو اس مرض میں آخری مرحلہ ہوتا ہے، اس کے بعد سانس اکھڑ گیا، گردن پیچھے کو کھنچ گئی، آنکھوں میں اندھیرا آ گیا اور زبان بند ہو گئی۔ مَیں بھاگ کر سیڑھیوں پر چڑھا، حضورؑ نے میری آواز سن کر دروازہ کھول دیا اور فرمایا کیوں خیر ہے؟ مَیں نے عرض کیا کہ اب تو حالت بہت نازک ہو گئی ہے۔ حضورؑ نے سب تفصیل سُن کر فرمایا کہ دنیا کے جتنے ہتھیار تھے وہ سب تو ہم نے چلا لیے۔ اب ایک ہتھیار باقی ہے جو دعا ہے۔ تم جاؤ! اب مَیں دعا سے اُس وقت سر اٹھاؤں گا کہ جب اسے صحت ہو گی۔

مَیں یہ سن کر واپس آیا اور بیوی سے کہا کہ اب تجھے کیا فکر ہے، اب تو ٹھیکے دار نے خود ٹھیکہ لے لیا ہے۔ اس وقت رات کے دو بج چکے تھے۔ مَیں گھر آیا اور مریضہ کو اسی حالت میں چھوڑ کر دوسرے کمرے میں جا کر سو گیا۔ صبح کسی برتن کی آہٹ سے میری آنکھ کھلی تو دیکھا کہ بیوی صحت یاب ہو چکی ہے۔ اس نے بتایا کہ آپ تو سو رہے تھے۔ دو گھنٹے بعد اللہ تعالیٰ نے فضل کر دیا۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ اس واقعے میں دوستوں کے لیے درد اور عطا دونوں کے اعلیٰ ترین معیاروں کا پتا چلتا ہے۔

ایک دفعہ قادیان کے ایک سخت معاند کو اپنے کسی عزیز کے لیے مشک کی ضرورت پڑی، صرف یہ نہیں کہ مشک ملتا نہ تھا بلکہ یہ بہت قیمتی چیز تھی۔ وہ حضورؑ کے

دروازے پر گیا اور مشک کا سوال کیا، حضورؑ نے فوراً ہی نصف تولہ کے قریب مشک اُس کے حوالے کر دی۔

جب طاعون پھیلی تو حضورؑ نے اللہ تعالیٰ کی وحی اور علم کے ماتحت ایک دوا تیار کرنا شروع کی اور اُس کا نام تریاقِ الٰہی رکھا۔ اس دوا میں کئی ہزار کے جواہرات ڈالے گئے، بہت سی قیمتی ادویات ڈالی گئیں۔ جب یہ دوا تیار ہوئی تو حضورؑ نے نہایت فراخ دلی کے ساتھ اسے تقسیم کیا۔ باہر سے طلب کرنے والوں کو رجسٹرڈ پارسل بھی اپنے خرچ سے بھجواتے رہے۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ نے اپنے خط میں حضورؑ سے عرض کی کہ بباعثِ حمل گھر میں ایسی تکلیف ہے کہ کھانا تیار نہیں ہو سکتا، روٹی تو تندور پر پکوالی جاتی ہے مگر ہانڈی کے واسطے مشکل ہے، اور گزارش کی کہ لنگر سے کھانا لگوا دیا جائے۔ اس پر حضورؑ نے لنگر کے انچارج کو ہدایت فرمائی کہ مفتی صاحب کو لنگر سے دو وقت عمدہ سالن دے دیا کریں۔

ایک دفعہ تحقیق کے لیے ایک وفد نصیبین بھجوانے کا فیصلہ ہوا۔ وفد کے ارکان کو تیاری کے لیے حضورؑ نے پچاس پچاس روپے عطا فرمائے۔ بعد میں بوجوہ یہ وفد نہ جا سکا۔ جب وفد کے ایک رکن نے وہ پچاس روپے واپس کرنا چاہے تو حضورؑ نے فرمایا کہ جو ہم کسی کو دے دیا کرتے ہیں وہ ہم واپس نہیں لیتے۔

ایک دفعہ لنگر کے لیے خرچ ختم ہو گیا تو حضورؑ نے فرمایا کہ بی بی صاحبہ سے کوئی زیور لے کر جو کفایت کر سکے اسے فروخت کر کے سامان کر لو۔ دو دن بعد پھر خرچ ختم ہو گیا تو حضورؑ نے فرمایا کہ ہم نے برعایت ظاہری اسباب کے، انتظام کر دیا تھا، اب ہمیں ضرورت نہیں ہے۔ جس کے مہمان ہیں وہ خود انتظام کر دے گا۔ چنانچہ صبح آٹھ نو بجے جب چٹھی رساں آیا تو اس کے ہاتھ میں دس پندرہ کے قریب منی آرڈرز تھے جو سَو سَو پچاس پچاس روپے کے تھے، جو مختلف جگہوں سے آئے تھے۔ حضورؑ نے وہ منی آرڈرز وصول کر کے توکّل پر تقریر فرمائی۔

ایک دفعہ قحط کا زور ہوا تو حضورؑ نے حکم دیا کہ لنگر میں آٹا پکتا رہے اور روٹی تیار رہے۔ روٹی مانگنے والے کو روٹی دی جائے اور کوئی خالی ہاتھ نہ جائے۔

شیخ حامد علی صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ آخر عمر تک حضورؑ نے مجھ سے کبھی حساب نہیں مانگا اور نہ کبھی ناراض ہوئے۔

حضرت شیخ احمد دین صاحبؓ کو ایک بار حضورؑ نے کسی کام سے روانہ کیا اور ہدایت فرمائی کہ اگلے روز جلدی آ جانا۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں اگلے روز تاخیر سے پہنچا تو حضورؑ میری فکر میں ایک آدمی روانہ کر چکے تھے۔ مَیں جب حضورؑ کی خدمت میں پہنچا تو سب سے پہلے حضورؑ نے فرمایا آپ کو کوئی تکلیف تو نہیں ہوئی۔ حضورؑ کے حال دریافت فرمانے سے میرا دل باغ باغ ہو گیا۔ مَیں نے حساب دینا چاہا تو حضورؑ نے فرمایا: ہمارا اور آپ کا کیا حساب۔ یہ پیسے تم اپنی ضرورت میں خرچ کر لو۔

حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحبؓ نے حضورؑ سے ایک مرتبہ کچھ قرض لیا۔ جب آپؓ نے وہ قرض کا روپیہ واپس بھجوایا تو حضورؑ نے یہ ناپسند کیا اور فرمایا کہ آپ ہمارے روپیہ کو اپنے روپیہ سے الگ سمجھتے ہیں۔

اللّٰھم صل علیٰ محمدوعلیٰ عبدک المسیح الموعود وبارک وسلم۔

(الفضل ڈاٹ آرگ، 6 جولائی 2026ء)

خلاصۂ خطبۂ جمعہ ۱۰ر جولائی ۲۰۲۶ء

آنحضور ﷺ کے غلام صادق سیدنا حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی جُود وسخا کا ایمان افروز تذکرہ۔

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ آپ علیہ السلام کی زندگی میں جُود وسخا کی ایک اَور شان بھی جلوہ گر ہے جو شفاعت اور سفارش کا رنگ رکھتی ہے۔ بعض اوقات آپؑ کی خدمت میں کوئی ایسا سائل آتا جس کے سوال کو پورا کرنا آپؑ کے اختیار میں نہ ہوتا بلکہ اس کا تعلق دوسروں سے ہوتا۔ اس حالت میں آپؑ اس امر کا بھی التزام رکھتے تھے کہ اس کے فائدے کے لیے ایسے لوگوں کو بھی سفارش کر دیتے تھے جن کو اپنی کسی ذاتی ضرورت کے لیے بھی کبھی کچھ نہ کہتے۔ یعنی دوسرے لوگوں کا کام تو کروا لیتے تھے لیکن اپنا کام کبھی اس شخص سے نہیں کروایا کرتے تھے۔

مرزا امام الدین صاحب اس سلسلے کے سخت دشمن تھے اور حضرتؑ کے خاندان کے ساتھ ان کو عداوت تھی مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان کی عداوت کو دنیاوی معاملات میں ہمیشہ نظر انداز کر دیتے تھے۔ یعنی ان سے سلوک میں کبھی بھی آپؑ نے فرق نہیں کیا۔ وہ بسا اوقات حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے مالی مدد لے لیتے اور باوجود ان احسانات کے مخالفت میں بھی لگے رہتے تھے۔ ایک مرتبہ اس نے ایک گھوڑا فروخت کرنا تھا اور اس کے لیے اس نے بہتر موقع یہ تجویز کیا کہ اس گھوڑے کو جموں لے جاوے اور حضرت حکیم الامت مولوی نور الدین صاحب خلیفة المسیح اوّلؓ کے ذریعے پیش کرے تا کہ اس پر اسے ایک معقول رقم مل جائے۔ اس چیز کو ذہن میں رکھ

کر اس نے خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے درخواست کی کہ آپؑ ایک سفارشی خط حضرت حکیم الامت کا نام لکھ دیں۔ آپؑ نے اس کی درخواست کو ردّ نہ فرمایا اور بلا تامل حضرت مولوی صاحبؓ کے نام ایک سفارشی خط دے دیا۔

مرزا محمد بیگ ولد مرزا احمد بیگ کے خاندان سے محض للہ آپؑ کے تعلقات خوشگوار نہ تھے۔ احمد بیگ کا خاندان سخت بے دین اور سلسلے کا دشمن تھا۔ مرزا محمد بیگ نے جموں میں ملازمت کرنا چاہی اور حضورؑ سے درخواست کی کہ حضرت حکیم الامتؓ کے نام سفارشی خط دے دیا جائے تا کہ وہ مدد کر دیں۔ آپؑ نے بلا تامل خط لکھ دیا کہ اگرچہ ان کے والد مجھ سے عداوت رکھتے ہیں لیکن کچھ مضائقہ نہیں کہ ان کی سختی کے عوض نرمی اختیار کر کے اِدۡفَعۡ بِالَّتِیۡ ھِیَ اَحۡسَنُ کا ثواب حاصل کیا جائے۔ پس ان کی مدد کر کے پولیس کے محکمے میں نوکر کروادیں۔

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ لکھتے ہیں کہ قادیان میں ایک شخص نہال چند برہمن تھا جو اپنی جوانی کے ایام میں مشہور مقدمہ باز تھا اور حضرت صاحبؑ کے خاندان کے ساتھ عموماً مقابلہ اور شرارتیں کرتا رہتا۔ اخیر عمر میں اس کی مالی حالت نہایت خراب ہو گئی۔ یہاں تک کہ بعض اوقات اس کو اپنی روزانہ ضروریات کے لیے بھی مشکلات پیش آتی تھیں۔ اس نے ایک مرتبہ حضرت اقدسؑ کے دروازے پر آکر ملاقات کی خواہش کی اور اپنا قصہ کہا۔ آپؑ نے تسلی دی اور ۲۵/روپے کی رقم دی نیز فرمایا: جب ضرورت ہو مجھے بتانا۔ پھر اس کا معمول ہو گیا۔ وہ مہینے دو مہینے بعد آتا اور معقول رقم لے جاتا۔ ایک مرتبہ حضرت خلیفہ اوّلؓ سے بھی قرض لیا۔ جب آپؓ نے واپسی کا تقاضا کیا تو کہنے لگا: مرزا جی تو مجھے ہمیشہ روپیہ دیتے ہیں اور اس سے میرا گزارہ چلتا ہے۔ آپؓ نے کبھی پیسے واپس نہیں مانگے۔ چنانچہ آپؓ نے بھی اس کو چھوڑ دیا۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ لکھتے ہیں کہ پادری والٹر صاحب ایم اے جو وائی ایم سی اے کے سیکرٹری تھے، نے اپنی کتاب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق یہ رائے لکھی ہے کہ مرزا صاحب اپنی عادات میں سادہ اور فیاضانہ جذبات رکھنے والے تھے۔ ان کی اخلاقی جرأت جو انہوں نے اپنے مخالفین کی طرف سے سخت مخالفت اور ایذا رسانی کے مقابلہ میں دکھائی، یقیناً قابل تحسین ہے۔ صرف ایک مقناطیسی جذب اور نہایت خوشگوار اخلاق رکھنے والا شخص ہی ایسے لوگوں کی دوستی اور وفاداری حاصل کر سکتا تھا جن میں سے کم از کم دو نے افغانستان میں اپنے عقائد کی وجہ سے جان دے دی مگر مرزا صاحب کا دامن نہیں چھوڑا۔ مَیں نے بعض پرانے احمدیوں سے ان کے احمدی ہونے کی وجہ دریافت کی تو اکثر نے سب سے بڑی وجہ مرزا صاحبؑ کے ذاتی اثر اور ان کے جذب اور کھینچ لینے والی شخصیت کو پیش کیا۔

آپؑ جو کچھ کسی کو دیتے وہ کسی نمائش کے لیے نہ ہوتا تھا بلکہ محض خدا تعالیٰ کی رضا کے لیے اور شفقت علیٰ خلق اللہ کے نقطۂ خیال سے دیتے۔ اس لیے عام طور پر آپؑ نہایت مخفی طریقے سے عطا فرماتے تھے اور کبھی دوسروں کو عملی سبق دینے کے واسطے اعلانیہ بھی کرتے تھے۔

منشی محمد نصیب صاحب ایک یتیم کی حیثیت سے قادیان آئے۔ حضرت اقدسؑ کے رحم و کرم پر انہوں نے قادیان میں رہ کر تعلیم پائی۔ ان کے اخراجات اور ضروریات کا سارا بار سلسلہ پر تھا۔ جب وہ جوان ہو گئے اور انہوں نے شادی کر لی تو وہ لاہور کے اخبار کے دفتر محرر ہو گئے اور پھر دفتر بدر قادیان میں آکر بارہ روپے ماہوار پر ملازم ہوئے۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کو اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلا بیٹا نصیر احمد عطا فرمایا (جو بعد ازاں فوت ہو گیا) تو اس کے لیے ایک انا (دائی) کی ضرورت پیش آئی۔ راوی نے شیخ نصیب صاحب کو تحریک کی کہ یہ ثواب کا موقع ہے تم اپنی بیوی کی خدمات پیش کر دو۔ انہوں نے مشورہ قبول کیا اور ان کی اہلیہ دودھ پلانے پر مامور ہو گئیں۔ حضورؑ نے باتوں ہی باتوں میں دریافت کیا کہ شیخ محمد نصیب صاحب کو کیا تنخواہ ملتی ہے؟ معلوم ہوا کہ ۱۲/روپے تو فرمایا شاید اس میں گزارہ نہ ہو اور ایک دن ۲۰/۲۵/روپے کی پوٹلی ان کے کمرے میں رکھ دی تا کہ وہ استعمال کر لیں۔ انہوں نے اس سے زیور بنوا لیا۔

آپؑ کی عادت تھی کہ سوالی کی بات کو ردّ نہ کرتے اور یہ بھی معمولات میں سے تھا کہ بعض لوگوں کی ضرورتوں کا احساس کر کے قبل اس کے کہ وہ کوئی سوال کریں ان کی مدد کیا کرتے تھے۔

۱۹۰۴ء میں ایک مرتبہ ایک مخلص مہاجر کو کچھ روپے دیے کہ موسم سرما ہے آپ کو کپڑوں کی ضرورت ہو گی۔ حالانکہ اس کی طرف سے کوئی سوال نہ تھا۔ پھر آپؑ بہت مخفی طور پر لوگوں کو دیتے اور اس میں دوست دشمن کا امتیاز نہ تھا۔ شیخ فتح محمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ جب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوتا تو آپؑ ہمیشہ میرا کرایہ ادا کرنے کے لیے تیار ہوتے تھے۔ اگرچہ مجھے ضرورت نہ ہوتی لیکن حضرتؑ کی روحِ سخاوت اس قدر عظیم الشان تھی کہ آپؑ بغیر استفسار ہمیشہ پیش کر دیتے ہیں اور یہ میرے ساتھ معاملہ نہ تھا بلکہ اکثر کو دیتے رہتے تھے۔ شام اور عرب سے بعض لوگ آتے اور آپؑ ان کو بعض اوقات بیش قرار رقوم بطور زادِ راہ دے دیتے کیونکہ وہ بہت دور دارز سے آئے ہوتے۔ بعض اوقات لوگ سوال نہ کرتے اور رقعہ لکھ دیتے۔ کسی کو یہ معلوم نہ ہوتا تھا کہ اس نے سوال کیا ہے لیکن جب حضرت اقدسؑ اندر سے سائل کے لیے کچھ بھیجتے تو پتہ لگتا یا کبھی اندر تشریف لے جاتے وقت کہہ جاتے کہ تم بیٹھو مَیں آتا ہوں۔ حضرت صاحبؑ آتے تو معلوم ہوتا کہ آپؑ سائل کے لیے اس کی مطلوبہ چیز نقدی یا کپڑا لے کر آرہے ہیں۔

منشی ظفر احمد صاحبؓ کہتے ہیں کہ میاں جی نظام الدین احمدی ساکن کپور تھلہ نہایت غریب آدمی تھے۔ایک دفعہ پیدل چل کر وہ قادیان آئے اور دو آنے حضورؑ کو پیش کیے۔ آپؑ اندر سے جا کر سات یا آٹھ روپے لائے اور میاں جی نظام الدین کو عطا فرمادیے۔

دعویٰ سے قبل آپؑ کے بھائی کی شادی کے وقت انہوں نے کچھ بکرے منگوائے تھے جنہیں ننگل باغبانہ کا ایک شخص چرایا کرتا تھا۔ایک دن حضورؑ سیر کو چلے جا رہے تھے کہ راستے میں اس آدمی کو دیکھا۔اس کے ساتھ اس کا بیٹا بھی تھا لیکن ننگے پاؤں تھا۔ حضورؑ نے اس کی طرف دیکھ کر فرمایا: میاں تم ننگے پاؤں پھر رہے ہو تمہیں کانٹے نہیں چبھتے؟ اس نے عرض کی کہ حضور! میرے پاس جوتی نہیں ہے۔ حضورؑ نے اپنی جوتی اتاری اور اس کو پہنائی۔ اس نے معذرت کی تو آپؑ نے فرمایا کہ نہیں! اس کو پہنو اور استعمال کرو۔ پھر آپؑ ننگے پاؤں واپس گھر تشریف لے آئے۔ اس وقت آپؑ کی عمر بیس یا تیس سال تھی۔

حضور علیہ السلام اپنے محسن و پیشوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں جُود و سخا کے پیکر تھے تاہم بعض دفعہ ہمیں یہ بھی نظر آتا کہ کسی حکمت و مصلحت کے پیشِ نظر آپؑ نے سوالی کو دینے سے احتراز بھی فرمایا۔

شیخ یعقوب علی صاحبؓ لکھتے ہیں کہ ۱۸۸۹ء میں آپؑ لدھیانہ میں موجود تھے۔ آپؑ کے پاس ایک سائل آیا اور کہا کہ میرا عزیز فوت ہو گیا ہے۔ میرے پاس کفن دفن کے لیے کچھ انتظام نہیں ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مکرم قاضی خواجہ علی صاحبؓ کو فرمایا کہ اس کے ساتھ جا کر کفن کا سامان کر دو۔ عام طور پر حضورؑ کی یہ عادت نہ تھی بلکہ سوالی کو دے دیتے تھے۔ قاضی صاحب سائل کے ساتھ رخصت ہوئے اور کچھ دیر بعد ہنستے ہوئے واپس آئے اور کہا کہ سائل نے منت سماجت اور خوشامد شروع کر دی تھی کہ آپ نہ جائیں اور جو دینا ہے دے دیں۔ مَیں نے کہا کہ نہیں! مجھے یہی حکم ہوا ہے تو اس نے کہا نہ کوئی مرا ہے نہ کفن دفن کی ضرورت ہے۔ یہ میرا پیشہ ہے۔ اب میری پردہ دری نہ کرو اور وہ چلا گیا۔

آپؑ بچوں کی خواہش کے مطابق بھی عطا فرمایا کرتے تھے۔

بی بی رانی والدہ عزیز بیگم زوجہ حکیم محمد عمر صاحب قادیان نے بیان کیا کہ مَیں نے ۱۹۰۱ء میں بذریعہ خط بیعت کی۔ ۱۹۰۲ء میں قادیان آئی تو میری چھوٹی لڑکی ساتھ تھی۔ حضرت صاحبؑ صبح کے وقت سیر کو باغ کی طرف تشریف لے جاتے۔ مَیں بھی اکثر اوقات ساتھ جاتی تھی۔ ایک دفعہ صبح کے وقت جب حضرت صاحبؑ کھانا کھا رہے تھے تو مَیں بھی آگئی۔ میری چھوٹی لڑکی نے رونا شروع کیا۔ حضرت صاحبؑ نے پوچھا کیا کہتی ہے؟ مَیں نے کہا: روٹی مانگتی ہے۔ آپؑ نے روٹی دی مگر وہ چپ نہ ہوئی۔ پھر پوچھا: اب کیا کہتی ہے؟ مَیں نے عرض کی یہ وہ روٹی مانگتی ہے جو حضورؑ کھا رہے ہیں۔ حضورؑ نے وہ روٹی اسے دے دی جو حضورؑ خود کھا رہے تھے اور پھر یہ چپ ہو کر کھانے لگی۔

خدام سے کام کرواتے تو ان کی سہولت کا بھی خیال رکھتے۔ ایک مرتبہ میر محمد اسحاق صاحبؓ بچے تھے۔ آپؓ کہیں باہر چلے گئے۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خبر ملی تو آپؑ فوراً فکر مند ہو گئے اور فوراً بورڈنگ ہاؤس سے تیز بھاگنے والے بچے بلوائے۔ جب طلبہ آئے تو بہت شفقت سے فرمایا کہ آپ لوگوں کو بڑی تکلیف ہوئی ہے۔ ایک کام کے لیے جانا پڑے گا۔ پھر بہت سی روٹیاں اور سالن دیا کہ تلاش کے لیے جا رہے ہیں ضرورت پڑ سکتی ہے۔ ہم تیار تھے کہ اتنے میں شیخ یعقوب علی عرفانی صاحبؓ، میر صاحبؓ کو اٹھا کر لے آئے کہ یہ مل گئے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ گذشتہ خطبہ میں مَیں نے واقعہ بیان کیا تھا کہ لنگر کا خرچ بڑھ گیا تو حضرت مسیح موعودؑ نے حضرت اماں جانؓ کے زیور بیچ کر خرچ پورا کیا۔ اس پر گذشتہ ہفتے میرے سے کسی نے سوال کیا ہے کہ کیا بیوی کا زیور ضرورت پڑنے پر خاوند کے تصرف میں آسکتا ہے اور خرچ کیا جا سکتا ہے۔ تو واضح ہو کہ حضرت مسیح موعودؑ قرض لیا کرتے تھے اور واپس فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ اس بارے میں ایک روایت ہے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت امّ المومنین سے روپیہ قرض لیا۔ گندم خرید کر لنگر کا خرچ اور گھر کا خرچ پورا کیا کیونکہ بہت سارا کھانا آپؑ کے گھر سے ہی پکتا تھا۔ بعد ازاں آپؑ نے چودھری رستم علی صاحب سے ۵۰۰/روپے منگوائے اور کچھ گھی کی چاٹیاں منگوائیں اور حضرت اماں جانؓ کا قرض ادا کیا۔

ایک واقعہ کھانے میں برکت کا ہے۔ حضرت میاں عبداللہ صاحب سنوریؓ کہتے ہیں ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے چند مہمانوں کی دعوت کی۔ کھانے کے وقت اتنے ہی اَور مہمان آگئے۔ آپؑ نے اندر پیغام بھیجا۔ اس پر حضرت اماں جانؓ نے آپؑ کو بلوایا اور کہا کھانا تو تھوڑا سا ہے۔ صرف چند لوگوں کے لیے بنوایا ہے۔ باقی تو کچھ کھینچ تان کر انتظام ہو جائے لیکن زردہ بہت کم ہے، یہ نہیں بھیجتے۔ حضرت صاحبؑ نے فرمایا: نہیں! یہ مناسب نہیں ہے۔ تم زردے کا برتن میرے پاس لاؤ۔ آپؑ نے اس برتن پر رومال ڈال دیا اور پھر رومال کے نیچے اپنا ہاتھ گزار کے اپنی انگلیاں زردے میں داخل کر دیں اور پھر کہا سب کے واسطے کھانا نکالو۔ جب یہ کھانا پیش کیا گیا تو سب نے کھایا اور کچھ زردہ بچ بھی گیا۔

یہ آپؑ کی جُود و سخا کے چند واقعات ہیں جن میں اپنے آقا و مولا کی اتباع میں آپؑ نے ایسا نمونہ دکھایا کہ اپنے اور غیر حتیٰ کہ دشمن بھی فیض یاب ہوتے رہے۔ (الفضل ڈاٹ آرگ، 13 جولائی 2026ء)

خلاصۂ خطبۂ جمعہ ۱۷؍ جولائی ۲۰۲۶ء

آنحضور ﷺ کی بے مثل شکر گزاری۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا تو اس سے پہلے اس کے فائدے کے لیے بے شمار نعمتیں پیدا کیں۔ اللہ تعالیٰ کا یہ فضل یقیناً اس بات کا تقاضہ کرتا ہے کہ بندہ اس کا شکر ادا کرے۔ ہر نبی نے اپنے ماننے والوں کو یہ نصیحت فرمائی کہ اللہ تعالیٰ کے شکر گزار بندے بنو۔ سب سے بڑھ کر شکر گزاری کا نمونہ ہمارے آقا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے دکھایا۔ آنحضور ﷺ کے اسی اسوہ، دعاؤں اور طریقے کا آج ذکر کروں گا۔ ایک روایت میں آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایمان دو حصوں پر مشتمل ہے۔ آدھا صبر میں اور آدھا شکر میں ہے۔

اگر دیکھا جائے تو صبر بھی شکر کا ہی ایک پہلو ہے۔ پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مومن کا معاملہ سراسر خیر ہے اور یہ مومن کے علاوہ اور کسی کے لیے نہیں۔ اگر اسے کوئی خوشی پہنچتی ہے تو وہ شکر کرتا ہے اور یہ اس کے لیے خیر ہے اور اگر اسے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ صبر کرتا ہے اور یہ بھی اس کے لیے خیر ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ خدا کا بھی شکر نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری کے ساتھ بندوں کی بھی شکر گزاری کا آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ اگر اس پر عمل ہو تو حقیقی اسلامی معاشرہ قائم ہو سکتا ہے۔

حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو تھوڑے پر شکر ادا نہیں کرتا وہ زیادہ پر بھی شکر گزار نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا ذکر کرنا بھی شکر ہے فرمایا جماعت رحمت ہے اور تفرقہ عذاب ہے۔

حضرت اسامہ بن زیدؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس سے کوئی نیکی کی گئی اور اس نے اس کے کرنے والے سے کہا جزاک اللہ خیراً تو اس نے تعریف کا حق ادا کر دیا۔ فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کو خیر و برکت عطا کرنا چاہتا ہے تو ان کی عمریں بڑھا دیتا ہے اور انہیں شکر الہام کرتا ہے یعنی شکر ادا کرنے کی توفیق دیتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاذ بن جبلؓ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا کہ اے معاذ! بخدا مَیں تجھ سے محبت کرتا ہوں۔ مَیں تمہیں تاکید کرتا ہوں کہ تم ہر نماز کے بعد ہرگز نہ چھوڑنا کہ تم کہو کہ اے اللہ! میری مدد فرما اپنے ذکر کے لیے، اپنے شکر کے لیے اور اپنی عبادت کی خوبصورتی کے لیے۔

ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے صحابہؓ کو یہ دعا سکھائی کہ اے اللہ! مَیں ہر عمل میں تجھ سے ثبات طلب کرتا ہوں اور تجھ سے ہدایت کی پختگی مانگتا ہوں اور تجھ سے تیری نعمت کا شکر مانگتا ہوں اور تیری عبادت کا حسن اور تجھ سے سچ بولنے والی زبان مانگتا ہوں، اور قلبِ سلیم میں تیری پناہ چاہتا ہوں اور اس شر سے جو تُو جانتا ہے اور اس خیر سے جو تُو جانتا ہے اور تجھ سے بخشش طلب کرتا ہوں۔

آنحضرت ﷺ سے سوال کیا گیا کہ نماز میں کرنے کے لیے کون سی دعا سب سے بہتر ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا: اے اللہ! تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں اور سارا شکر تیرے لیے ہے اور ساری بادشاہی تیرے لیے ہے اور ساری مخلوق تیری ہے اور ہر معاملہ تیری طرف لوٹتا ہے ہم تجھ سے ہر طرح کی بھلائی مانگتے ہیں اور ہر شر سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔

پھر آپؐ کی ایک دعا یوں ملتی ہے کہ اے میرے ربّ! میری مدد کر اور میرے خلاف کسی کی مدد نہ کر اور میری نصرت فرما اور میرے خلاف کسی کی نصرت نہ فرما اور میرے لیے تدبیر کر اور میرے خلاف تدبیر نہ کر اور مجھے ہدایت دے اور میرے لیے میری ہدایت آسان کر دے اور میری مدد کر اس کے خلاف جس نے مجھ پر زیادتی کی۔ اے اللہ! مجھے اپنا شکر گزار بنا، اپنا ذکر کرنے والا، تجھ سے ڈرنے والا، تیرا فرمانبردار، تیری بہت اطاعت کرنے والا، تیری طرف بہت زیادہ جھکنے والا بنا، اے میرے ربّ! میری توبہ قبول کر، اور میری دعا قبول فرما اور میری حجت قبول کر اور میرے دل کو ہدایت دے اور میری زبان کو سیدھا کر، اور میرے دل سے کینہ دُور کر دے۔

پھر ایک اور دعا ہے کہ اے اللہ! مجھے ایسا بنا دے کہ مَیں تیرا بہت زیادہ شکر کروں اور کثرت سے تیرا ذکر کروں، اور تیری نصیحت کی پیروی کروں، اور تیرے تاکیدی حکموں کو یاد رکھوں۔ یہ دعا انسان روز کرے تو غلط قسم کے خیالات بھی پیدا نہیں ہوں گے۔ غلط قسم کے کام بھی انسان نہیں کرے گا۔

آنحضرت ﷺ اور آپؐ کے صحابہؓ بارش کے پہلے قطروں کو اپنے سروں پر لیتے اور آپؐ فرماتے کہ یہ ہمارے بلند و بالا رب کی طرف سے تازہ نعمت آئی ہے، یوں بارش پر شکر کیا کرتے۔

بیت الخلا سے باہر تشریف لاتے تو آنحضور ﷺ یہ دعا کرتے کہ تمام تعریفیں اُس اللہ کے لیے ہیں جس نے مُضر چیز مجھ سے دُور کر دی اور مجھے تندرستی عطا کی۔

جب رات کو اپنے بستر پر لیٹتے تو یہ دعا کرتے اے اللہ! تیرے نام سے ہی مَیں مرتا اور جیتا ہوں۔ جب آپؐ جاگتے تو دعا کرتے کہ سب حمد اللہ ہی کے لیے ہے جس نے ہمیں زندہ کیا بعد اس کے کہ ہمیں مارا اور اسی کی طرف ہم نے لوٹ کر جانا ہے۔

آپؐ کھانا کھانے لگتے تو اللہ تعالیٰ کا شکر کرتے، نیا کپڑا پہنتے تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے، غرض کوئی موقع ایسا نہ تھا جب آپؐ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہ کرتے اور حمد و ثنا بیان نہ کرتے۔

آنحضور ﷺ کے سامنے ایک شخص آیا جس کے پراگندہ بال تھے، آپؐ نے فرمایا کہ کیا یہ کوئی چیز نہیں پاتا جس سے اپنے بالوں کو درست کرے۔ ایک دوسرے آدمی کو دیکھا جو میلے کپڑے پہنے ہوئے تھا۔ آپؐ نے فرمایا کیا اسے پانی میسر نہیں جس سے اپنے کپڑے دھولے۔

آپؐ نے فرمایا: جنت میں وہ شخص داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں ذرّہ برابر بھی تکبر ہے۔ ایک آدمی نے کہا کہ انسان پسند کرتا ہے کہ اُس کا لباس اچھا ہو، اس کا جوتا اچھا ہو۔ آپؐ نے فرمایا کہ اللہ خوبصورت ہے اور خوبصورتی کو پسند کرتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں! تکبر یہ ہے کہ اپنے آپ کو بڑا سمجھنے کی وجہ سے حق کا انکار کرے اور لوگوں کو حقیر جانے۔

جنگِ بدر کے موقعے پر کفار کی ہلاکت اور خدا تعالیٰ کی طرف سے ملنے والی فتح پر آپؐ نے اللہ تعالیٰ کا شکر کیا۔ اسی طرح فتح مکہ کے موقعے پر آپؐ کی شکر گزاری کی دعاؤں کا ذکر ملتا ہے۔ اس موقعے پر آپؐ نے حضرت ام ہانیؓ کے گھر پر آٹھ رکعت چاشت کی نماز ادا کی۔

حجۃ الوداع کے موقعے پر آنحضور ﷺ کی ایک دعا کا ذکر یوں ملتا ہے، اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ ایک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، بادشاہت اسی کی ہے، اسی کی تعریف ہے، وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اس نے اپنا وعدہ پورا کیا اور اپنے بندے کی مدد کی اور لشکر کو اکیلے پسپا کر دیا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دو خصلتیں ایسی ہیں جس میں وہ پائی جائیں اللہ تعالیٰ اسے صابر شاکر لکھ لیتا ہے۔ پہلی یہ کہ جو شخص اپنے دین کے معاملے میں اس کی طرف دیکھے جو اس سے بلند ہو اور اس کی پیروی کرے اور دوسری یہ کہ جو اپنی دنیا کے معاملے میں اُس کی طرف دیکھے جو اُس سے کم تر ہو اور پھر وہ اللہ تعالیٰ کی حمد کرے۔

آپؐ نے فرمایا اس کی طرف دیکھو جو تم سے نیچے ہے اور اس کی طرف نہ دیکھو جو تم سے اوپر ہے، یہ اس بات کے زیادہ لائق ہے کہ تم اللہ کی نعمت کی تحقیر نہ کرو۔

چار چیزیں ایسی ہیں جسے یہ عطا کر دی گئیں اسے دنیا و آخرت کی بھلائی عطا کر دی گئی۔ شکر گزار دل، ذکرِ الٰہی کرنے والی زبان، آزمائش کے وقت صبر کرنے والا بدن اور ایسی بیوی جو نہ اپنی عصمت و عفّت کے معاملے میں اور نہ شوہر کے معاملے میں اس سے خیانت کرے۔

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ اپنے تمام اوقات میں ذکرِ الٰہی کیا کرتے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے اپنی امت کے سامنے اپنے شکر گزاری کے اعلیٰ ترین نمونے قائم فرمائے اور ہمیں شکر گزاری کی نصیحت فرمائی۔

اگلے جمعے سے ان شاء اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ برطانیہ کا جلسہ سالانہ بھی شروع ہو رہا ہے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اسے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ ہر طرح اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ موسم کی شدت، گرمی کی وجہ سے بعض خطرات بھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر طرح اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ ڈیوٹی دینے والے کارکنان جنہیں بعض دفعہ گرمی میں کھڑے ہو کر ڈیوٹی دینی پڑتی ہے، سخت ڈیوٹیاں بھی ہوتی ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں بھی احسن رنگ میں اپنے فرائض ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (الفضل ڈاٹ آرگ، 23 جولائی 2026ء)۔

خلاصۂ خطبۂ جمعہ ۲۴ر جولائی ۲۰۲۶ء

جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۲۶ء کی مناسبت سے کارکنان اور مہمانوں کو زرّیں نصائح۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج جلسہ سالانہ برطانیہ شروع ہو رہا ہے۔ ملک کے کونے کونے اور دنیا کے مختلف ممالک سے مہمان اِس میں شامل ہونے کے لیے آئے ہیں یا آ رہے ہیں۔ یہ سب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمان ہیں، جو خاص دینی مقصد کے لیے یہاں آ رہے ہیں، پس اِن مہمانوں کی مہمان نوازی بھی خاص اعزاز رکھتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے ہر ملک میں جہاں جلسہ سالانہ ہوتے ہیں، وہاں کے بچے، جوان، مرد اور عورتیں اِس بات کا ادراک رکھتے ہیں کہ ہم نے جلسے کے مہمانوں کی خدمت کرنی ہے اور اِس کے لیے سب اپنے آپ کو رضاکار کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ قطع نظر اِس کے کہ اب دنیا والوں کی ترجیحات بدل گئی ہیں، مخلصینِ جماعت اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کے لیے پیش کر رہے ہیں۔

یہ وہ لوگ ہیں جو اِس بات کا ادراک رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مہمانوں کی خدمت، عزت اور تکریم کا حکم دیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عمل اور قول سے اِس بات کی تلقین فرمائی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اِس طرف بار بار توجہ دلائی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان لانے والے، مہمان کا جائز حقّ ادا کرتے ہیں یا ادا کریں۔ عرض کیا گیا کہ جائز حق کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ ایک دن اور رات کی مہمان نوازی۔ اور دوسری جگہ یہ بھی روایت ملتی ہے کہ تین دن تک اُس کی مہمان نوازی کرو۔ یہ تو خاص مہمانوں کے لیے ہے جو عام طور پر لوگوں کے گھروں میں آتے ہیں، بعض دنوں کے لیے آتے ہیں۔ عمومی طور پر جب کوئی مہمان آئے، تو اُس کی مہمان نوازی کرنی چاہیے، یہی مسلمانوں کو حکم ہے۔

آج کل جلسے کے دنوں میں جو مہمان آرہے ہیں، یہ دُور دراز کا سفر کر کے آرہے ہیں، دوسرے ملکوں سے آرہے ہیں۔ یہ تو تین دن سے زیادہ بھی ٹھہریں گے۔ جماعتی انتظام کے تحت یہ جتنے دن بھی ٹھہریں، تین سے چار ہفتے تک یا دو سے تین ہفتے تک، جماعت اُن کی مہمان نوازی کرتی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے کہ جماعت کے پاس اِن کی مہمان نوازی کرنے کے لیے اتنی بڑی تعداد میں کارکن مہیا ہیں، جو paid کارکن نہیں ہیں۔ تین سے چار ہفتوں تک رضاکارانہ طور پر اپنے آپ کو اِس مقصد کے لیے پیش کرتے ہیں۔ بلکہ مہمان نوازی کا یہاں یوکے میں اتنا وسیع نظام ہو گیا ہے کہ سارا سال ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا لنگر چلتا ہے۔ اور اِس لنگر میں خدمت کے لیے بہت سے لوگ جن کے اپنے کاروبار ہیں، بعضوں کے اپنے ریسٹورنٹ ہیں، بعضوں کے کیٹرنگ کے کاروبار ہیں، وہ سب لوگ سارا سال ہی مہمانوں کی خدمت کے لیے کچھ نہ کچھ وقت پیش کرتے ہیں۔ اور یہ خصوصیت برطانیہ کی جماعت کو اِس لیے بھی حاصل ہے، کیونکہ یہاں خلافت موجود ہے اور خلیفۂ وقت کی موجودگی کی وجہ سے لوگوں کا یہاں آنا جانا بہت زیادہ ہے اور اِس کی وجہ سے مہمان نوازی بھی کرنی پڑتی ہے۔ عمومی مہمان نوازی تو یہاں جاری ہی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے افراد بڑی خوش اسلوبی سے یہ مہمان نوازی کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اِن سب کو جزا دے۔ پس یہ ایک بہت بڑا اعزاز ہے، جو اِن دنوں میں ہمارے ہزاروں والنٹیرز کو مل رہا ہے، جن میں بچیاں اور عورتیں بھی شامل ہیں۔ لڑکے اور مرد بھی شامل ہیں اور بڑی عمر کے بھی شامل ہیں اور چھوٹی عمر کے بھی شامل ہیں۔ تو اِن سب کو یہ اعزاز مل رہا ہے۔ اُنہیں ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ یہ اعزاز جو اُنہیں مل رہا ہے، اِس کا حق تبھی ادا ہو گا، جب مہمان نوازی کا حق ادا کریں گے، ہر مہمان سے عزت واحترام سے پیش آئیں گے، خوش اخلاقی سے پیش آئیں گے اور اُن کے جذبات کا خیال رکھنے والے ہوں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ مہمان کے جذبات بہت نازک ہوتے ہیں، اِس لیے اُن کا ہمیشہ خیال رکھنا چاہیے۔ پس ہمیں اِس بات کو بھی نہیں بھولنا چاہیے کہ ہم نے مہمانوں کی ہر طرح سے خدمت کرنی ہے۔

اگر ہم نے اپنے آپ کو پیش کیا ہے، تو پھر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے اِس فرض کو ادا کرنے کی حتّی المقدور کوشش بھی کرنی چاہیے تا کہ اِس خدمت کے بدلے میں اللہ تعالیٰ بھی ہم سے راضی ہو۔ اور جہاں تک ہو سکے ہم مسیحِ محمدیؑ کے مہمانوں کی خدمت کا حق ادا کر سکیں۔

ہمارے کارکنان جو مہمان نوازی کرتے ہیں یا ہمارے جلسے کے جو انتظامات ہوتے ہیں، اِن انتظامات سے باہر سے آئے ہوئے غیر از جماعت اور غیر مسلم مہمان بھی بہت متاثر ہوتے ہیں۔ وہ یہ دیکھ کر حیران ہوتے ہیں کہ اتنے ہزار لوگوں کا کھانا پک رہا ہے اور والنٹیرز کھانا پکا رہے ہیں، پھر اِن کو ایک انتظام کے تحت کھلایا بھی جا رہا ہے اور اُن کی خدمت بھی کی جا رہی ہے۔

پھر ڈیوٹیز کا ایک پُورا نظام ہے جو یہاں چلایا جا رہا ہے جس میں ٹریفک کا نظام بھی ہے، کھانا کھلانے کا نظام ہے، صفائی کا نظام ہے، پکانے کا نظام ہے، پانی کی سپلائی کا نظام ہے، غرض کہ بے شمار نظامتیں ہیں، جن میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے والنٹیرز کام کر رہے ہیں اور نہ صرف کام کر رہے ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑے احسن رنگ میں کام کر رہے ہیں۔ غیر لوگ اِسے دیکھ کر بہت متاثر ہوتے ہیں۔ یہ بھی تبلیغ کا ایک ذریعہ ہے۔

پس یہاں آنے والے ہر کارکن کو، جن میں سے کچھ تو پُرانے اور تجربہ کار ہیں، لیکن جو نئے ہیں، اُنہیں بھی یہ یاد رکھنا چاہیے کہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کے لیے یہاں آئے ہیں، تو پھر اِس کا حق ادا کرنے کی بھرپور کوشش کریں اور مہمان کا جو حق ہے، وہ ادا کریں۔ یہ آپ کے ایمان کے لیے ضروری ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مہمانوں کی کس حدّ تک خدمت کیا کرتے تھے یا اُن کا خیال رکھوایا کرتے تھے۔ ایک روایت میں آتا ہے کہ آپؑ مہمانوں کا بہت خیال رکھتے تھے۔ حافظ حامد علی صاحب رضی اللہ عنہ لنگر کے مہمانوں کا خیال رکھنے کے لیے مقرر کیے گئے تھے، آپؑ اُنہیں توجہ دلاتے تھے کہ اِن مہمانوں کا خاص خیال رکھو۔ اور عام دنوں میں مہمانوں کی حیثیت کے مطابق اُن کی خدمت بھی کرو۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے عام دنوں میں جو جماعت کے مہمان آتے ہیں، جہاں تک ہو سکے جماعت اپنے وسائل کے اندر رہتے ہوئے اُن کی خدمت کرتی ہے، لیکن جلسے کے دنوں میں اِس طرح خیال نہیں رکھا جا سکتا۔ ایک عمومی مہمان نوازی یہاں ہوتی ہے، اِس لیے اِس میں بھی بہت زیادہ احتیاط اور خیال رکھنے کی ضرورت ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مہمان نوازی کی بابت روایات بیان کرتے ہوئے حضورِ انور نے فرمایا کہ حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب رضی اللہ عنہ اپنا ایک واقعہ بیان کرتے ہیں کہ جلسے کے موقع پر ایک رات بطور جماعت کے

سیکرٹری کے صدر انجمن کے اجلاس میں مَیں نے جانا تھا۔ کہتے ہیں کہ مغرب اور عشاء کی نماز کے بعد مسجد مبارک میں اجلاس ہونا تھا اور وقت تھوڑا تھا، تو مَیں نے کہا کہ کھانا مَیں بعد میں کھالوں گا، گو کہ اُس وقت مجھے بھوک بھی لگی ہوئی تھی اور صبح آٹھ بجے سے مَیں نے کھانا نہیں کھایا تھا۔ لیکن کہتے ہیں بہر حال چونکہ جماعتی ذمہ داری تھی اِس لیے مَیں نے کہا کہ کھانا اب بعد میں کھالوں گا۔ جب میٹنگ ختم ہوئی، تو رات دیر سے مَیں لنگر خانے پہنچا، تو اُس وقت گیارہ بج گئے تھے اور مجھے شدید بھوک لگی ہوئی تھی۔ کہتے ہیں کہ جب مَیں اپنی جماعت کے لوگوں میں گیا اور وہاں کھانے کا پتا کیا، تو پتا لگا کہ کھانا تو ختم ہو گیا ہے، وہاں اُس وقت ہمارے ایک دوست گئے اور دستر خوان سے روٹی کا ٹکڑا لے کر آ گئے کہ لنگر خانہ تو اب بند ہو گیا ہے، اِس ٹکڑے کو آپ کھالیں۔ تو کہتے ہیں مَیں نے اُس ٹکڑے کو چبانا شروع کر دیا، ابھی مَیں نے اُس کو ختم نہیں کیا تھا کہ ہمارے کمرے کے دروازے پر ایک زبردست دستک ہوئی اور آواز آئی کہ کوئی مہمان بھوکا ہے، جس نے کھانا نہ کھایا ہو تو وہ آ جائے اور چل کر لنگر خانے میں کھانا کھا لے۔ خاکسار کے ساتھیوں نے مجھے بھی نکال باہر کیا اور لنگر میں پہنچ کر جو کچھ ملا بعد شکر کھالیا۔ کہتے ہیں کہ اگلے روز دن کے دس بجے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مسجد مبارک کے چھوٹے زینے کے دروازے پر مَیں نے کھڑے ہوئے دیکھا اور خدام کو گلی میں حضورؑ کی طرف رُخ کیے کھڑے دیکھا۔ حضورؑ اِن سے کچھ خطاب فرما رہے تھے، حضرت مولوی نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ بھی وہاں موجود تھے۔ حضورؑ جوش کے ساتھ ارشاد فرما رہے تھے کہ مہمان کے کھانے وغیرہ کا انتظام اچھا ہونا چاہیے، کیونکہ رات مجھے اللہ تعالیٰ نے یہ الہام کیا ہے کہ یَا اَیُّھَا النَّبِیُّ اَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَالْمُعْتَرَّ کہ اے نبی! بھوکے اور معترّ لوگوں کو کھانا کھلا۔ چنانچہ مجھے معلوم ہوا کہ اِس الہام کی بنا پر مجھے رات کو دستک ہوئی تھی اور کسی نے کھانا کھلایا تھا۔

تو یہ نیک لوگ تھے کہ جن کی بھوک کی تکلیف کو اللہ تعالیٰ بھی محسوس کرتا تھا اور پھر اپنے نبی کو اطلاع دے دیتا تھا۔ وہاں تو ایسے انتظام تھے کہ انتظام ہو گیا، لیکن یہاں ہمارے جلسے کی انتظامیہ کو چاہیے کہ اِس بات کا خیال رکھیں کہ جو مہمان لیٹ آتے ہیں، بعض دفعہ رات کو سفر کر کے دُور دراز سے آئے ہوتے ہیں، یورپ کے سفر سے آئے ہیں، بعض دفعہ فیری لیٹ ہو گئی، بعض دفعہ جہاز لیٹ ہو گیا، بعض دفعہ سفر میں ٹریفک میں پھنس گئے، تو اُن کے لیے کھانے کا انتظام ہونا چاہیے۔ لیکن یہ احتیاط ہو کہ کھانا صحیح حالت میں ہو۔ اس لحاظ سے بھی مہمان نوازی کو یاد رکھنا چاہیے کہ اُن کا خیال بھی رکھنا ہے اور اچھا اور عمدہ کھانا بھی کھلانا ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ میرے مُرید خواہ غریب ہوں یا امیر، میرا اُن کے ساتھ ایک ہی جیسا تعلق ہے، اِس لیے ایک ہی قسم کا کھانا پکاؤ، گوشت پلاؤ وغیرہ دو تو سب کو دو اور دال دو تو پھر سب کو دو۔

یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طریق تھے۔ آپؑ کے اسلوب تھے۔ آپؑ کی نصیحت کرنے کے انداز تھے اور آپؑ کی مہمان نوازی کے طریقے تھے۔

بہر حال اِس بات کا مہمانوں کو بھی خیال رکھنا چاہیے کہ لنگر کے انتظام کے تحت جو کھانا پکتا ہے، جو بھی ملتا ہے، اِس کو صبر اور شکر سے کھالینا چاہیے۔ اور جب آپ یہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بُلانے پر آئے ہیں اور اِس مقصد کے لیے آئے ہیں کہ ہم نے یہاں روحانی مائدہ حاصل کرنا ہے، تو روحانی مائدے کی طرف زیادہ توجہ ہونی چاہیے، اور اگر کھانے میں کوئی کمی بیشی ہو بھی جائے تو برداشت کر لینا چاہیے اور مطالبہ نہیں کرنا چاہیے۔ اِس لیے مہمان بھی اِس بات کا خیال رکھیں کہ اِن تین دنوں میں جو بھی مِل جائے، اُس کو صبر اور شکر سے کھالیں اور کسی قسم کا ایسا اظہار نہ کریں کہ یہ چیز ہمیں پسند نہیں اور ہم نے نہیں کھانی۔

ساتھ ہی مَیں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ کھانے کو ضائع بھی نہ کریں۔ اُتنا ہی لیں، جتنا آپ کھا بھی سکتے ہوں۔ اور جیسا کہ مَیں نے کہا کہ اصل چیز روحانی غذا ہے کہ جس کے لیے ہم جلسے میں آئے ہیں اور ہم نے یہاں اپنی روحانی زندگی کو بہتر کرنے کی طرف زیادہ توجہ دینی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کو پیش کیے جانے والے کھانے کے معیار کی بابت احتیاط پر مبنی ایک روایت پیش کرنے کے بعد حضورِ انور نے تلقین فرمائی کہ کھانا پکانے کی ڈیوٹی والے جو کارکنان ہیں، اُنہیں بھی احتیاط کرنی چاہیے کہ اِن دنوں میں خاص طور پر، آجکل کیونکہ گرمی کا موسم ہے، کھانے کا انتظام ایسا ہونا چاہیے کہ کھانا صحیح طرح محفوظ رہے اور دیر تک پڑا نہ رہے، خاص طور پر دال وغیرہ، جس میں جلدی سڑان پیدا ہو جاتی ہے، وہ دیر تک رکھ کے مہمانوں کو نہ کھلائیں۔ اِس کا خیال رکھیں اور کھانے کو پہلے اچھی طرح چیک کر لیا کریں۔

اسی طرح باقی شعبہ جات ہیں۔ وہاں بھی ہر شعبے کے کارکن کو کوشش کرنی چاہیے کہ حتّی الوسع مہمان کے آرام کا خیال رکھیں۔ غسل خانوں کی صفائی کا شعبہ ہو، ٹریفک کا شعبہ ہو، پارکنگ کا شعبہ ہو، یا سیکیورٹی کا شعبہ ہو، وہاں سیکیورٹی تو ہونی چاہیے، لیکن لوگوں کے ساتھ احتیاط اور عزت اور احترام سے پیش آئیں۔ پس! ہمیں اِن باتوں کا خاص طور پر خیال رکھنا چاہیے۔

اور یہاں جلسہ گاہ کے اندر بھی خاموش کرانے کا جو انتظام ہے، اِس میں بھی ڈسپلن کو قائم رکھنے کے لیے احتیاط سے کام لیں۔ عورتوں کی طرف بھی خاص طور پر۔

اسی طرح مَیں مہمانوں کو بھی کہنا چاہتا ہوں کہ یہاں جو جمع ہوئے ہیں، ہمیں اِس بات کا جائزہ لینا چاہیے کہ جب ہم سفر کی صعوبتیں برداشت کر کے یہاں جمع ہوئے ہیں

تو اِس کا ایک مقصد ہے۔ جو لوگ یہاں آئے ہیں، اُن کو خیال رکھنا چاہیے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہشات کا احترام کرتے ہوئے جلسے کے مقصد کو پُورا کرنے کے لیے یہاں آئے ہیں اور جب جلسے کے اِن تین دنوں میں شامل ہوئے ہیں، تو اِس بات کو پیشِ نظر رکھیں کہ ہم نے جلسے کے پروگراموں کو باقاعدہ سننا ہے۔ اور یہ تین دن اِدھر اُدھر بیٹھ کر، گپّیں مار کر یا اِدھر اُدھر پھرتے ہوئے نہیں گزار دینے بلکہ جب بھی جلسے کا پروگرام شروع ہو، ہم نے فوری طور پر جلسے کی مارکی کے اندر آ جانا ہے۔ یا جہاں بھی عورتوں اور مردوں اور بچوں کے لیے بیٹھنے کا انتظام کیا گیا ہے، زائد لوگوں کے لیے بھی یا بعض مخصوص جگہوں پر، وہاں ہم نے بیٹھ کر احترام سے جلسہ سننا ہے۔ اسی طرح گو کہ جلسے کے پروگرام کے دوران بازار تو بند ہوتے ہیں، لیکن پھر بھی عام وقت میں جب بازار کھلے ہوتے ہیں، وہاں بھی مہمان ڈسپلن کا خیال رکھیں اور احتیاط کریں۔

ہمیشہ یاد رکھیں کی جس نیک مقصد کے لیے آپ آئے ہیں اُسی کو آپ نے پُورا کرنا ہے، اگر یہ نہیں تو پھر کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔

یہاں نمازوں کا باقاعدہ انتظام تو ہے، لیکن جو لوگ لمبا قیام کر رہے ہیں، جماعتی قیام گاہوں میں رہ رہے ہیں، جلسے کے بعد بھی اُنہیں نمازوں کی طرف باقاعدہ توجہ دینی چاہیے اور باجماعت نماز پڑھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

اِن دنوں میں جو یہاں ٹینٹوں میں رہ رہے ہیں یا مارکیوں میں رہ رہے ہیں، اِن سب کو چاہیے کہ یہاں تین دنوں میں تہجد بھی ہوتی ہے، تہجد کے وقت جب اُٹھایا جائے، تو اُٹھنا چاہیے، اِس طرف خاص توجہ دیں۔ نمازوں کی باقاعدگی تو ہے ہی، لیکن تہجد کی باقاعدگی کی بھی خاص طور پر کوشش کرنی چاہیے۔ کیونکہ یہی وہ مقصد ہے، جس کے لیے آپ یہاں آئے ہیں۔ جب یہ حاصل ہو گا تو آپ لوگ اپنی اور اپنی نسلوں کی زندگیاں سنوارنے والے بن جائیں گے۔

حضورِ انور نے پارکنگ کی بابت توجہ دلانے کے بعد فرمایا کہ اِس طرح مہمانوں کو بھی اور ڈیوٹی والوں کو بھی ایک اور چیز کا خیال رکھنا چاہیے کہ خاص طور پر آجکل ملک کے جو حالات ہیں اور غیروں میں مسلمانوں کے خلاف جو بُغض اور کینہ پایا جاتا ہے، اِس کے لیے ماحول پر نظر رکھیں اور احتیاط کریں۔

بعد ازاں حضورِ انور نے موسم کی خشکی کے تناظر میں انفرادی یا اجتماعی قیام گاہوں میں کسی بھی قسم کی آگ نہ جلائے جانے کی بابت تاکید کرتے ہوئے فرمایا کہ کسی بھی جگہ پر بیٹھ کر ہر قسم کی چنگاری سے پرہیز کریں، اور احتیاط کریں کہ اِس کی وجہ سے کوئی حادثہ بھی پیش آ سکتا ہے۔

صفائی کا بھی خیال رکھیں، جہاں انتظامیہ کوشش کرتی ہے کہ ٹائلٹس وغیرہ کی صفائی کرے، وہاں خود بھی جب غسل خانوں کو استعمال کریں، تو اُس کی صفائی کر کے آیا کریں۔ مہمانوں کو بھی کوشش کرنی چاہیے کہ حدیث کے مطابق صفائی پر خاص توجہ دیں، کیونکہ صفائی بھی ایمان کا ایک حصّہ ہے اور یہاں تو ہم آئے ہی ایمان بڑھانے کے لیے ہیں۔ اِس لیے صفائی کے پہلو کو بھی نظر انداز نہیں کرنا چاہیے۔ ہر ایک کو اِن دنوں میں اپنے آپ کو کارکن سمجھ لینا چاہیے۔

اپنے ایمان کے معیاروں کو اُونچا کرنے کی طرف توجہ دیں۔ اِن دنوں میں ذکرِ الٰہی پر زیادہ زور دیں، فارغ وقت میں جہاں بیٹھے ہیں، درود شریف، دعاؤں اور اِستغفار کی طرف زیادہ توجہ دیں۔ فضول باتیں کرنے کی بجائے ذکرِ الٰہی یا دینی گفتگو کریں۔ اِس طرح اِن دنوں میں بعض نمائشیں بھی لگی ہوئی ہیں، آپ لوگوں کو اُن کو دیکھنے کے لیے بھی جانا چاہیے اور شوق اور غور سے دیکھیں۔ یہ آپ کے لیے فائدہ مند بھی ہو گا۔ علمی لحاظ سے بھی فائدہ مند ہے اور دینی لحاظ سے بھی فائدہ مند ہے۔ پس اگر یہ چیزیں ہوں گی، تو ان شاء اللہ تعالیٰ آپ جلسے سے بھرپور فائدہ اُٹھانے والے ہوں گے۔

اللہ کرے کہ آپ سب لوگ اِس جلسے سے ہر لحاظ سے، دینی اور روحانی لحاظ سے فائدہ اُٹھانے والے ہوں۔ علمی لحاظ سے فائدہ اُٹھانے والے ہوں۔ اور جلسے کی جو برکات ہیں، وہ ہمیشہ آپ کی زندگی کا حصّہ بنی رہیں اور آئندہ نسلوں کے لیے بھی زندگی کا حصّہ بنی رہیں۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا جو مقصد ہے، اُسے پُورا کرنے والے بھی ہوں۔ ان شاء اللہ شام کو جلسے کا باقاعدہ افتتاح ہو گا۔ اُس تقریر کو بھی اور باقی جو مقررین ہیں، اُن کی تقریروں کو بھی غور سے سنیں اور اُن پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اِس کی توفیق عطا فرمائے۔ (الفضل ڈاٹ آرگ، 1 اگست 2026ء)

خلاصۂ خطبۂ جمعہ ۳۱؍ جولائی ۲۰۲۶ء

جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۲۶ء کے حوالے سے افضالِ الٰہیہ اور غیر از جماعت مہمانوں کے تاثرات کا تذکرہ۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے گذشتہ اتوار کو جماعت احمدیہ برطانیہ کا تین دن کا جلسہ سالانہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹتے ہوئے اپنے اختتام کو پہنچا۔

جلسے کی تیاری میں مہینوں لگتے ہیں۔ ایک جلسے کے بعد ہی اگلے جلسے کی تیاری شروع ہو جاتی ہے۔ اس کا زور جلسے سے چند ہفتے پہلے شروع ہو جاتا ہے اور پھر جلسے سے ایک دو ہفتے پہلے تو یہ انتہائی بڑھ جاتا ہے اور جلسے کے دنوں میں ہزاروں رضا کار مرد و زن ، بوڑھے، جوان، اپنی تمام تر صلاحیتوں اور اخلاص کے ساتھ ہمہ وقت خدمت کر رہے ہوتے ہیں۔ پس اس لحاظ سے تمام کارکنان جو جلسے کے کسی بھی شعبے میں کام کرتے رہے ہیں وہ شکریہ کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس خدمت کی بہترین جزا دے۔

اسی طرح ایم ٹی اے کے کارکنان ہیں جن میں اکثریت رضاکاروں کی ہے۔ پھر پریس اینڈ میڈیا کی ٹیم ہے۔ خدام الاحمدیہ کینیڈا کے خدام ہر سال کی طرح بڑی تعداد میں یہاں آئے اور وائنڈ اَپ میں خدمت کی۔ اب آسٹریلیا والوں نے بھی آنا شروع کیا ہے، یہ سب بہت عمدہ طریق پر کام کر رہے ہیں۔

مَیں خود بھی تمام کارکنان اور کارکنات کا شکریہ ادا کرتا ہوں، مگر ساتھ ہی انہیں یہ یاد رکھنا چاہیے کہ انہیں خود بھی خدا تعالیٰ کا شکر گزار ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے ان سب کارکنان کو توفیق دی کہ وہ حضرت مسیح موعودؑ کے مہمانوں کی خدمت کریں۔ لوگوں کے شکر گزاری کے اظہار سے آپ لوگوں کو مزید خدا کے آگے جھکنا چاہیے، مزید عاجز بننا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ اس کی آپ کو توفیق دے۔

کام کرنے والوں کے عزم اور جذبے سے اسلام اور احمدیت کی تبلیغ بھی ہوتی ہے۔ کئی لوگ اپنے جذبات اور مشاہدات تبصروں کی صورت میں لکھ کر بھیجتے ہیں۔ ان میں سے بعض مَیں ابھی پیش کروں گا۔

گیمبیا کے وزیرِ مواصلات لکھتے ہیں کہ جلسہ سالانہ کو دیکھ کر، مَیں ایک گہری حقیقت کو دیکھ کر ششدر رہ گیا۔ یہ ایک عظیم عالمی اجتماع ہے جو بے لوث خدمت اور خاموش غیر متزلزل قربانی کی بنیاد پر قائم ہے۔

نائیجیریا سے ایک بادشاہ ہیں جن کے زیرِ انتظام تقریباً آدھی سٹیٹ ہے، وہ کہتے ہیں: جب مَیں جلسہ سالانہ یوکے، کے لیے روانہ ہوا تو مجھے اندازہ نہیں تھا کہ مَیں ایک عظیم الشان منظّم اور روحانی اجتماع کا حصّہ بننے جا رہا ہوں جو میری زندگی میں اتنا گہرا اثر چھوڑے گا۔ یہاں پہنچ کر مَیں نے نہ صرف غیر معمولی نظم و ضبط، اخوّت، اور خدمتِ خلق کا عملی نمونہ دیکھا بلکہ دنیا کے مختلف ممالک اور قومیتوں سے تعلق رکھنے والے افراد کو محبت، احترام اور بھائی چارے کے رشتے میں بندھا ہوا پایا۔ ان کی اہلیہ نے کہا کہ مجھے سب سے زیادہ حیرت خواتین کے لیے کیے گئے مثالی انتظامات، ان کی عزّت ، آزادی اور ماحول کو دیکھ کر ہوئی۔ ہزاروں خواتین کو انتہائی وقار کے ساتھ منظّم طریق پر جلسے میں آتے جاتے دیکھ کر میرے اسلام کے بارے میں کئی تصوّرات بدل گئے ہیں۔

سینیگال سے سابق گورنر سینٹ لوئس بطور مہمان شریک ہوئے۔ وہ کہتے ہیں: مَیں نے ساری تقریروں کو توجہ سے سنا، ترجمے کا انتظام بہت عمدہ تھا جس کی بدولت ہم تمام تقاریر اور پیغامات کو بخوبی سمجھ سکے۔ جلسے کے دوران جو پیغام سب سے زیادہ نمایاں ہوا وہ محبت، امن اور بھائی چارے کا پیغام تھا۔

لکسمبرگ سے ایک بیرسٹر صاحب تشریف لائے تھے۔ وہ کہتے ہیں: جلسے کے تین دن میری زندگی کے اہم ترین تین دن بن گئے ہیں۔ مَیں نے اپنی زندگی میں پہلی بار اتنا بڑا، منظّم اسلامی اجتماع دیکھا ہے۔ عالمی بیعت کا روح پرور نظارہ میرے لیے ناقابلِ فراموش تھا۔ امام جماعت سے میری ملاقات ہوئی۔ گو کہ ملاقات سے پہلے مجھے گھبراہٹ تھی، مگر اُن سے ملتے ہی گھبراہٹ دُور ہو گئی۔

ایک نو مبائع کہتے ہیں کہ اسلام قبول کرنے سے قبل میرا تعلق عیسائیت سے تھا ۔ ہمیں سکھایا جاتا تھا کہ ایمان کا تعلق موسیقی سے ہے مگر مَیں کبھی بھی اس انداز سے روحانی سکون اور قربِ الٰہی محسوس نہ کر سکا۔ مسلمان ہونے کے بعد بھی مَیں گو نمازیں وغیرہ پڑھتا تھا مگر رقّت محسوس نہیں کر پاتا تھا، مگر جلسے میں شامل ہو کر مجھ پر ایسی روحانی کیفیت طاری ہوئی کہ میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے، مَیں مسلسل دعائیں مانگتا رہا۔ میرا اللہ تعالیٰ سے اور خلافت سے ایک روحانی تعلق قائم ہو گیا۔

چیک ریپبلک سے دو پروفیسر صاحبان تشریف لائے تھے، وہ کہتے ہیں واپس چیک ریپبلک جا کر ہم اپنے ساتھیوں اور طلبا کو یہ بتائیں گے کہ آپ خود جا کر اس عظیم الشان محفل کا مشاہدہ کریں۔ خلیفہ وقت کے خطاب کے بعد ہمیں اسلام اور تقویٰ کی حقیقی پہچان حاصل ہوئی۔

قازقستان سے ایک خاتون جلسے میں شامل ہوئیں وہ کہتی ہیں کہ امام جماعت اور دیگر مقررین کی تقاریر میں ایمان، اعلیٰ اخلاق اور باہمی ہم آہنگی، نوجوانوں کے مسائل اور معاشرے کی تربیت جیسے اہم اُمور پر روشنی ڈالی گئی۔

امریکہ سے ایک قانون کے پروفیسر صاحب نے کہا کہ مجھے دنیا بھر میں کنونشنز اور کانفرنسوں میں شامل ہونے کا موقع ملا ہے مگر جلسہ سالانہ یوکے کا تجربہ ان سب سے منفرد رہا ہے۔ سَو سے زیادہ ممالک سے آئے ہوئے لوگ، مختلف مذاہب، قومیّتوں اور شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے لوگوں سے ملاقات ہوئی۔ مختلف نمائشوں نے مجھے بہت متاثر کیا۔ اعلیٰ تعلیم یافتہ ڈاکٹرز، انجینئرز، وکلا اور دیگر علوم کے ماہرین نہایت عاجزی سے خدمات سرانجام دے رہے تھے، اس چیز نے مجھے بے حد متاثر کیا۔

برازیل سے ایک ٹیلی وژن رپورٹر کہتے ہیں کہ مَیں اس تقریب کے عظیم الشان پیمانے اور وسعت کو دیکھ کر حیران رہ گیا ہوں بالخصوص لنگر خانے کا حجم اور وہ تمام جگہیں جہاں کھانا تیار کیا جاتا ہے نہایت وسیع، جدید، منظّم اور نہایت صاف ستھرا۔

فلپائن سے پروفیسر صاحب اپنی اہلیہ کے ساتھ تشریف لائے جو خود بھی پروفیسر ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ رضاکاروں کی محنت دیکھ کر حیرانی ہوئی کہ کس طرح وہ اپنی محنت سے یہ عارضی شہر بساتے ہیں۔

ایلسلواڈور سے ایک مہمان جو سینٹرل امریکن پارلیمان میں ایلسلواڈور کے نمائندے ہیں وہ کہتے ہیں کہ خلیفہ وقت سے ملاقات کے بعد مجھے یقین ہوگیا ہے کہ خلیفہ وقت کو اپنی جماعت کے بارے میں بہت معلومات ہوتی ہیں۔

بیلیز سے ایک نَو مبائع خاتون کہتی ہیں: ہمارا تعلق ایک بہت چھوٹے ملک سے ہے۔ مَیں جس شہر میں رہتی ہوں اس کی آبادی پچاس ہزار ہے۔ سَو آدمی بھی اگر کہیں جمع ہوجائیں تو جھگڑے شروع ہوجاتے ہیں، مگر جلسے کے اہتمام میں غیر معمولی امن تھا۔

بلغاریہ سے ایک صاحبِ اثر شخصیت نے کہا کہ جلسے میں ہونے والی تقاریر بہت معلوماتی، علمی اور اعلیٰ معیار کی حامل تھیں۔ مقررین نے مذہبی اور سائنسی موضوعات کو بہت احسن رنگ میں پیش کیا جس سے حاضرین کے علم و معرفت میں اضافہ ہوا۔

سینیگال سے ایک صاحب جو اپنے علاقے کے مذہبی راہنما ہیں۔ وہ کہتے ہیں: امام جماعت سے میری ملاقات ہوئی اس سے مجھے جماعت کو سمجھنے کا بہت موقع ملا۔ حقیقت یہ ہے کہ مَیں آپ کو دل کی گہرائیوں سے خراجِ تحسین پیش کرتا ہوں۔

سینیگال سے ایک ممبر پارلیمان شریک ہوئے وہ کہتے ہیں: لفظی اسلام سے بڑھ کر یہاں مَیں نے حقیقی خدمت والا اسلام دیکھا۔ ایسے ہاتھ دیکھے جو دینے والے ہیں، ایسے دل دیکھے جو معاف کرنے والے ہیں، ایسے دروازے دیکھے جو دوسروں کے لیے ہمیشہ کھلے رہتے ہیں۔

کوسووو سے ایک نہایت محترم محقق، ماہرِ تعلیم پروفیسر صاحب جلسے میں شریک ہوئے۔ وہ کہتے ہیں کہ امام جماعت کی تقاریر سننے کا موقع ملا، ان سے ملاقات بھی ہوئی۔ جس چیز نے مجھے سب سے زیادہ متاثر کیا وہ امن، بین المذاہب ہم آہنگی، انسانی مساوات، باہمی احترام اور معاشرے کے ہر فرد کو ساتھ لے کر چلنے پر مسلسل اور غیر معمولی زور تھا۔

سپین سے پیدروآباد کے میئر تشریف لائے۔ وہ کہتے ہیں: جلسہ سالانہ نے ہمیں یہ دیکھنے کا موقع دیا کہ یہ صرف عقیدے کا جشن نہیں بلکہ یہ مختلف ممالک، ثقافتوں اور حقائق سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے درمیان بقائے باہمی کا ایک غیر معمولی مظاہرہ ہے۔

اسی طرح حضورِ انور نے بعض دیگر معزز مہمانان کے بھی مشاہدات اور تاثرات پیش فرمائے جنہوں نے جلسے کے غیر معمولی انتظام اور روحانی ماحول کو سراہا تھا۔

یونان سے ایک مہمان خاتون نے جلسے کے جملہ اُمور کی تعریف کرنے کے ساتھ ایک بات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ وہ مجھے پسند نہیں آئی اور وہ یہ کہ بعض خواتین اسلامی ڈریس کوڈ (پردے) کی اچھی طرح پیروی نہیں کر رہی تھیں اور بعض مرد بھی غضِ بصر میں کمزوری دکھا رہے تھے۔

حالانکہ مَیں نے اس بارے میں خاص طور پر تلقین کی تھی۔ منفی تبصرے کو بھی اپنی اصلاح کے لیے ہمیں سننا چاہیے۔ پس جو بے احتیاطی کرتے رہے ہیں انہیں یاد رکھنا چاہیے کہ غیر ہمیں بڑی گہری نظر سے دیکھتے ہیں اور ہمیں انہیں کوئی ایسا موقع نہیں دینا چاہیے جس سے اسلام کی حقیقی تصویر پر داغ آئے۔ جلسے کی تقریروں کے دوران مَیں نے حضرت مسیح موعودؑ کا ایک اقتباس بھی پڑھا تھا کہ غیروں کو ایسا موقع نہ دو کہ وہ ہم پر انگلی اٹھائیں۔

حضورِ انور نے جلسے کی پریس اور میڈیا میں اچھی کوریج کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ پرنٹ آرٹیکلز کی تعداد ۱۶ ہے۔ قارئین کی تعداد ایک کروڑ ہے۔ ۳۵ ریڈیو پروگرامز جبکہ ۶ ٹی وی پروگرامز ہوئے، سوشل میڈیا پر ۵ لاکھ ۳۰ ہزار views ہوئے۔ یوکے سیکشن کی ایک رپورٹ کروڑوں میں بھی ہے۔

پریس اینڈ میڈیا کی رپورٹ کے مطابق جلسے کی مجموعی کوریج پانچ کروڑ ۲۸ لاکھ افراد تک ہوئی ہے۔ ۱۲ مختلف اخبارات اور ٹی وی چینلز نے جلسے کی کوریج کی ہے۔

اللہ تعالیٰ اس جلسے کے نیک اثرات جہاں جماعت کے افراد پر قائم فرمائے وہیں لوگوں کی راہنمائی بھی فرمائے اور انہیں صحیح اسلام اور احمدیت کی طرف راغب کرے۔ آمین۔ (الفضل ڈاٹ آرگ، 3 اگست 2026ء)

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے مکمل خطبات انٹرنیٹ پر متعدد ذرائع سے دیکھنے، سننے اور پڑھنے کے لیے مہیا ہیں۔

alislam.org/friday-sermon الفضل انٹرنیشنل mta.tv بدر قادیان

مولا مری دنیا کو تباہی سے بچالے

امۃ الباری ناصر۔امریکہ

کس رخ پہ چلے جائیں گے یہ جنگ کے حالات
نکلے ہیں تباہی کے کئی قسم کے آلات
انسان ہی انسانوں کا خوں چوس رہے ہیں
اک دوجے کی شہ رگ میں جو یوں دانت گڑے ہیں
بڑھتے چلے جاتے ہیں تصادم کے اندھیرے
بارود میں روپوش ہیں خوش رنگ سویرے
یہ جنگ وہ عفریت ہے کھا جائے گی سب کو
خوں لگ گیا منہ کو تو چبا ڈالے گی سب کو
مقصود ہے انساں کا فقط دنیا کی دولت
اللہ سے نہیں پیسے سے ہے سب کو محبت
اپنے ہی مفادات فقط پیش نظر ہیں
اب کون سے طاغوت کے یہ زیر اثر ہیں
مسلم بھی نہیں جانتے اب راہِ ہدیٰ کو
عیسائی یہودی بھی بھلا بیٹھے خدا کو
اب فیصلہ گم راہوں کا اللہ ہی کرے گا
لکھا ہے صحیفوں میں جو اب ہو کے رہے گا
اللہ نے بھیجا ہے زمانے کا منادیؑ
اللہ کے فرمان پہ اس نے یہ صدا دی
اب میری طرف آؤ یہیں خیر ملے گی
اسلام کے پیغام سے اب دنیا سجے گی
مولا مری دنیا کو تباہی سے بچالے
بھولے ہیں یہ خالق کو انہیں اپنا بنا لے

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ انگلستان میں مجلس انصار اللہ امریکہ کے ایک وفد کی ملاقات

خلافت کی محبّت کوئی علیحدہ محبّت نہیں ہے۔ اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبّت پیدا کریں گے تو خلافت سے محبّت آپ ہی پیدا ہو جائے گی۔ دین سے محبّت پیدا ہو جائے گی۔ جب دین دل میں راسخ ہو جائے گا تو نظام بھی راسخ ہو جائے گا۔

مورخہ ۲۰/ جون ۲۰۲۶ء، بروزہفتہ، امام جماعت احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ مجلس انصار اللہ امریکہ سے تعلق رکھنے والے چوبیس (۲۴) رکنی وفد کو بالمشافہ شرفِ ملاقات حاصل ہوا، جس میں مجلس ورجینیا کے انصار بھی شامل تھے۔ یہ بابرکت ملاقات اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں منعقد ہوئی۔ مذکورہ وفد نے خصوصی طور پر اس ملاقات میں شرکت کی غرض سے امریکہ سے اسلام آباد (ٹلفورڈ) کا سفر اختیار کیا۔ جب حضورِ انور مجلس میں رونق افروز ہوئے تو آپ نے تمام شاملینِ مجلس کو السلام علیکم کا تحفہ عنایت فرمایا۔ بعد ازاں تمام شاملین مجلس کو حضورِ انور کی خدمتِ اقدس میں فرداً فرداً اپنا تعارف پیش کرنے کا موقع بھی ملا۔

مزید بر آں دورانِ ملاقات شاملینِ مجلس کو حضورانور کی خدمت میں متفرق سوالات پیش کرنے نیز ان کے جواب کی روشنی میں حضورِ انور کی زبانِ مبارک سے نہایت پُر معارف، بصیرت افروز اور قیمتی نصائح پر مشتمل راہنمائی حاصل کرنے کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔

ایک شریکِ مجلس نے حضورِ انور کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا کہ بعض اوقات نیک، دیندار اور دین کی خدمت کرنے والے والدین کی اولاد دین سے دُور ہو جاتی ہے۔ پیارے آقا! ایسے والدین یہ کیسے جان سکتے ہیں کہ اولاد کی دین سے دُوری اولاد کے اپنے اعمال اور ترجیحات کا نتیجہ ہے یا والدین کی تربیت میں کسی کوتاہی کا اور اپنی اولاد کو دوبارہ دین اور جماعت سے وابستہ کرنے کے لیے دعاؤں کے ساتھ کون سی عملی تدابیر اختیار کرنی چاہئیں؟

اس پر حضورِ انور نے سائل سے استفہامیہ انداز میں اس فطری اَمر کی بابت دریافت فرمایا کہ سوال یہ ہے کہ والدین نے آپ کی تربیت کی تھی؟ آپ سو فیصد ٹھیک رہے تھے؟ بس! پھر یہ تو اُونچ نیچ ہوتی رہتی ہے۔

حضورِ انور نے بچوں کی دینی تربیت کے مسلسل عمل اور والدین کی بنیادی ذمہ داری کی جانب توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ انسان کا کام یہی ہے کہ تربیت کرتے رہنا۔ ان کو بتاتے رہنا کہ دین کیا ہے اور ہمارا مقصد کیا ہے؟ ہم کون ہیں؟ ہم احمدی

مسلمان ہیں۔ بچوں کو یہ بچپن سے ہی realize کروانا چاہیے۔ اگر یہی نہ پتا ہو کہ اسلام کیا چیز ہے، احمدیت کیا چیز ہے، کیوں ہم احمدی ہیں تو آجکل کے تو بچوں میں ایک عمر کے بعد یہی سوالات اُٹھتے ہیں کہ کیوں؟ کس لیے؟ تو اس کے جواب آپ کے پاس ہونے چاہئیں۔

اسی طرح حضورِ انور نے بچوں کو بچپن ہی سے دینی شناخت اور مقصدِ حیات سے روشناس کرنے کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر بچپن سے تربیت ہوگی پتا ہوگا کہ ہم مسلمان ہیں اور کیوں مسلمان ہیں۔ احمدی ہیں اور کیوں احمدی ہیں۔ احمدی مسلمان اور دوسرے مسلمانوں میں کیا فرق ہے اور ہمارا کیا نمونہ ہونا چاہیے۔ ہمارے کیا مقاصد ہیں۔ ہمارے مقاصد کا بھی پتا ہونا چاہیے۔ اگر آپ کو اپنے goals کا ہی نہیں پتا، ٹارگٹ کا ہی نہیں پتا، تو بچے تو یہی سمجھیں گے کہ ہم بس اسی طرح پڑھ لکھ کے احمدی ہو گئے۔ پانچ نمازیں ابّا نے کہا تو پڑھ لیں اور اگر نہ کہا تو نہ پڑھیں۔ مسجد میں کبھی دو نمازوں پر چلے گئے تو چلے گئے، جمعہ اگر چھٹی ہوئی تو چلے گئے، عید پڑھ لی اور اسی پر خوش ہو گئے۔ اجتماع میں شامل ہو گئے۔ تو یہ تو ہمارے مقصد نہیں ہیں۔ بنیادی چیزیں تو بچپن سے ہی ماں اور باپ دونوں کو سکھانی پڑتی ہیں۔ تو یہ جب سکھائیں گے تو پھر آہستہ آہستہ تربیت ہوگی۔ تربیت ایک دن کا کام تو نہیں ہے اور اس کے باوجود کمیاں رہ جاتی ہیں اور ہر ایک میں رہ جاتی ہیں۔

بعد ازاں حضورِ انور نے سائل کو مخاطب کرتے ہوئے والدین کی تربیتی کوششوں اور ان میں رہ جانے والی ممکنہ کمیوں کے تناظر میں خود احتسابی اور ذاتی اصلاح کے پس منظر میں بچوں کی بہتر تربیت کے پہلو نکالنے کی طرف متوجہ فرمایا کہ آپ کے ابّا نیک آدمی تھے، اچھے دیندار تھے اور دین کو جانتے تھے۔ انہوں نے اپنے بچوں کی تربیت بھی کی ہوگی، لیکن پھر بھی کمیاں رہ جاتی ہیں اور انسان اپنا خود جائزہ لے سکتا ہے کہ میرے اندر کیا کمزوریاں ہیں کیا کمیاں ہیں، کوئی دوسرا نہیں بتا سکتا۔ جب اس کو دیکھیں گے کہ میرے اندر کیا تھا اور مَیں نے کس طرح اپنی اصلاح کی تو وہی اصول پھر بچوں کے اُوپر apply کریں گے تو پھر تربیت کے بہتر پہلو نکل آئیں گے۔

جواب کے آخر میں حضورِ انور نے موجودہ معاشرتی حالات اور سوشل میڈیا کے بڑھتے ہوئے اثرات کے تناظر میں خاندانی اکائی کے استحکام کے لیے عملی نمونہ اور مسلسل توجہ کی اہمیت کو اُجاگر کرتے ہوئے فرمایا کہ باقی اس معاشرے میں رہ کے کہ جہاں ہر چیز کھلی ہے، تربیت کرنا بڑا مشکل کام ہے، اس لیے بعض ملکوں میں سوشل میڈیا پر ban لگا دیا گیا ہے۔ آسٹریلیا میں لگا لیا گیا ہے، یہاں بھی اب لگا رہے ہیں اَور ملکوں میں بھی ban ہو رہے ہیں۔ تو یہ سوشل میڈیا نے بھی بڑا کام خراب کیا ہوا ہے۔ دنیا کے ساتھ exposure زیادہ ہو چکا ہے اور جتنا زیادہ باہر کا exposure ہے، اتنی زیادہ ہمارے اندر جو family ties ہیں، وہ ختم ہو گئی ہیں۔ ہم کاموں میں اور اپنی جاب میں توجہ نہیں دیتے یا دین کی خدمت کا بہانہ بنا کے دین کے کام میں رہتے ہیں۔ Weekend پر بچوں اور بیوی کو کوئی وقت نہیں دیتے۔ بچے بھی دیکھتے ہیں کہ میرے ماں باپ کیا کر رہے ہیں اور ماں باپ سے خوش ہے کہ نہیں۔ تو یہ ساری چیزیں اثر ڈالتی ہیں۔ اس لیے اپنی فیملی کو اکٹھا رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ بچپن سے اثر ڈالیں اور پھر اس پر عمل کر کے دکھائیں۔ عملی زندگی اصل چیز ہے۔

ایک ناصر نے عرض کیا کہ جب ہم طفل اور نوجوان خادم ہوتے ہیں تو خلیفۂ وقت کو خط لکھنا آسان ہوتا ہے، عمر کے بڑھنے کے ساتھ اور خاص طور پر انصار بننے کے بعد خلافت اور خلیفۂ وقت کے مقام و مرتبہ سے زیادہ آگاہی ہونے کی وجہ سے خط لکھنے میں جھجک اور شرم محسوس ہوتی ہے۔ پیارے حضور! اس شرمندگی سے کیسے نجات پائی جائے؟

اس پر حضورِ انور نے جھجک کو بلاجواز قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ یہ تو بہانہ ہے۔ جنہوں نے لکھنا ہوتا ہے وہ لکھ دیتے ہیں۔

پھر حضورِ انور نے شیطان کے نیکی کے پردے میں وسوسے ڈالنے کے طریق سے آگاہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اصل یہ خیال رکھیں کہ شیطان بھی جب حملے کرتا ہے تو وہ نیکی کے راستوں سے آتا ہے۔ آدم علیہ السلام کو بھی شیطان نے ورغلایا تھا، تو یہی کہا تھا کہ اگر تم یہ پھل کھا لو گے تو تم مستقل جنّت میں رہ جاؤ گے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس سے روکا ہے، اس کو کھا لو۔ جب کھایا تو پھر اس کی بُرائیاں سامنے نظر آنے لگ گئیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے کہا کہ مَیں نے تمہیں روکا تھا۔ تو یہ قرآنِ شریف میں اللہ تعالیٰ نے ایک مثال دی ہے، انسان کو یہ بتانے کے لیے کہ جو نیکی سے یا جس کو وہ نیکی سمجھتا ہے اس سے روکنے والا چاہے اچھے طریقے سے بھی روک رہا ہو تو وہ غلط کام ہے۔

جواب کے آخر میں حضورِ انور نے خلافت سے مضبوط تعلق قائم رکھنے اور اپنے دل سے راہنمائی لینے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا کہ سو اس لیے اگر آپ کا خلافت سے تعلق ہے تو پھر تعلق قائم رہنا چاہیے۔ جھجک کا کوئی سوال ہی نہیں ہے۔ اپنے دل سے فتویٰ لیا کریں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بعض باتوں کے اپنے دل سے فتوے لیا کرو۔ لوگوں سے نہ فتویٰ لیا کرو۔ تو میرے سے نہ پوچھیں بلکہ اپنے دل سے پوچھیں۔

ایک ناصر نے عرض کیا کہ آجکل بڑی عمر کے لوگوں کی نوجوانوں کو نصیحت، نُقص نکالنا سمجھا جاتا ہے۔ خاکسار کا سوال ہے کہ ہم نوجوانوں اور بچوں کے لیے مسجد اور جماعت کے ماحول میں خوشگواری کیسے قائم رکھ سکتے ہیں؟

اس پر حضورِ انور نے نصیحت کے انداز اور بچوں کی نفسیات کو سمجھنے کی ضرورت کی

طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ بات یہ ہے کہ تھوڑی سی نفسیات بھی پڑھنی چاہیے۔ ایسے نصیحت کیوں کرتے ہیں کہ جس سے لگے کہ نَقص ڈال رہا ہے۔

پھر حضورِ انور نے پہلے پیش کیے گئے سوال کے تناظر میں بچوں کی مؤثر دینی تربیت کے لیے ان کے سوالات کے تسلّی بخش جواب دینے اور حُسنِ اخلاق کے ساتھ ان کی اصلاح کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے یاد دلایا کہ جس طرح مَیں نے ابھی ان کو بتایا کہ بچپن سے اگر بچوں کی اُٹھان ایسی ہو کہ ان کو پتا ہو کہ دین کیا ہے اور انہوں نے دین سیکھنا ہے، خود ان میں تجسس پیدا ہو تو وہ خود سوال کریں گے۔ پھر ان کے جواب دو۔ اور پھر اگر وہ غلطیاں کرتے ہیں، تو غلطی ہر کوئی انسان کرتا ہے۔ بڑے بھی کرتے ہیں، چھوٹے بھی کرتے ہیں۔ تو ان کو پھر احسن طریقے سے سمجھانا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کا بھی یہی فرمان ہے کہ اگر تم نے نصیحت کرنی ہے تو پھر اچھے طریقے سے نصیحت کرو۔ کل بھی مَیں نے مثالیں دی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگنے والے کو دیا، لیکن پھر آخر میں نصیحت بھی فرما دی۔ یہ نہیں کہا کہ تم کیا روز مانگنے آجاتے ہو، جھاڑ جھوڑ دیا۔ نہیں! بلکہ بڑے خوبصورت انداز میں کہا کہ کیا ہی اچھا ہو کہ اگر تم دینے والے ہاتھ بن جاؤ۔ تو یہ بھی ایک انداز ہے۔

اسی طرح حضورِ انور نے بچوں کی تربیت میں ان کی نفسیات، عمر اور حالات کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے حکمت سے نصیحت کرنے کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے فرمایا کہ تو یہی نفسیات ہے جو آجکل کے پڑھے لکھے ماں باپ کو بھی سمجھنی چاہیے اور جو پڑھے لکھے ماں باپ نہیں ہیں، ان کو آپ کا نظام جو ہے، ان کو سمجھانا چاہیے کہ کس طرح نصیحت کرنی ہے۔ اب ایک مثال میرے سامنے آئی کہ بڑا rigid باپ ہے، وہ کہتا ہے کہ گھر میں باجماعت نماز پڑھنی ہے۔ بڑی اچھی بات ہے کہ باجماعت نماز پڑھنی ہے۔ لیکن لڑکی باغی ہو رہی ہے۔ اس لیے کہ بابا روز پیچھے پڑا رہتا ہے۔ اب باپ کو لڑکیاں جب جوان ہو جاتی ہیں تو ان کے بعض حالات کا نہیں پتا ہوتا۔ ان کی مائیں بہتر جانتی ہیں۔ اس لیے اگر ان کو نمازوں کے لیے کہنا ہے تو ماؤں کے ذریعے سے کہلوانا چاہیے۔ اور پھر عورتوں کے لیے تو ویسے ہی باجماعت نماز ضروری نہیں ہے کہ زبردستی بلانا کہ نہیں نہیں آؤ، ابھی آؤ اور میرے سامنے شامل ہو۔ تو وہ دین سے بھی ہٹ گئی اور وہ خدا سے بھی ہٹ گئی۔ اب آہستہ آہستہ اس کو سمجھایا تو خدا کے تو قریب آگئی ہے پر جماعت کو بُرا سمجھتی ہے۔

بعد ازاں حضورِ انور نے والدین کو بچوں کی نفسیات سے آگاہ کرنے اور ان کی مؤثر تربیت کے لیے عملی تربیت کا اہتمام کرنے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا کہ تو سمجھانے کے بھی طریقے ہوتے ہیں۔ اس لیے جو بڑے نصیحت کرتے ہیں ان کو بھی سمجھنا چاہیے کہ زمانہ وہ نہیں ہے کہ ہم ڈنڈے کے زور پر سمجھا دیں۔ اس لیے بچوں کی نفسیات دیکھنی پڑتی ہے، ماحول دیکھنا پڑتا ہے، طریقہ دیکھنا پڑتا ہے۔ مختلف طریقے ہیں۔ اس کے لیے دیکھیں۔ آپ انصار اللہ کی تنظیم میں والدین کی تربیت کے لیے بھی ایک کورس کریں، سیمینار ہو، اس کو بتایا جائے۔ کسی Psychiatrist کو بلائیں کہ کس طرح بچوں کو سمجھانا ہے اور کس طرح ان سے deal کرنا ہے۔ جو تجربہ کار لوگ ہیں، جن کے بچے اچھی تربیت میں ہیں یا باتوں کو سمجھتے ہیں، ان کے لیکچر دلوائے جائیں تا کہ ماں باپ کی ٹریننگ ہو۔ پھر آگے بچوں کی ٹریننگ ہو گی۔

جواب کے آخر میں حضورِ انور نے والدین کی عملی اصلاح اور ذاتی نمونے کو بچوں کی تربیت کی بنیاد قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ پہلے تو اپنی اصلاح کریں پھر اگلوں کی اصلاح ہو گی اور پھر اپنا نمونہ سب سے بڑی بات ہے۔ بہت سارے لوگ اور بچے مجھے کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے ماں باپ کو گھر میں نمازیں پڑھتے دیکھا تو اس لیے ہمیں بھی نمازیں پڑھنے کی عادت پڑ گئی۔ ہم نے ان کو قرآنِ کریم پڑھتے دیکھا تو اس لیے ہمارا بھی دل چاہا کہ ہم بھی قرآنِ کریم پڑھیں۔ لیکن اگر زبردستی کریں تو وہ باغی ہو جاتے ہیں۔ یہ زبردستی والا زمانہ نہیں ہے۔

ایک سوال حضورِ انور کی خدمتِ اقدس میں یہ پیش کیا گیا کہ ہم اپنے بچوں کے دلوں میں خلافت کی محبّت کو محض ایک معمول کے بجائے گہرائی سے کیسے راسخ کر سکتے ہیں؟

اس پر حضورِ انور نے خلافت سے مضبوط اور دیرپا تعلق کو بچپن کی مسلسل دینی تربیت کا نتیجہ قرار دیتے ہوئے اس اَمر کی جانب متوجہ فرمایا کہ بچپن کی تربیت جو ہے وہی اگر بچپن سے ڈالی جائے تو تعلق ہو جاتا ہے۔ بعض لوگ یعنی کہ ماں باپ بچپن سے تربیت کر رہے ہوتے ہیں۔ وہ بچے آ کے مجھے ملتے ہیں ان کے انداز اَور ہوتے ہیں اور وہ بڑے ہوتے تک قائم رہتے ہیں اور تعلق بھی رکھتے ہیں۔ تو وہ خط بھی لکھتے ہیں۔ لیکن اگر آپ زبردستی کر رہے ہوں اور ایسی نصیحت کر رہے ہوں کہ جس کے پیچھے دنیاوی خواہشات کا مقصد ہو تو ایک وقت میں آ کے وہ پھر دنیا کی خواہشات رہ جاتی ہیں اور وہ دین سے ہٹ جاتے ہیں۔

پھر حضورِ انور نے خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبّت میں ہی خلافت اور نظامِ جماعت کی محبّت کے پنہاں ہونے کو انتہائی دلنشین انداز میں اُجاگر کرتے ہوئے بیان فرمایا کہ اگر دین کی تربیت صحیح ہے، خدا کی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبّت دل میں ڈال دی ہے تو نظام کی اور خلافت کی محبّت بھی رہے گی۔ تو پہلا آپ کا یہی کام ہے کہ خدا کی محبّت دل میں ڈالیں۔ اگر اللہ تعالیٰ سے محبّت ہے، اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبّت ہے، تو ان کی تعلیم پر عمل کرنے کی ضرورت ہے تو اسی تعلیم میں قرآنِ کریم میں خلافت کی اطاعت کا بھی حکم ہے۔ ایم ٹی

اے پر ہر پروگرام کے شروع ہونے سے پہلے آیتِ استخلاف پڑھتے ہیں، وہ جب پڑھتے ہیں، تو اس کا مطلب یہی ہے۔ قرآنِ کریم کا ہی حکم ہے۔ تو خلافت کی محبّت کوئی علیحدہ محبّت نہیں ہے۔ اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبّت پیدا کریں گے تو خلافت سے محبّت آپ ہی پیدا ہو جائے گی۔ دین سے محبّت پیدا ہو جائے گی۔ جب دین دل میں آج راسخ ہو جائے گا تو نظام بھی راسخ ہو جائے گا۔

جواب کے آخر میں حضورِ انور نے دینی تعلیمات کو مجموعی طور پر سمجھنے اور محض ایک نکتے پر ہی محدود نہ رہنے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا کہ اس لیے یہی کوشش کیا کریں، ایک بات کو نہ لیا کریں، بلکہ اس سے شروع کریں۔ اس لیے مَیں نے خطبات میں اللہ تعالیٰ سے تعلق اور عبادت الٰہی کا یہ سلسلہ شروع کیا تھا اور اس کے بعد پھر آگے باتیں چل رہی ہیں۔ یہ چیزیں دیکھیں۔

ملاقات کے اختتام پر تمام شاملینِ مجلس کو اپنے محبوب آقا کے ساتھ گروپ تصویر بنوانے اور آپ کے دستِ مبارک سے قلم بطور تبرک حاصل کرنے کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔

(الفضل ڈاٹ آرگ، 2 جولائی 2026ء)

اپنے علم اور معرفت کی ترقی کے لئے

روزنامہ الفضل انٹرنیشنل لندن خریدیں اور پڑھیں

زرِ سالانہ ایک سو ڈالر میں سال میں پچاس شمارے وصول فرمائیں۔

Subscribe online at www.amibookstore.us under subscriptions.

اسلامی کتابوں کے حصول کا بہترین ذریعہ

AMI Bookstore

amibookstore.us

بنیادی مسائل کے جوابات

مرتبہ: ظہیر احمد خان، انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری، لندن

سوال: ناروے سے ایک خاتون نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں دجّال، یاجوج ماجوج اور عیسیٰ بن مریمؑ کے بارے میں صحیح مسلم کی ایک حدیث کے حوالے سے لکھا ہے کہ اس میں ایک ترتیب بیان ہوئی ہے۔ پہلے دجّال کا ذکر ہے، پھر عیسیٰ بن مریمؑ کے ہاتھوں اس کا قتل اور اس کے بعد یاجوج ماجوج کا ظہور۔ ساتھ ہی دجّال اور یاجوج ماجوج کی علامات الگ الگ انداز میں بیان کی گئی ہیں۔ اس پر سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر دجّال کی علامات آج بھی دنیا میں موجود ہیں تو کیا اس کا مطلب ہے کہ یاجوج ماجوج ابھی تک ظاہر نہیں ہوئے؟ احمدی عقیدے کے مطابق دجّال اور یاجوج ماجوج ایک ہی فتنہ کے دو پہلو ہیں۔ اس پر غیر احمدی اعتراض کرتے ہیں کہ اگر امام مہدی اور مسیح موعودؑ آچکے اور وفات بھی پاچکے ہیں، جبکہ دجّال تو ابھی بھی موجود ہے اور یاجوج ماجوج کا ظہور ابھی تک نہیں ہوا، کیونکہ حدیث میں ایک ترتیب بیان ہوئی ہے۔ اسی وجہ سے مجھے اس بارے میں کنفیوژن ہے۔ اس کا کیا جواب ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مورخہ ۵/اپریل ۲۰۲۶ء میں اس بارے میں درج ذیل راہنمائی فرمائی۔ حضور نے فرمایا:

جواب: آپ کے سوالوں کے جواب میں سب سے پہلی بات تو آپ کو یہ مد نظر رکھنی چاہیے کہ دجّال کا ذکر قرآن کریم میں کہیں بیان نہیں ہوا، بلکہ اس کا ذکر صرف احادیث میں بیان ہوا ہے۔ اس کے مقابلہ پر یاجوج ماجوج کا ذکر قرآن کریم اور احادیث دونوں میں موجود ہے۔ اگر دجّال اور یاجوج ماجوج دو الگ الگ وجود ہیں تو پھر قرآن کریم نے دجّال کے ذکر کو کلیۃً نظر انداز کیوں کر دیا، جبکہ آنحضور ﷺ نے اسے سب سے بڑا فتنہ قرار دیا اور فرمایا ہے کہ ہر نبی نے اپنے متبعین کو اس سے ڈرایا ہے اور میں بھی تمہیں ڈراتا ہوں۔ (صحیح بخاری کتاب الجهاد و السیر بَاب كَيْفَ يُعْرَضُ الْإِسْلَامُ عَلَى الصَّبِيِّ) نیز فرمایا کہ جس نے سورۃ الکہف کی ابتدائی اور آخری دس آیات حفظ کیں اور ان کی تلاوت کی وہ دجّال کے فتنہ سے محفوظ ہو گیا۔
(سنن ابی داؤد کتاب الملاحم بَاب خُرُوجِ الدَّجَّالِ)

چنانچہ جب ہم سورۃ الکہف کی پہلی اور آخر آیات پر غور کرتے ہیں تو ان میں اللہ تعالیٰ کی توحید کا مضمون بیان ہوا ہے۔ ان لوگوں کو ڈرانے کا حکم ہے جنہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا بیٹا بنایا ہے، نیز اصحاب الکہف والرقیم کا ذکر کیا گیا ہے، اللہ تعالیٰ کے کبھی نہ ختم ہونے والے لامحدود کلمات کا ذکر ہے اور اس بات کہ نصیحت کی گئی ہے کہ تمہارا معبود بس ایک ہی معبود ہے۔ یہ سب علامتیں اور نشانیاں مسیحیوں کی ہی ہیں، اصحاب الکہف والرقیم عیسائیوں کا ہی ایک گروہ تھا اور عیسائیوں نے ہی خدا تعالیٰ کے ساتھ بیٹے کے عقیدے کو گھڑا ہے اور اللہ تعالیٰ کی توحید کے برعکس تثلیث کے عقیدے کو پیش کر کے دنیا کو گمراہ کیا ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ان علامات میں دجّال اور یاجوج اور ماجوج کے نکلنے کا ذکر ہے اور غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ درحقیقت یہ دونوں فتنے آپس میں ملتے جلتے ہیں اور ایک ہی فتنہ کی مختلف شاخیں ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم میں یاجوج و ماجوج کا تو ذکر آتا ہے لیکن دجّال کا ذکر نہیں آتا۔ حالانکہ رسول کریم ﷺ نے اس کی اہمیت زیادہ بیان فرمائی ہے۔ چنانچہ حدیث کے الفاظ یہ ہیں: ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ اِنِّیْ لَاُنْذِرُكُمُوْهُ وَمَامِنْ نَّبِیٍّ اِلَّا اَنْذَرَقَوْمَهٗ لَقَدْ اَنْذَرَ نُوْحٌ قَوْمَهٗ۔ (کنزالعمال جلد ۷ صفحہ ۱۹۵ بحوالہ ابو داؤد و ترمذی) یعنی دجّال کا ذکر کرتے ہوئے آپؐ نے فرمایا کہ کوئی نبی ایسا نہیں گذرا جس نے اپنی امت کو دجّال سے ہوشیار نہ کیا ہو۔ نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو اس سے ہوشیار کیا اور میں بھی اس کی خبر دیتا ہوں اور قوم کو ہوشیار رہنے کی تلقین کرتا ہوں۔

پس اتنے بڑے فتنے کا ذکر قرآن کریم میں نہ آنا اور یاجوج ماجوج کا ذکر آنا بتاتا ہے کہ درحقیقت یاجوج وماجوج اور دجّال کا فتنہ ایک ہی چیز کے دو نام ہیں یا ایک ہی فتنہ کی دو شاخیں ہیں۔ اس کی مزید تصدیق اس بات سے بھی ہوتی ہے کہ دجّال اور یاجوج و ماجوج کا ایک ہی زمانہ ہے۔ اور پھر یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ دونوں ساری دنیا پر غالب آجائیں گے یہ باتیں بتاتی ہیں کہ یہ دجّال اور یاجوج وماجوج کے فتنے کوئی الگ قسم کے فتنے یا الگ زمانوں کے فتنے نہیں ہیں۔ بلکہ ایک ہی فتنہ کے مختلف مظاہر ہیں۔ درحقیقت دجّال مذہبی پہلو سے اس فتنہ کا نام رکھا گیا ہے۔ دجّال کے معنے ہوتے ہیں ملمّع ساز، فریب کرنے والا۔ پس آخری زمانے کا فتنہ جس سے کہ بنواسرائیل کے انبیاء بھی ڈراتے رہے ہیں اس کے دو حصے ہونے تھے۔ ایک حصہ تو مذہبی عقائد اور مذہبی خیالات میں فساد پیدا کرنے کے متعلق تھا اور ایک حصہ سیاسی حالات اور سیاسی امن کو برباد کرنے کے متعلق تھا۔ جو مذہبی عقائد سے متعلق فتنہ تھا اس کے بھڑکانے والی روح کو دجّال کہا گیا ہے یعنی فریب اور دھوکا دینے والی ہستی۔ اور جو فتنہ کے سیاسی پہلوؤں کے ساتھ تعلق رکھنے والا تھا اس کے بھڑکانے والی ہستیوں کو یاجوج اور ماجوج کہا گیا ہے۔ یاجوج ماجوج کے الفاظ اجّ سے نکلے ہیں اور اَجَّتِ النَّارُ اَجِیْجًا کے معنے ہیں

تَلَهَّبَتْ۔ آگ بھڑک اٹھی اور جب اَجَّجْتَ النَّارَ کہیں تو معنے ہوں گے اَلْھَبْتَھَا فَالْتَھَبَتْ کہ آگ کو بھڑکا! تو وہ بھڑک اٹھی۔ (اقرب) پس لفظ اَجَّ کے معنے آگ بھڑکانے کے ہیں اور یاجوج و ماجوج کے الفاظ ایسی ہستیوں پر دلالت کرتے ہیں جو ایسی طاقت رکھیں گے کہ آتشین اسلحہ کے استعمال سے دنیا پر غلبہ پالیں گے۔ (تفسیر کبیر، جلد ۱۵ صفحات ۳۵۷، ۳۵۸۔ مطبوعہ یوکے ۲۰۲۳ء)

باقی جہاں تک مسیح موعود کی بعثت اور آپ کے ہاتھوں دجّال اور یاجوج ماجوج کے ہلاک ہونے کا تعلق ہے تو یہ بات بھی درست ہے۔ کیونکہ جس وقت اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو مسیح موعود و مہدی معہود کے طور پر آنحضرت ﷺ کے دین کی تجدید کے لیے مبعوث فرمایا تو اسلام کی حالت نہایت ناگفتہ بہ تھی، بڑے بڑے علماء اسلام کو چھوڑ کر عیسائیت قبول کر رہے تھے، ہر طرف سے اسلام پر حملوں کی بوچھاڑ تھی اور آنحضور ﷺ کی ذات اطہر پر طرح طرح کے بیہودہ اور دل خراش الزام لگائے جارہے تھے۔ ایسے وقت میں آپ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے اذن سے اسلام کے دفاع کا بیڑا اٹھایا اور چو طرفی قلمی جہاد کر کے دشمن اسلام جن میں عیسائی پادری اور آریہ سماج کے لوگ پیش پیش تھے، کو دندان شکن جواب دیا۔ اس قلمی جہاد کا سلسلہ آپؑ کی زندگی کے آخری سانسوں تک جاری رہا۔ آپؑ کے وصال کے بعد جیسا کہ سنت انبیاء ہے، اللہ تعالیٰ نے قدرت ثانیہ کے طور پر آپؑ کی خلافت کے سلسلہ کو جاری فرمایا، جس کی برکت سے آپؑ کا مشن آج بھی جاری ہے اور دنیا کے کونے کونے میں اسلام کے دفاع کی خدمت سرانجام دے رہا ہے۔ کیونکہ نبی کے بعد جو خلافت کا سلسلہ جاری ہوتا ہے، وہ بھی دراصل نبی ہی کا زمانہ ہوتا ہے۔ چنانچہ غزوہ خندق کے موقع پر خندق کھودتے وقت قیصر و کسریٰ اور یمن کے سرخ و سفید محلات کی چابیاں حضور ﷺ کو ملنے اور ان علاقوں کے حضور ﷺ کے لیے دروازے کھولے جانے کا جو کشفی نظارہ حضور ﷺ نے دیکھا تھا۔ (مسند احمد بن حنبل، مسند الکوفیین، حَدِیْثُ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ۔ جزء ۳۸ صفحہ ۱۳۳ حدیث نمبر ۱۷۹۴۶) وہ تمام پیشگوئیاں آپؐ کے وصال کے بعد آپؐ کے نقش پا پر جاری ہونے والی خلافت راشدہ کے عہد مبارک میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں پوری ہوئیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم اور آنحضور ﷺ کے ذریعہ آپ کے غلام صادق حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کے زمانے کے بارے میں اسلام کی شوکت کے قائم ہونے، اللہ تعالیٰ کی توحید ساری دنیا میں پھیلنے اور آنحضور ﷺ کے جھنڈے کے ساری دنیا میں لہرانے کے بارے میں جو وعدہ فرمائے ہیں، وہ وعدے اور بشارتیں اللہ تعالیٰ اپنے وقت پر انشاء اللہ ضرور پوری فرمائے گا۔ لیکن یاد رکھیں کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ملنے والی بشارتوں کو پورا ہوتے دیکھنے کے لیے موعودہ قوم جس سے ان بشارتوں کے وعدے ہوتے ہیں، کی بہت بڑی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے احکامات پر چلتے ہوئے اسی کے آگے جھکنے اور اس سے مدد مانگنے والی ہو، کیونکہ الٰہی تعلیمات کی نافرمانی اور خدا تعالیٰ کی حکم عدولی ان بشارتوں کو مؤخر کر دیا کرتی ہے جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں بنی اسرائیل کے ساتھ ہوا جب انہوں نے وقت کے نبی کی باتوں کا انکار کیا تو اللہ تعالیٰ نے چالیس سال تک اس قوم کو ان انعامات سے محروم کر دیا، جو ان کے لیے مقدر ہو چکے تھے۔ (المائدہ: ۲۱ تا ۲۷) اس لیے جماعت احمدیہ کے ہر فرد کی یہ بنیادی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی روحانی حالت کو بہتر کرے، دعاؤں کی طرف بھرپور توجہ دے اور اللہ تعالیٰ کا صحیح عابد بن کر ایک حقیقی احمدی کا کردار ادا کرے۔ تا کہ ہم اسلام کی شان و شوکت اور اللہ تعالیٰ کی توحید کو قائم ہوتا دیکھیں، آنحضرت ﷺ کا جھنڈا دنیا میں لہراتا دیکھیں اور یاجوج ماجوج اور دجّالی طاقتوں کو تباہ و برباد ہوتا دیکھیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔

باقی جہاں تک حدیث میں بیان ان امور کی ترتیب کا معاملہ ہے تو اس بارے میں پہلی بات تو یہ قابل غور ہے کہ اس ترتیب کے بارے میں کہیں یہ ثابت نہیں کہ جو ترتیب حدیث میں بیان ہوئی ہے، ان امور کا ظہور اسی ترتیب سے ہونا لازمی ہے۔ دوسری بات یہ کہ پیشگوئیوں کے معاملات اپنے اندر ایک پہلو اخفاء کا ضرور رکھتے ہیں جن کی حقیقت ان پیشگوئیوں کے پورا ہونے پر ہی کھلتی ہے، اس لیے حدیث میں بیان دجّال، یاجوج ماجوج اور مسیح موعود کی بعثت سے متعلق امور کو صرف ظاہر پر محمول کرنا درست نہیں، جبکہ خود احادیث میں دجّال کے بارے میں متضاد باتیں پائی جاتی ہیں۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ اس بات کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: دجّال کے متعلق احادیث میں خطرناک مشکلات تھے اور آج تک ان مشکلات کو کوئی حل نہیں کر سکتا۔ اوّل تو اس لیے کہ محدثین اور فقہانے احادیث متعلقہ اعمال پر بہت توجہ مبذول فرمائی۔ آمین بالجہر اور رفع یدین وغیرہ احادیث کی تحقیق کے لیے دیکھ لو کس قدر رسالے اور کتابیں موجود، مگر پیش گوئیوں کی احادیث کی تحقیق ایسی نہیں کی گئی۔ ان دجّال کے متعلق احادیث پر غور کرو اور صرف مشکوٰۃ کو دیکھو کیسا مشکل امر ان احادیث کا ہے۔ میں بطور نمونہ عرض کرتا ہوں ذرا آپ سوچو بلا تاویل صرف ظاہر اور صاف لفظوں میں کیا تطبیق ہو سکتی ہے۔ (اس کے بعد حضورؓ نے مشکوٰۃ کی مختلف احادیث کو درج فرمایا ہے، جن میں باہم تضاد پایا جاتا ہے) (اخبار بدر، نمبر ۲۹، جلد ۶، مورخہ ۱۸ جولائی ۱۹۰۷ء صفحات ۹، ۱۰)

پس جہاں ضرورت ہو گی ان امور کی تاویل کی جائے گی جو قرآن کریم، آنحضور ﷺ کی سنت اور مستند احادیث کے مطابق ہو۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کا اسی بات پر تعامل ہے۔

بنگلہ دیش میں ریاستہائے متحدہ امریکہ کے سفیر کا جماعت احمدیہ کے ہیڈکوارٹر کا دَورہ

مورخہ ۹؍اپریل ۲۰۲۶ء کو ریاستہائے متحدہ امریکہ کے بنگلہ دیش میں متعین سفیر برنٹ ٹی کرسٹینسن (Brent T. Christensen) نے جماعت احمدیہ بنگلہ دیش کے ہیڈکوارٹر دارالتبلیغ بخشی بازار، ڈھاکہ کا دورہ کیا۔ ان کے ہمراہ امریکی سفارت خانہ ڈھاکہ کے عہدیدار ہرمانسکی بارنرڈ بھی موجود تھے۔

مکرم عبد الاوّل خان چودھری صاحب امیر جماعت احمدیہ بنگلہ دیش نے معزز مہمانوں کا استقبال کیا۔ سفیر امریکہ صبح ۱۰ بجے بخشی بازار پہنچے اور انہوں نے مسجد کا دورہ کیا۔ اس کے بعد جماعت احمدیہ کی طرف سے ۷۶ زبانوں میں شائع شدہ تراجم قرآن مجید کی نمائش کا بھی دورہ کیا اور وزیٹر بک میں اپنے تاثرات درج کیے۔

بعد ازاں مرکزی لائبریری میں ایک نشست منعقد ہوئی جس میں نیشنل عاملہ کے بعض ارکان، مربیان سلسلہ اور معاشرے میں نمایاں خدمات سرانجام دینے والے احمدی احباب موجود تھے۔

اس موقع پر انہیں جماعت کی طرف سے شائع شدہ انگریزی کتب بطور تحفہ پیش کی گئیں جن میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطابات و مکتوبات پر مشتمل کتاب 'عالمی بحران اور امن کی راہ' حضرت محمد ظفر اللہ خانؓ کی کتاب 'Muhammad(saw): Seal of the Prophets' شامل تھیں۔

دورہ کے آخر پر تصاویر بھی لی گئیں۔

(رپورٹ: نوید الرحمٰن۔ نمائندہ الفضل انٹرنیشنل

الفضل ڈاٹ آرگ، 16 جولائی 2026ء)

جلسہ سالانہ برطانیہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بصیرت افروز افتتاحی خطاب کا خلاصہ

اللہ تعالیٰ نے فلاح وکامیابی کے لیے تقویٰ کو شرط قرار دیا ہے

اسلام کی تعلیم کی جڑ تقویٰ ہے، اگر تقویٰ ہے تو انسان اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی تعلیم پر عمل کر سکتا ہے

حضرت مسیح موعودؑ نے جلسے کے مقاصد کو بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم یہ جلسہ اس لیے منعقد کر رہے ہیں تا کہ ہمارے اندر اللہ تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور زہد اور تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیز گاری اور نرم دلی اور باہم محبت و مؤاخات میں ایک دوسرے کے لیے نمونہ بن جائیں۔ پس اسی مقصد کے لیے ان جلسوں کا انعقاد ہوتا ہے اور اسی مقصد کے لیے آج آپ لوگ یہاں جمع ہوئے ہیں۔

یہ بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہیے کہ اگر ہم اس مقصد کو پانے کے لیے اپنی پوری کوشش نہیں کریں گے تو ہمارا مسیح موعودؑ کی بیعت میں آنا بھی بے مقصد ہے اور ان جلسوں میں آنا بھی بے مقصد ہے۔

ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ اسلام کی تعلیم کی جڑ تقویٰ ہے، اگر تقویٰ ہے تو انسان اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی تعلیم پر عمل کر سکتا ہے ورنہ دین پر عمل کرنے کا ہمارا نعرہ صرف ایک نعرہ رہ جائے گا۔

حضرت مسیح موعودؑ نے اس بنیادی مقصد کو اپنے ایک شعر میں یوں بیان فرمایا ہے کہ

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے
اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے

یہ دوسرا مصرع اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو الہام فرمایا تھا۔ پس تقویٰ ہی اصل جڑ ہے۔ جب تک یہ ہم میں رہے گی ہم اپنے مقصد میں بھی کامیاب ہوتے رہیں گے۔ قرآن کریم اور شریعت پر کامل ایمان لانے کے لیے تقویٰ ضروری ہے، عبادات بجالانے کے لیے تقویٰ ضروری ہے، گھریلو معاملات میں حسنِ سلوک کرنے کے لیے تقویٰ ضروری ہے۔ **اسلام میں سب سے زیادہ معزز وہ شخص ہے جو متقی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ متقیوں کا دوست اور مددگار ہے۔ وہ متقی سے محبت کرتا ہے اور بہترین انجام متقیوں کا ہوگا۔** نبیؐ کی کامل اطاعت کے لیے بھی تقویٰ کو ضروری قرار دیا گیا ہے۔

ہم چاہے جتنے مرضی عہد کرتے رہیں، نعرے لگاتے رہیں کہ ہم جماعت سے وابستہ ہیں، حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت میں آگئے ہیں، ہم آنحضرت ﷺ پر کامل ایمان رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان و یقین رکھتے ہیں۔ لیکن اگر ہمارے اندر تقویٰ نہیں تو یہ نعرے صرف نعرے ہی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے فلاح وکامیابی کے لیے تقویٰ کو شرط قرار دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بے شمار مقامات پر تقویٰ کی اہمیت کو واضح فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ نصیحت فرمائی ہے کہ تم تقویٰ میں بڑھنے کی کوشش کرو۔ اگر تم تقویٰ میں آگے بڑھو گے تو ایمان میں اور قربِ الٰہی کے حصول میں بھی آگے بڑھو گے۔

اگر ہم نے کامیابیاں حاصل کرنی ہیں، اپنی اصلاح کرنی ہے، اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا ہے تو اس کے لیے ہمیں متقی بننا ہوگا۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے آغاز میں ہی فرمادیا ہے کہ یہ ایسی کتاب ہے کہ جس کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے میں کوئی شک نہیں ہے۔ متقیوں کے لیے ہدایت ہے۔

یعنی اللہ تعالیٰ نے واضح فرمادیا کہ تم اللہ تعالیٰ کی کتاب سے، اس کے پیغام سے، اس کی شریعت سے تب ہی فائدہ اٹھا سکتے ہو جب تمہارے اندر تقویٰ ہو۔

پس اس بات کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا چاہیے کہ تقویٰ کے بغیر اسلام میں انسان کا کوئی مقام نہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ قرآن شریف نے تو اپنے نزول کی علتِ غائی یہ قرار دی ہے کہ تقویٰ کی راہوں کو سکھائے۔

اللہ تعالیٰ نے ایک اَور موقع پر قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ مومنوں کے لیے تو اللہ تعالیٰ نے اس قرآن میں شفا اور رحمت رکھی ہے مگر ظالموں کو یہ صرف خسارے میں بڑھاتا ہے۔ جن میں تقویٰ نہیں انہیں قرآن کریم کوئی راہ نہیں دکھا سکے گا۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ **ہماری شریعت اور قرآن کریم میں یہی حکم ہے کہ غضِ بصر سے کام لو اور نظریں نیچی رکھو۔ اگر لوگ اس پر عمل کرنے لگ جائیں اور تقویٰ کی یہ حالت پیدا ہو جائے تو** انسان بہت سارے گناہوں سے بچ سکتا ہے۔

آج کل کے معاشرے میں یہی وہ گناہ ہیں جو دنیا کو تباہی کی طرف لے جا رہے ہیں۔ فرمایا عورتوں کے حسن کے قصّے مت سنو اور ان کاموں سے پرہیز کرو جن سے

تمہیں ٹھوکر لگ سکتی ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ نجات بغیر نبی کریم ﷺ پر ایمان لانے اور آپؐ کی ہدایات، نماز وغیرہ بجالانے کے نہیں مل سکتی۔

بعض لوگ یہ سوال کرتے ہیں کہ دوسرے مذاہب کے لوگ بھی دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ سچے ہیں۔ مگر **حقیقت یہ ہے کہ اسلام اور آنحضرت ﷺ کے علاوہ کسی بھی دوسرے مذہب کا یہ دعویٰ نہیں ہے کہ وہ تمام دنیا کے لیے آیا ہے۔**

انسان کا کام ہے کہ مانگنے سے رُکے نہیں اور خدا تعالیٰ کی محبت کے لیے اسی سے مانگتے چلے جانا چاہیے۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ اسی لیے خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ متقی وہ ہیں جو نماز کھڑی کرتے ہیں اور کھڑی وہی چیز کی جاتی ہے جو گرنے کے لیے مستعد ہو۔ انسانی کوششیں بغیر خدا تعالیٰ کے فضل کے بے کار ہیں۔ اس لیے اُس رحیم و کریم نے فرمایا کہ جہاں تک ممکن ہو وہ تقویٰ کی راہ سے نماز کی اقامت میں کوشش کریں۔ پھر اگر وہ میرے کلام پر ایمان لاتے ہیں تو مَیں انہیں ان کی کوشش اور سعی پر نہیں چھوڑوں گا بلکہ مَیں آپ ان کی دستگیری کروں گا۔ تب ان کی نماز ایک اَور رنگ پکڑ لے گی اور ایک اَور کیفیت اس میں پیدا ہو جائے گی جو ان کے خیال و گمان میں بھی نہ تھی۔ پھر ایسے ہی مالی عبادت بھی ہے۔ جس قدر انسان کر سکتا ہے وہ صرف یہ ہے کہ اپنے اموالِ مرغوبہ میں سے کچھ خدا کے لیے دے دے۔ اسی لیے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ وہ ہیں جو اس میں سے خرچ کرتے ہیں جو ہم نے انہیں دیا ہے۔ جو کچھ انسان کو ہر ایک قسم کی نعمت مثلاً اس کی جان اور صحت اور علم اور طاقت اور مال وغیرہ میں سے دیا گیا ہے اس کی نسبت انسان اپنی کوشش سے صرف مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ تک اپنا اخلاص ظاہر کر سکتا ہے اور اس بڑھ کر بشری قوتیں طاقت نہیں رکھتیں۔ یہ احساس کہ یہ میری چیز ہے یہ بھی ایک مرض ہے۔ اگر تم ہر چیز کو اللہ تعالیٰ کی چیز سمجھو گے تو یہ تقویٰ ہے۔ حضورؑ فرماتے ہیں کہ نماز کو خوب سنوار سنوار کر پڑھنا چاہیے کیونکہ نماز سب ترقیوں کی جڑ اور زینہ ہے۔ اس لیے کہا گیا ہے کہ نماز مومن کی معراج ہے۔

اس دین میں ہزاروں لاکھوں اولیاء اللہ، راستباز، ابدال اور قطب گزرے ہیں۔ انہوں نے یہ مدارج اور مراتب کیونکر حاصل کیے؟ اسی نماز کے ذریعے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ قرآن شریف کو سمجھنے اور اس کے موافق ہدایت پانے کے لیے تقویٰ ضروری ہے۔ پھر آپؑ نے ہمیں نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ جب تک انسان اپنے اخلاقِ ردیّہ کو نہیں چھوڑتا اس وقت تک وہ ان اخلاق کے مقابل پر جو اخلاقِ فاضلہ ہیں ان کو قبول نہیں کر سکتا کیونکہ دو ضدیں ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتیں۔ اصل چیز یہ ہے کہ انسان تقویٰ حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ آپؑ نے اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ متقی کو پیار کرتا ہے۔

خدا تعالیٰ کی عظمت کو یاد کر کے سخت ترساں رہو، اور یاد رکھو کہ سب اللہ کے بندے ہیں۔ کسی پر ظلم نہ کرو، نہ کسی کو حقارت سے دیکھو۔ جماعت میں اگر ایک آدمی گندا ہوتا ہے تو وہ سب کو گندا کر دیتا ہے۔

آپؑ فرماتے ہیں کہ **ہمیشہ دیکھنا چاہیے کہ ہم نے تقویٰ اور طہارت میں کہاں تک ترقی کی ہے۔ اس کا معیار قرآن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے متقی کے نشانوں میں ایک یہ بھی نشان رکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی کو مکروہاتِ دنیا سے آزاد کر کے اُس کے کاموں کا خود متکفل ہو جاتا ہے۔** جیسا کہ فرمایا جو شخص خدا تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ ہر ایک مصیبت میں اس کے لیے راستہ مَخلصی کا نکال دیتا ہے اور اس کے لیے ایسی روزی کے سامان پیدا کر دیتا ہے کہ اس کے گمان میں بھی نہیں ہوتا۔

فرمایا: یہ نہ سمجھو کہ اللہ تعالیٰ کمزور ہے، وہ بڑی طاقتوں والا ہے۔ جب اس پر کسی امر میں بھروسہ کرو گے تو وہ ضرور تمہاری مدد کرے گا۔ جو اللہ تعالیٰ پر توکل کرتا ہے تو وہ اُس کے لیے کافی ہو جاتا ہے۔

ایک جگہ آپؑ فرماتے ہیں: سب کو متوجہ ہو کر سننا چاہیے، پورے غور اور فکر کے ساتھ سنو، کیونکہ یہ معاملہ ایمان کا ہے۔ اس میں سستی و غفلت اور عدم توجہ بہت برے نتائج پیدا کرتی ہے۔ جو لوگ ایمان میں غفلت سے کام لیتے ہیں اور جب انہیں مخاطب کر کے کچھ بیان کیا جائے تو اس کو غور سے نہیں سنتے، تو انہیں بولنے والے کے بیان سے خواہ وہ کیسا ہی اعلیٰ درجے کا مفید اور مؤثر کیوں نہ ہو، کچھ بھی فائدہ نہیں ہوتا۔

پس ہمیں **جلسہ کرانے کا تب ہی فائدہ ہو سکتا ہے جب ہم اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے اور اپنے عہدِ بیعت کی تجدید کرنے کے لیے یہاں حاضر ہوں اور یہ عہد کریں کہ یہاں سے ہم نیکی اور تقویٰ پر عمل کرنے والے بن کر نکلیں گے۔**

آپؑ نے فرمایا کہ ہماری جماعت کے لیے خاص کر تقویٰ کی ضرورت ہے خصوصاً اس خیال سے بھی کہ وہ ایک ایسے شخص سے تعلق رکھتے ہیں اور اس کے سلسلۂ بیعت میں ہیں جس کا دعویٰ ماموریت کا ہے تا وہ لوگ خواہ کسی قسم کے بغضوں، کینوں یا شرکوں میں مبتلا تھے، یا کیسے ہی رُوبہ دنیا تھے، ان تمام آفات سے نجات پاویں۔

ان دنوں میں ذکرِ الٰہی پر بھی بہت زور دیں۔ اپنے لیے، جماعت کے لیے اور عالمِ اسلام کے لیے بہت دعا کریں۔ پوری دنیا کے لیے بھی بہت دعا کریں۔

اللہ تعالیٰ انہیں اپنی پہچان عطا کرے اور ہمیں بھی تبلیغ کے مقصد کو پورا کرنے اور تقویٰ پر چلتے ہوئے ان تک پیغام پہنچانے کی توفیق دے۔ (فرمودہ ۲۴ جولائی ۲۰۲۶، الفضل۔ 1 اگست 2026ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۲۶ کے موقع پر مستورات سے بصیرت افروز خطاب کا خلاصہ

تمہارا اصل مقصد یہ ہونا چاہیے کہ تم نے توحید کو قائم کرنا ہے

احمدی عورت کو ہر وقت یاد رکھنا چاہیے کہ وہ اسلام کو ماننے والی اور اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے والی ہے

فرمودہ ۲۵ جولائی ۲۰۲۶ء

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ اس جلسہ میں شامل ہوئی ہیں۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ احمدی عورتیں دین سے رغبت رکھنے والی اور چاہتی ہیں کہ دینی علم کو بڑھائیں اور خدا تعالیٰ کا قرب پانے کی کوشش کریں، اس کی رضا حاصل کریں، دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا جو عہد ہے اسے پورا کرنے والی بنیں۔

کل کی تقریر میں مَیں نے بتایا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسوں کے انقاد کا مقصد زہد و تقویٰ پیدا کرنا اور اخلاقی حالتوں کو اعلیٰ معیار تک پہنچانا بتایا ہے۔ ہمیں ان دنوں میں بلکہ مستقل اور مسلسل کوشش کرنی ہے اور اس بات پر نظر رکھنی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم سے کیا چاہتے ہیں؟ آپؑ کو اللہ نے تجدید دین کے لیے بھیجا ہے۔ پس یہ مقصد تبھی پورا ہو سکتا ہے جب ہم آپؑ کی بیعت میں آکر اپنی دینی حالت سنوارنے کے لیے آپؑ کی نصائح پر عمل کرنے والے بنیں گے۔

آپؑ نے فرمایا: تم ایسی قوم بنو جس کی نسبت آیا ہے فَاِنَّھُمْ قَوْمٌ لَا یَشْقٰی جَلِیْسُھُمْ کہ یعنی وہ ایسی قوم ہے کہ ان کا ہم جلیس ہونا بد بخت نہیں ہوتا۔ ان کے ساتھ بیٹھنے والا بد بخت نہیں ہوتا اور ان کے اخلاق اعلیٰ اخلاق ہوتے ہیں۔ یہ ایک بنیادی چیز ہے جسے ہمیں سمجھنا چاہیے اس کے لیے کوشش کرنی چاہیے۔ پس ہمیشہ یاد رکھیں کہ **ہمارا بنیادی مقصد خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنا ہے۔ یہ تبھی ہو سکتا ہے جب ہمارا فعل اور ہماری ہر بات اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے ہو اور ہم اس کی تعلیم پر عمل کرنے والے ہوں۔**

آپؑ نے فرمایا: میری باتوں کو پورے غور سے اور توجہ سے سنو کیونکہ مامور من اللہ کی باتوں کو غور سے سننا چاہیے اور جب تم انہیں غور سے سنو گے تبھی اس مقصد کو حاصل کر سکو گے جو بیعت میں آنے اور مامور کے ساتھ اپنے آپ کو منسلک کرنے کا مقصد ہے۔ پس یہ بات ہمیشہ یاد رکھو کہ تم نے ہر بات کو غور سے سننا ہے اور اس کو فکر سے سننا ہے کیونکہ یہ ایمان کا معاملہ ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں: جب لوگ ایمان میں غفلت سے کام لیتے ہیں اور جب ان کو مخاطب کر کے کچھ بیان کیا جائے تو غور سے اس کو

نہیں سمجھتے تو پھر یاد رکھیں کہ ان کو بولنے والے کے بیان سے خواہ وہ کیسا ہی اعلیٰ درجے کا اور موثر کیوں نہ ہو، کچھ فائدہ نہیں۔

لوگ بعض دفعہ لوگوں کے بہکانے میں آجاتے ہیں ان کی باتوں میں آجاتے ہیں اور پھر جماعت پر اعتراض بھی شروع ہو جاتا ہے۔ بعض دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اعتراض شروع ہو جاتا ہے تو

آپ لوگوں نے اپنے علم کو بڑھانا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ السلام کی باتوں کو غور سے سننا ہے تبھی ہم اپنی روحانی اور عملی حالتوں کو درست کر سکتے ہیں۔ اگر ہم صرف بیعت کر کے بیٹھ جائیں اور اپنا دینی علم نہ بڑھائیں تو ہم کوئی کامیابی حاصل نہیں کر سکتے۔

آپؑ نے فرمایا: **خدا تعالیٰ نے اس سلسلے کو کشف حقائق کے لیے قائم کیا۔** یعنی حقائق کو واضح کرنے کے لیے، ظاہر کرنے کے لیے اور حقیقتوں کو کھولنے کے لیے قائم کیا ہے۔ اس لیے میں چاہتا ہوں کہ عملی سچائی کے ذریعے اسلام کی خوبی دنیا پر ظاہر ہو صرف باتیں نہ ہوں۔ اسلام پر اعتراض کرنے والے بہت سی باتیں کرتے ہیں اور عورتوں کو بھی اس سے واسطہ پڑتا ہے۔

اگر قرآن کریم کو غور سے پڑھتے ہیں تو سارے سوالوں کے جواب مل جائیں گے۔ اس کے علاوہ آج کل تو ہماری تفاسیر بھی ہیں۔ ان سے بھی بہت سارے فوائد حاصل ہو سکتے ہیں۔

آپؑ نے فرمایا کہ یاد رکھو کہ قرآن شریف نے پہلی کتابوں اور نبیوں پر بھی احسان کیا جو ان کے حالات بیان کیے اور اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کو ایک ایسا علمی رنگ دیا ہے جو ہر دلیل سے پُر ہے۔

قرآن کریم کی تعلیم ایسی وسیع تعلیم ہے کہ اس کے مقابلے میں کوئی ٹھہر نہیں سکتا لیکن شرط یہ ہے کہ صرف قرآن کریم کی تلاوت نہ کی جائے بلکہ اس کا ترجمہ بھی پڑھا جائے اور اس کی تفسیر پڑھنے کی طرف بھی توجہ کی جائے۔

آپؑ نے فرمایا ہے کہ قرآن کریم تو ایک زندہ اور روشن کتاب ہے۔ اس لیے ہمیں کسی مخالف کی مخالفت کی پرواہ نہیں ہے ہمیں بغیر کسی خوف اور ہچکچاہٹ کے یہ ثابت کرنا چاہیے کہ ہماری تعلیم سب سے اعلیٰ تعلیم ہے۔ آج کل مغربی معاشرے میں رہ کر جوانی میں قدم رکھنے والی بہت سی بچیاں سوال کرتی ہیں کہ قرآن کریم پر یہ یہ اعتراض کیے جاتے ہیں۔ **اگر خود بھی قرآن پڑھنے کی طرف توجہ ہو تو ان کو خود بھی جواب دے سکتی ہیں۔**

اس کے بغیر عملی زندگی میں کوئی روشنی پیدا نہیں ہو سکتی۔ آپؑ نے فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ عملی سچائی کے ذریعے اسلام کی خوبی دنیا پر ظاہر ہو۔ قرآن کریم نے جو ہمیں تعلیم دی ہے اس کو اپنے عمل میں ڈھالیں اور اس کو سچا ثابت کریں۔

صرف قصّے سمجھ کر نہ پڑھو بلکہ تعلیم سمجھ کر پڑھو اور اس پر غور کرو۔ عورتوں کو بھی اس زمانے میں تبلیغ کے لیے اسی طرح کوشش کرنی چاہیے جیسی مردوں کو کرنی چاہیے۔ یہی آجکل کا جہاد ہے۔

گذشتہ زمانے میں ہم حضرت عائشہؓ کی مثال دیتے ہیں۔ لوگ ان سے علم حاصل کرنے کے لیے آتے تھے۔ بہت ساری قرآنی آیات کی تفسیر، ان کی وضاحت اور بہت ساری احادیث کی تفصیل صحابہؓ نے ان سے سیکھی ہے۔ پس **عورتوں کو چاہیے کہ اپنے علم میں اضافہ کریں اور صرف یہ نہ دیکھیں کہ ہر جواب مردوں کی طرف سے ملے گا بلکہ خود ان کو علم و عرفان میں اتنی ترقی کرنی چاہیے کہ وہ روحانی باتوں میں مردوں سے آگے نکلنے والی ہوں نہ یہ کہ صرف برابر ہوں۔**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ایسا پیارا جملہ ہے کہ اگر یہی جملہ، یہی کلمہ یہودیوں اور عیسائیوں کو دیا جاتا تو وہ دین سے نہ بگڑتے۔ اگر تم نے دین پر قائم رہنا ہے تو پھر یاد رکھو کہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پر غور کرو اور اسے سمجھو۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ تم لوگ جنہوں نے میرے ساتھ تعلق پیدا کیا ہے صرف اس بات پر مغرور نہ ہو جاؤ کہ ہمیں انکار کرنے والوں کی نسبت سعادت مل گئی۔ **سچ بات یہ ہے کہ تم اس چشمے کے قریب پہنچے ہو جو پانی کا چشمہ ہے۔** لیکن پانی پینا باقی ہے۔ پس پانی پینے کے لیے بھی خدا کا فضل اور کرم چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے توفیق ملے تبھی یہ ہوتا ہے۔ پس **تم اللہ تعالیٰ سے توفیق چاہو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں سیر اب ہو کر پانی پینے کی توفیق دے، پانی پی کر سیر ہو جاؤ، اپنے علم کو بڑھاؤ، اپنی روحانیت کو بڑھاؤ۔**

آج کل سوشل میڈیا ہے، بہت سارا پرنٹ میڈیا ہے۔ دین سے ہٹانے کے لیے اور شیطان کی طرف لے جانے کے لیے دوسری بے شمار ایسی چیزیں نکل آئی ہیں کہ جن کا پہلے تصور نہیں تھا۔ ایسے حالات میں ہمیں چاہیے کہ ہم پہلے سے بڑھ کر خدا تعالیٰ کا قرب پانے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو تربیت کے لیے بھیجا ہے۔ پس ہمیں چاہیے کہ ان کی باتیں سنیں اور پڑھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ **تمہارا اصل مقصد یہ ہونا چاہیے کہ تم نے توحید کو قائم کرنا ہے** اور اس کو قائم کرنے کے لیے تمہاری پوری کوشش ہونی چاہیے کہ تمہارے دل میں خدا تعالیٰ کی محبت پیدا ہو اور اس کا اقرار صرف زبانی اقرار نہ ہو بلکہ اس کے لیے عملی تصدیق لازمی ہے۔ اور اس کے لیے ضروری ہے کہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے در پر گرے رہو۔ اپنی عبادتوں کے معیار بلند کرو۔ عبادتوں کے معیار اونچے کرنے سے مراد ہے کہ ہر جو دنیاوی رشتہ ہے اس سے بڑھ کر تمہیں اللہ تعالیٰ کی محبت عزیز ہو

اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا سب سے مقدم ہو جائے۔ جیسا کہ فرمایا فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ تم یہ حالت پیدا کرو گے تو پھر اللہ تعالیٰ تمہاری راہنمائی بھی کرے گا اور مشکلات سے نجات بھی دے گا۔ تمہاری دعاؤں کو بھی سنے گا ، تمہارے گھریلو مسائل بھی حل کرے گا اور تمہارے بچوں کی تربیت کی طرف سے جو تمہیں پریشانیاں ہیں ان کو بھی دور کر دے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کو راضی کرنے کے لیے عملی قدم اٹھانا پڑے گا اور اگر کوئی غلطیاں ماضی میں ہوئی ہیں تو ان سے سچی توبہ کرنی پڑے گی اور سچائی اور وفاداری سے خدا کو راضی کرنا پڑے گا اور جب یہ ہو گا تب ہی تم حقِ بیعت ادا کرنے والے ہو گے، تبھی تم نے جو عہد بیعت باندھا تھا اس کو پورا کر کے اللہ تعالیٰ کے انعام کے مستحق ہو گے۔ اللہ تعالیٰ کے انعامات اسی وقت ہوں گے جب تمہاری طرف سے مکمل طور پر اس کے حکموں کی پیروی بھی ہو گی۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ **انسان کے لیے ضروری ہے کہ وہ متقی ہو کیونکہ متقی ہی اللہ تعالیٰ کے نزدیک معزز اور مکرم ہے۔**

آپؑ نے فرمایا کہ **ہماری جماعت کو یہ نصیحت ہمیشہ یاد رکھنی چاہیے، اس میں مرد بھی شامل ہیں اور اس میں عورتیں بھی شامل ہیں یہ نہیں لکھا کہ یہ نصیحت صرف مردوں کے لیے ہے کہ وہ اس امر کو ہمیشہ سامنے رکھیں۔ آپؑ نے فرمایا کہ اگر اس سلسلے میں داخل ہوئے ہو تو ایک نئی زندگی بسر کرنے والے انسان بن جاؤ۔**

اگر اس کے بعد ہماری عملی زندگی میں کوئی تبدیلیاں پیدا نہیں ہوئیں ہماری روحانی حالت، علمی حالت اور اخلاقی حالت میں بہتری پیدا نہیں ہوئی، اگر ہم اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا نہیں کر رہے اور لوگوں سے ہمارا حسن سلوک اچھا نہیں ہے، ہمارے اخلاق ایسے نہیں ہیں کہ لوگ ہم سے خوش ہوں بلکہ خوش ہونے کے بجائے یہ ہو کہ لوگ ہم سے نالاں ہوں اور ہم سے خوف زدہ ہوں تو پھر ایسی بیعت کا بھی کوئی فائدہ نہیں۔

دنیاوی علم کا حاصل کرنا ایک ضروری چیز ہے، یہ بھی اللہ تعالیٰ کی دین ہے۔ لیکن ایسا علم جو تمہیں خدا تعالیٰ سے دور کرنے والا ہو اس کو ہم نے حاصل نہیں کرنا، اس کے پیچھے نہیں چلنا، ایسے اعمال جو خدا تعالیٰ سے دور کرنے والے ہوں ان کے پیچھے ہم نے نہیں چلنا، ایسی سوسائٹی جو ہمیں خدا تعالیٰ سے دور لے جانے والی ہو اس میں ہم نے نہیں بیٹھنا۔ پس یہ ہماری سوچ ہونی چاہیے۔

اللہ تعالیٰ اپنے حقیقی بندوں کو ایسے وقتوں میں جب تکلیفیں ہوتی ہیں، بچا لیتا ہے اور دنیا حیران رہ جاتی ہے۔ آپؑ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مثال دی ہے کہ دشمن کے آگ میں ڈالنے کے باوجود اللہ تعالیٰ نے ان کو آگ سے نکال لیا۔ حضرت نوحؑ کو اپنے ساتھیوں کے ساتھ کشتی کے ذریعہ طوفان سے بچا لیا۔

اللہ تعالیٰ نے مثالیں اس لیے دی ہیں تا کہ تمہیں سمجھ آئے کہ یہ صرف پرانے قصے نہیں بلکہ آج بھی خدا تعالیٰ زندہ ہے، آج بھی وہ اپنے نمونے دکھا سکتا ہے۔

آج بھی اگر تم اس کے ساتھ صحیح تعلق رکھو اور اس کا حق ادا کرنے والے ہو، اس کی تعلیم کے مطابق عمل کرنے والے ہو اور حقوق العباد ادا کرنے والے ہو تو اللہ تعالیٰ تمہیں اب بھی اپنی قدرت کے نظارے دکھائے گا۔

آپؑ نے فرمایا: اگر تم توبہ کرو اور اپنے دلوں کو پاک صاف رکھو تو تبھی تم اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے والے بنو گے، تبھی تم مصیبتوں سے نجات پانے والے بنو گے۔ یہ نہیں ہے کہ جب مصیبت کا وقت آ جائے تو پھر تم دعا کرو۔ بہت سارے لوگ مجھے بھی لکھتے ہیں کہ ہم نے دعائیں کی۔ لیکن قبول نہیں ہوئیں۔ آپؑ نے فرمایا کہ

مصیبت کے وقت جو دعائیں کرو گے، اللہ تعالیٰ کی مرضی ہے انہیں سن لے یا نہ سنے۔ لیکن مصیبت آنے سے پہلے دعائیں کرو اور اللہ تعالیٰ سے صحیح تعلق پیدا کرو، تبھی تم کامیاب ہو گے۔ تمہاری دعائیں جو تم نے عام اور اچھے حالات میں کی ہوں گی وہ تمہیں مصیبت سے بچانے والی ہوں گی۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ میں گزشتہ کئی سال سے بیان کرتا رہا ہوں کہ عورتوں کے اسلام میں کیا کیا حقوق ہیں۔ یہ حقوق تو آپ کے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے دیے لیکن کچھ فرائض بھی ہیں جن کو آج بیان کر رہا ہوں۔ یہ فرائض آپ کریں گی تبھی آپ کے حق قائم ہوں گے۔ پس اس طرف بھی توجہ دیں۔

پھر آپؑ نے دعاؤں کی نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ **دعائیں کرو، اپنے سجدوں میں دعائیں کرو۔ اپنے رکوع میں دعائیں کرو۔ عام حالات میں بھی اور مشکل حالات میں بھی دعا کرو** اور ہمیشہ یہ دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ تُو بے نیاز ہے اور ہمیں پتا نہیں کہ کب کون سی مصیبت آنے والی ہے، اس لیے اے اللہ! ہمیں ہر مشکل سے بچا کر رکھ اور ہمیشہ اپنی پناہ میں رکھ۔ جب یہ ہو گا تو پھر تم دیکھو گے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ تمہارے سارے کام سنوارتا چلا جائے گا کیونکہ تم اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر یہ کام کر رہے ہو

اسی طرح **اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے کے ساتھ ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ اپنے اخلاق کو بھی درست کرو۔ زبان کو قابو میں رکھو۔ ہر شخص سے نرمی اور خوش اخلاقی سے پیش آؤ اور سخت زبانی کرنے والے سے بھی نرمی کا سلوک رکھو۔ لڑائی جھگڑوں سے پرہیز کرو۔ تکبر سے پرہیز کرو۔**

یہ چیزیں ایسی ہیں کہ جب تم ایسا کرو گے تو خدا تعالیٰ ان کے بدلے میں تمہیں بھی اپنے قرب سے نوازے گا۔ آج کل کے معاشرے میں تمہارے گھروں میں بھی،

بہوؤں اور ساسوں میں بھی اور دوسرے رشتوں میں بھی یہی باتیں ہوتی ہیں کہ ایک دوسرے سے ذرا سا شکوہ پیدا ہو جائے تو پھر سخت الفاظ کہے جاتے ہیں یا کسی طرح تنگ کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ آپؑ نے فرمایا کہ اگر ایسی حالت ہے تو یہ ایک مومن کا شیوہ نہیں ہے، اس سے تو پھر اللہ تعالیٰ کا قرب نہیں حاصل ہو سکتا۔ اس سے تم بیعت کا حق ادا نہیں کر سکتی۔ آپؑ نے فرمایا کہ جو لوگ کمزور ہیں، جو لوگ اعمال میں سست ہیں، جن میں اخلاقی کمزوریاں ہیں یا عملی کمزوریاں ہیں، ان سے بھی تمہارا حسنِ سلوک ہونا چاہیے، ان کی تربیت کی طرف تمہاری توجہ ہونی چاہیے۔ اور جب تم ایسا کرو گے تو پھر تم اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے والے بنو گے۔

فرمایا کہ ہماری جماعت اگر عملی نمونہ نہیں دکھاتی تو اپنے عمل سے میری عدم ضرورت ثابت کرتے ہو۔ پھر بیعت کرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ آپؑ نے فرمایا کہ

اگر ایک حقیقی احمدی بننا ہے اور اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کا قرب پانے والا بنانا ہے تو پھر اپنی عبادتوں کے معیار اچھے کرنے پڑیں گے۔ اپنے اخلاق کے معیار بھی اچھے کرنے پڑیں گے اور اپنی عملی حالتوں کو بھی درست کرنا پڑے گا۔

فرمایا: ہماری زندگی عام دنیادار کی زندگی نہیں ہونی چاہیے۔ نِرا زبان سے یہ کہہ دینا کہ میں بیعت میں داخل ہو گیا ہوں اور عمل نہ ہو اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ **حقیقی مسلمان تو وہی ہے جس کا قول اور فعل سب برابر ہوں۔** یعنی ہم صرف یہ دیکھ کر متاثر نہ ہو جائیں کہ دنیادار ایسا کرتے ہیں بلکہ ہمارے مقاصد بہت اونچے ہیں۔ ہم نے دنیاداروں کی اصلاح کرنی ہے، ان کی تربیت کرنی ہے، ان کو صحیح راستے پر چلانا ہے۔ آج کل دنیا میں مذہب سے دوری پیدا ہو رہی ہے۔ ہم نے اپنی دعاؤں اور عمل سے دنیا کو بتانا ہے کہ حقیقت کیا ہے یہی کہ خدا کی طرف آؤ اسی میں تمہاری بقا ہے۔

آپؑ نے فرمایا کہ **تم جو میرے ساتھ تعلق پیدا کرتے ہو تو میری اغراض اور مقاصد کو پورا کرو اور وہ یہی ہیں کہ خدا تعالیٰ کے حضور اپنا اخلاص اور وفاداری دکھاؤ اور قرآن شریف کی تعلیم پر اسی طرح عمل کرو جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کر کے دکھایا اور صحابہؓ نے کیا۔**

قرآن شریف کے صحیح منشا کو معلوم کرو اور اس پر عمل کرو۔ خدا تعالیٰ کے حضور اتنی بات کافی نہیں ہو سکتی کہ زبان سے اقرار کر لیا اور عمل میں کوئی روشنی اور سرگرمی نہ پائی جاوے۔ یاد رکھو کہ وہ جماعت جو خدا تعالیٰ قائم کرنا چاہتا ہے وہ عمل کے بدوں زندہ نہیں رہ سکتی۔ یہ وہ عظیم الشان جماعت ہے جس کی تیاری حضرت آدمؑ کے وقت سے شروع ہوئی۔ کوئی نبی دنیا میں نہیں آیا جس نے اس دعوت کی خبر نہ دی ہو۔ اس کی قدر کرو اور اس کی قدر یہی ہے کہ اپنے عمل سے ثابت کر کے دکھاؤ کہ اہل حق کا گروہ تم ہی ہو۔ چاہے وہ عورت ہے یا مرد ہے، بچہ ہے یا جوان ہے یا بوڑھا ہے، ہم میں سے ہر ایک کو یہ کوشش کرنی ہوگی کہ ہم اپنے عمل سے دین کی حقیقی تعلیم پر عمل کریں۔ ہم نے خدا تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنا ہے۔ خدا تعالیٰ کی محبت دلوں میں پیدا کرنی ہے اور اپنے اخلاق کو بلند کرنا ہے اور جب یہ ہوگا تبھی ہم حقیقت میں جماعت میں شامل ہونے کا حق ادا کرنے والے ہوں گے۔ پس **آج آپ لوگوں نے عہد کرنا ہے کہ ہم نے حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کا حق ادا کرنے کی طرف توجہ کرنی ہے۔ اپنے آپ کو عہدِ بیعت کو پورا کرنے کا فہم و ادراک رکھنے والا بنانا ہے۔**

جوں جوں ہم زمانۂ نبوت سے دور جا رہے ہیں کمزوریاں بھی بڑھتی جا رہی ہیں اور ان کمزوریوں کو دور کرنے اور خود بھی **اللہ تعالیٰ کے قریب رہنے کا صرف ایک ہی ذریعہ ہے کہ ہم اپنی عبادتوں کے معیار بڑھائیں اور اپنے علمی معیار بھی بڑھائیں** تاکہ اپنے بچوں اور نسلوں کے سوالوں کے جواب بھی دے سکیں اور تبلیغ کے میدان میں بھی اپنا کردار ادا کر سکیں۔

عورتوں کے حقوق کو اسلام کے علاوہ کسی اَور مذہب اور حکومت نے اتنا تفصیل سے بیان نہیں کیا۔ اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق نے تو ہمیں یہ کھول کر بیان کر دیا ہے کہ عورت پر کیا حقوق ہیں اور آپؑ نے کھول کر بیان کر دیا ہے کہ عورت کو اسلام نے کیا مقام دیا ہے۔ پس **احمدی عورت کو ہر وقت یاد رکھنا چاہیے کہ وہ اسلام کو ماننے والی اور اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے والی ہے اور حقیقی اسلام کی خادمہ ہے۔ اس لیے اسے اللہ تعالیٰ سے اپنا تعلق بڑھانے کی بھرپور کوشش کرنی چاہیے۔**

تبلیغ کے میدان میں بھی آپ نے آگے بڑھنا ہے اور اپنی نسلوں کو بھی آگے بڑھانا ہے تاکہ اسلام کی خوبصورت تعلیم کو اس دنیا کے کونے کونے میں پھیلانے کے لیے ہم صحیح کردار ادا کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

خطاب کے بعد حضور انور نے دعا کروائی۔

آخر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس وقت جلسہ گاہ میں مستورات کی کُل تعداد ۱۹ ہزار ۶۹۵ ہے۔ (الفضل ڈاٹ آرگ، 1 اگست 2026ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جلسہ سالانہ برطانیہ کے دوسرے روز بعد دوپہر کے اجلاس سے خطاب کا خلاصہ

۲۰۲۵ء-۲۰۲۶ء میں جماعت احمدیہ پر نازل ہونے والے اللہ تعالیٰ کے بے انتہا افضال میں سے بعض کا ایمان افروز تذکرہ

اے نادان قوم! یہ سلسلہ آسمان سے قائم ہوا ہے تم خدا سے مت لڑو تم اس کو نابود نہیں کرسکتے (حضرت مسیح موعودؑ)

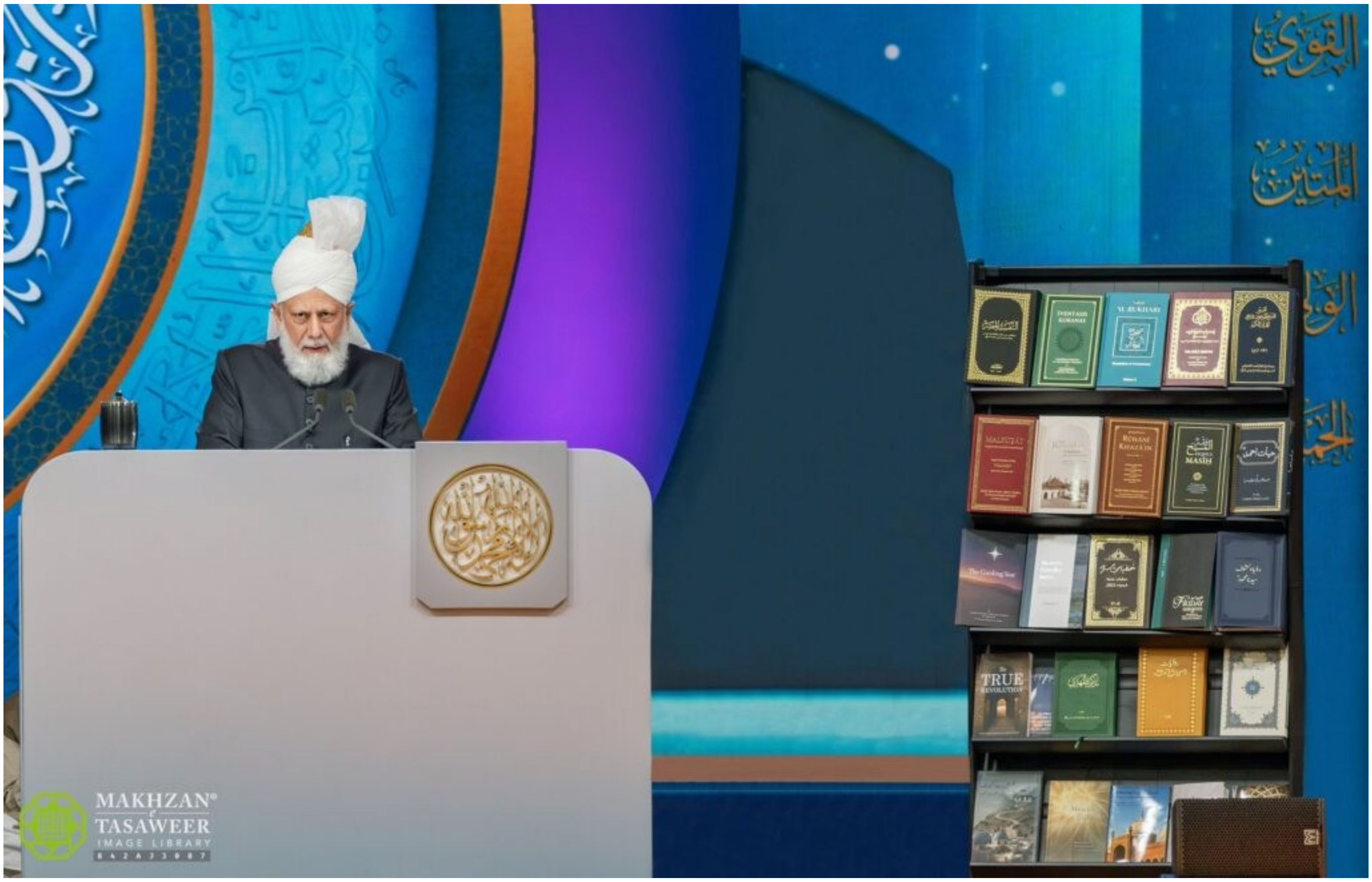

اس وقت مَیں دورانِ سال جو اللہ تعالیٰ کے فضل جماعت احمدیہ پر ہوئے ہیں اُن کا مختصر خاکہ پیش کروں گا۔

نئی جماعتوں کا قیام: اس سال دنیا بھر میں پاکستان کے علاوہ جو نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں اُن کی تعداد ۳۹۸؍ ہے۔ ان نئی جماعتوں کے علاوہ ۸۱۱؍ نئے مقامات پر پہلی بار احمدیت کا پودا لگا ہے۔ بینن میں اس سال ۸۶؍ نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں، دوسرے نمبر پر کونگو برازاویل پھر لائبیریا اور اس طرح باقی ممالک ہیں۔

نئی مساجد کا قیام: اسی طرح دورانِ سال جو مساجد تعمیر ہوئی ہیں یا جماعت کو یہ مساجد عطا ہوئی ہیں اُن کی مجموعی تعداد ۱۷۲؍ ہے۔ جن میں سے ۱۳۳؍ نئی مساجد تعمیر ہوئی ہیں اور ۳۹؍ بنی بنائی جماعت کو ملی ہیں۔

مشن ہاؤسز اور تبلیغی مراکز میں اضافہ: اللہ تعالیٰ کے فضل سے دورانِ سال ۴۱؍ ممالک میں ۱۲۷؍ مشن ہاؤسز کا اضافہ ہوا ہے۔ اس میں پہلے نمبر پر کینیا ہے، پھر گھانا اور انڈونیشیا دوسرے نمبر پر ہیں۔ تیسرے نمبر پر نائیجر ہے۔ وقارِ عمل کے ذریعے کام کرنے کی وجہ سے اس سال جماعت کو تین ملین امریکی ڈالرز کی مالی بچت ہوئی ہے۔

وکالتِ اشاعت طباعت: وکالتِ اشاعت کی رپورٹ کے مطابق اس سال ۷۳؍ زبانوں میں ۳۵۳؍ مختلف کُتب، پمفلٹ، فولڈرز وغیرہ ۱۶؍ لاکھ ۸۹؍ ہزار سے زائد کی تعداد میں طبع ہوئے ہیں۔

قرآن کریم کی تفاسیر میں حضرت مسیح موعودؑ کی تفسیر جو پہلے اردو میں ۸؍ جلدوں

میں شائع ہوئی تھی، اس کا مکمل عربی ترجمہ پہلی مرتبہ شائع کیا گیا ہے۔ اسی طرح انگریزی تفسیر فائیو والیم کمنٹری بھی شائع ہوئی ہے، اس کی پہلی جلد کا عربی ترجمہ ری پرنٹ ہوا ہے۔

احادیث میں حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی شرح صحیح بخاری کی پہلی جلد کا انگریزی ترجمہ دوبارہ شائع ہوا ہے۔ جلد دوم کا انگریزی ترجمہ پہلی مرتبہ شائع ہوا ہے۔ یہ علم کا بہت بڑا خزانہ ہے۔ احباب کو اس سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔

حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کے تراجم میں ۴۵؍کُتب کے ۱۸؍زبانوں میں ترجمے ہوئے ہیں۔ حضرت مصلح موعودؓ کی ۱۱؍کتب ۶؍زبانوں میں شائع ہوئی ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی کتاب ”تعمیر بیت اللہ کے ۲۳ عظیم الشان مقاصد“ کا عربی ترجمہ پہلی بار شائع ہوا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی کتاب Christianity—A Journey from Facts to Fiction کا بلغارین اور An Elementary Study of Islam کا ڈینش زبان میں پہلی بار ترجمہ شائع ہوا ہے۔

اسی طرح مختلف وقتوں میں جو مَیں سوالوں کے جواب دیتا رہا ہوں انہیں بھی کتابی صورت میں شائع کیا گیا ہے، اور انگریزی زبان میں بھی۔ اسی طرح بعض دوسرے لیکچرز جو ہیں ان کو بھی مختلف زبانوں بشمول فرانسیسی، عربی، جرمن، انڈونیشین وغیرہ میں شائع کیا گیا ہے۔

نظارت نشرو اشاعت قادیان: نظارت نشرو اشاعت قادیان نے بھارت کی مقامی ۱۴؍زبانوں میں اب تک قرآن کریم کا ترجمہ شائع کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے قادیان سے اس دفعہ ایک قرآن کریم کا فونٹ توحید نستعلیق تیار کیا گیا ہے، یہ پہلا نستعلیق فونٹ ہے جو جماعت احمدیہ کی طرف سے تیار کیا گیا ہے۔ تفسیرِ صغیر کا عربی متن خطِ منظور فونٹ میں، اردو متن اس نئے فونٹ میں تیار ہو چکا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کے بھارت کی علاقائی زبانوں میں بھی تراجم ہوئے ہیں۔

وکالتِ تصنیف یوکے: وکالت تصنیف یوکے نے ایک نئی زبان لیتھوینین میں قرآن کریم کا ترجمہ طبع کیا ہے۔ اب جماعت احمدیہ کی طرف سے مختلف زبانوں میں مطبوعہ تراجم قرآن کریم کی تعداد ۷۹؍ہو گئی ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کی کتب نجم الہدیٰ، خطبہ الہامیہ، کرامات الصادقین اور ملفوظات جلد پنجم کے انگریزی تراجم طبع ہوئے ہیں۔ براہینِ احمدیہ چار حصص کا انگریزی ترجمہ ایک جلد میں طبع ہوا ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ کی کتب انقلابِ حقیقی، مطالبات تحریکِ جدید، عرفانِ الٰہی اور واقعات خلافتِ علوی کے انگریزی تراجم شائع ہوئے ہیں۔

جماعتوں میں ریجنل اور مرکزی لائبریریز کا قیام: دنیا کے ۱۰۸؍ممالک میں اب تک ۴۳۲؍لائبریریاں قائم ہو چکی ہیں۔

وکالتِ اشاعت ترسیل: دنیا بھر کی ۲۲؍زبانوں میں ۱۱۶؍رسائل و جرائد و اخبارات شائع ہو رہے ہیں۔

نمائشوں کا انعقاد: دنیا بھر میں ۳۶۸۸؍نمائشوں کے ذریعے ۱۰؍لاکھ ۷ہزار سے زائد افراد تک اسلام احمدیت کا پیغام پہنچا ہے۔

رقیم پریس: رقیم پریس کے ذریعے شائع ہونے والی کتب کی تعداد ایک لاکھ ستاون ہزار دو سو چالیس ہے۔ رقیم پریس اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں کافی کام کر رہا ہے۔ افریقہ کے سات ممالک میں ہمارے پریس ہیں جہاں سات لاکھ ساٹھ ہزار کُتب، اور ۸۲؍لاکھ سے زائد اخبارات، رسائل و جرائد، اور تبلیغی و تربیتی لٹریچر شائع ہوا ہے۔

وکالتِ تعمیل و تنفیذ بھارت کی رپورٹ کے مطابق مکان حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے احاطہ میں ہستی باری تعالیٰ کے موضوع پر نمائش ”المجیب“ تیار کی گئی ہے۔ قادیان میں مرکزی ریسرچ سیل بورڈ کا قیام عمل میں آیا ہے۔

عربی ڈیسک کے تحت اب تک شائع ہونے والی کتب کی تعداد ۲۰۰؍ہو چکی ہے۔ ان میں روحانی خزائن کی جملہ اردو کُتب، ملفوظات کا مکمل سیٹ، حضرت مصلح موعودؓ کی تفسیر کبیر کی دس جلدوں کا سیٹ اور دیگر ۳۴؍کتب کے تراجم شامل ہیں۔ دورانِ سال مجموعہ اشتہارات کی تینوں جلدیں اور دعوت الامیر کا عربی ترجمہ اور بعض دیگر تراجم بھی شائع ہوئے ہیں۔

بنگلہ ڈیسک کے تحت حضرت مسیح موعودؑ کی ۶؍کتب کے تراجم چھپ چکے ہیں۔ میرے خطبات بھی انہوں نے شائع کیے ہیں۔

فرنچ ڈیسک نے لیکچر لاہور کا فرانسیسی ترجمہ شائع کیا ہے۔

ٹرکش میں بھی تراجم کا کچھ کام ہو رہا ہے۔ سپینش ڈیسک نے دورانِ سال چھ کتب کے تراجم مکمل کیے ہیں۔ چینی ڈیسک نے حضرت مصلح موعودؓ کے ۱۹۲۴ء کے مذہبی کانفرنس کے لیکچر کا ترجمہ کیا ہے۔

لیف لیٹس اور فلائرز کی تقسیم: اس سال ۱۲۰؍ممالک میں مجموعی طور پر ۷۸؍لاکھ ۶۶؍ہزار سے زائد لیف لیٹس تقسیم ہوئے۔ جن کے ذریعے ۳؍کروڑ ۹۲؍لاکھ سے زائد افراد تک پیغام پہنچایا گیا۔

تحریکِ وقفِ نَو میں شامل لڑکوں کی تعداد ۵۰؍ہزار ۹۸۱؍ہے اور لڑکیوں کی تعداد ۳۶؍ہزار ۶۸۶؍ہے۔ اس سال ۷۴؍ممالک سے ۳۱۱۶؍ والدین نے اپنے ہونے والے بچوں کو وقفِ نَو میں پیش کیا۔

ریویو آف ریلجنز، جس کا اجرا حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا تھا۔ یہ رسالہ اب اپنے ۱۲۴ ویں سال میں داخل ہو چکا ہے۔ یہ مختلف فورمز کے ذریعے انگریزی، جرمن، ہسپانوی اور فرانسیسی زبان میں کروڑوں لوگوں تک پیغام پہنچا رہا ہے۔ دوران سال اس کا

ڈیجیٹل ایڈیشن بھی جاری کیا گیا۔

الفضل انٹرنیشنل اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے کافی بڑی تعداد میں شائع ہو رہا ہے۔

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے ۱۶؍ شعبہ جات ہیں، کُل ۵۶۸؍ کارکنان دن رات خدمت انجام دے رہے ہیں۔

اس سال ایم ٹی اے افریقہ کے دس سال مکمل ہوئے ہیں۔ ان دس سالوں میں سات ہزار سے زائد پروگرام تیار ہوئے جن کے ذریعے ہزاروں افراد اسلام احمدیت میں داخل ہوئے۔ افریقہ میں جماعت کے اپنے ریڈیو سٹیشنز کی تعداد ۲۶ ہے۔

وائس آف اسلام ریڈیو، یوکے کو بھی دس سال مکمل ہو گئے ہیں۔ اس وقت اس ریڈیو کی نشریات برطانیہ کے ۱۳؍ شہروں میں براہ راست نشر ہو رہی ہیں۔ نیز آن لائن نشریات دنیا بھر میں سنی جا سکتی ہیں۔

الاسلام ویب سائٹ پر حدیث سرچ انجن اور ایپ کا اجرا کیا گیا۔ قرآن سرچ انجن میں بہتری بھی لائی گئی ہے۔

الوصیت اور Ten conditions of Bai‘at کی ایپس کا اضافہ ہوا ہے۔ ۳۶؍ نئی انگریزی ای۔ بکس کے اضافے سے کُل تعداد ۲۶۰؍ ہو گئی ہے۔ الاسلام کی ٹیم بھی تقریباً ساری ہی، رضاکاروں پر مشتمل ہے اور بہت اچھا کام کر رہی ہے۔

انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدیہ آرکیٹیکٹس اینڈ انجینئرز (IAAAE) نے اس سال ۶۵ نلکے لگائے جس سے ۲ لاکھ افراد مستفید ہوئے۔ اسی طرح ماڈل ویلیج قائم کیے گئے ہیں، سولر لگائے گئے ہیں۔

مجلس نصرت جہاں کے تحت افریقہ کے ۵۴؍ ممالک میں ۴۱؍ کلینک اور ہسپتال قائم ہیں۔ گذشتہ سال پانچ لاکھ سے زائد مریضوں کو علاج معالجے کی سہولت مہیا کی گئی۔ افریقہ کے ۱۳؍ ممالک میں ہمارے ۶۲۰؍ پرائمری اور مڈل سکولز اور ۸۰؍ سیکنڈری سکولز تعلیمی خدمت بجا لا رہے ہیں۔

ہیومینٹی فرسٹ کو ۲۵؍ لاکھ سے زائد افراد کی مجموعی طور پر خدمت کی توفیق ملی۔

رابطہ نومبائعین: دورانِ سال ۹۵؍ ممالک میں کُل ۵۴؍ ہزار ۴۸۵؍ نومبائعین سے رابطہ بحال ہوا۔

نئی بیعتوں کی تعداد: اس سال ۲؍ لاکھ ۶۷؍ ہزار ۵۹۶؍ نئی بیعتیں ہوئی ہیں۔ الحمدللہ ۱۳۲؍ ممالک میں تقریباً ۶۷۰؍ سے زائد اقوام احمدیت میں داخل ہوئیں۔ ان میں سب سے پہلے نمبر پر نائجیریا ہے۔ پھر کونگو برازاویل ہے۔ پھر گنی بساؤ ہے۔ پھر کیمرون ہے۔ گنی کناکری، لائبیریا۔ کونگو کنشاسا، گیمبیا، سینٹرل افریقن ریپبلک، سینیگال، سیرالیون، تنزانیہ، آئیوری کوسٹ، نائیجر، بینن، ٹوگو، کینیا، گھانا، یوگنڈا، ملاوی، مالی، برکینافاسو، مڈغاسکر، چاڈ، زیمبیا، روانڈا، برونڈی، ایتھوپیا اور ساؤتومے شامل ہیں۔ افریقہ کے دیگر ممالک میں سے صومالیہ اور زمبابوے، مایوٹ آئی لینڈ، مصر، سوازی لینڈ، لیسوتو، انگولا کیپ وردے، ساؤتھ افریقہ، نمیبیا وغیرہ شامل ہیں۔

ایشیا میں انڈونیشیا میں سب سے زیادہ بیعتیں ہیں۔ پھر انڈیا میں پھر بنگلہ دیش میں اور فلپائن میں۔ اس کے علاوہ ملائیشیا، تھائی لینڈ، قزاقستان، سری لنکا، کمبوڈیا، جاپان، سنگاپور وغیرہ میں شامل ہیں۔

یورپ میں جرمنی پہلے نمبر پہ ہے پھر فرانس پھر ہالینڈ، بیلجیم، سپین، ناروے، سربیا ہیں۔ اس کے علاوہ سوئٹزرلینڈ میں البانیہ میں آسٹریا میں فن لینڈ میں، رشیا میں، چیک ریپبلک اور مالٹا وغیرہ میں تھوڑی تعداد میں ہوئی ہیں۔

امریکن بلاک میں کینیڈا میں زیادہ بیعتیں ہیں۔ اس کے بعد امریکہ ہے۔ پیراگوئے، میکسیکو میں۔ بیلیز، میکسیکو، ہیٹی، گیانا، پورٹوریکو، برازیل، ایلسلواڈور، سرینام، پاناما، چلی، وینزویلا وغیرہ بھی شامل ہیں۔

براعظم آسٹریلیا میں سب سے پہلے آسٹریلیا ہے، پھر فجی ہے اس کے بعد نیوزی لینڈ میں سالومن آئی لینڈ میں۔ وغیرہ۔ عرب ممالک میں بھی بیعتیں ہوئی ہیں۔

حضورِانور نے فرمایا کہ بیعتوں کے سلسلے میں بعض واقعات ہیں، یہ واقعات لوگوں کی دلچسپی کا زیادہ موجب ہوتے ہیں اس لیے مَیں بعض واقعات سنا دیتا ہوں۔

بیعتوں کے واقعات ریڈیو کے ذریعہ تبلیغ

لائبیریا کے امیر صاحب لکھتے ہیں مومی کاونٹی میں ایک چیف امام جماعت کے خلاف منفی تاثر رکھتے تھے اور سمجھتے تھے کہ احمدیوں کا کلمہ مختلف ہے اور وہ نعوذ باللہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل نہیں کرتے۔ ان کے علاقے میں ابھی تک تبلیغ نہیں ہو سکی تھی کیونکہ وہ بات سننے کے لیے تیار بھی نہیں ہوتے تھے۔ ایک دن اتفاق سے امام صاحب کو ریڈیو سنتے ہوئے جماعت احمدیہ کا پروگرام سننے کا موقع مل گیا۔ اس وقت قرآن و حدیث کی روشنی میں نہایت خوبصورت اور مدلّل انداز میں اسلامی تعلیمات کی خوبصورتی بیان کی جا رہی تھی۔ سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر گفتگو ہو رہی تھی۔ ان کو یہ پروگرام بہت اچھا لگا چنانچہ انہوں نے باقاعدگی سے جماعتی پروگرام سننا شروع کر دیے جس نے ان کے دل و دماغ پر گہرا اثر چھوڑا۔ انہوں نے خود ہمارے مبلغ کو دعوت دی کہ جمعہ ان کی مسجد میں پڑھائیں اور لوگوں کو جماعتی عقائد کے بارے میں بتائیں۔ چنانچہ ہمارے مبلغ اپنی تبلیغی ٹیم کو لے کر ان کے گاؤں پہنچے اور پڑھایا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئیوں کے مطابق امام مہدی علیہ السلام کی آمد اور اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے حوالے سے بات کی۔ بعد ازاں امام صاحب نے کھڑے ہو کر جماعت میں شامل ہونے کا اعلان کیا۔ کیونکہ یہ اپنے علاقے کے چیف امام

تھے۔ ان کے اثر کے وجہ سے مزید دو دیہات کے لوگ بھی ان کے ساتھ احمدیت میں داخل ہو گئے۔ یوں ایک دن میں تین دیہات میں احمدیت کا پودا لگا۔

خوابوں کے ذریعہ راہنمائی

چاڈ میں ہمارے معلم کہتے ہیں کہ وہ کافی عرصے سے اپنی بہن کو تبلیغ کر رہے تھے۔ جب بھی جماعت کا پیغام پہنچایا جاتا تو وہ یہ کہتی رہیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحیح راہ دکھا دے یا اللہ آپ لوگوں کو ہدایت دے دے۔ معلم صاحب کے اکثر خاندان والے جماعت کے مخالف ہیں۔ موصوفہ بیان کرتی ہے کہ چند دن پہلے میں دن کے وقت ذکر الٰہی میں مشغول تھی کہ میں نے کشفاً ایک بزرگ کو دیکھا اور ساتھ یہ آواز آئی کہ الامام حجتہ۔ جب میں اپنے بھائی کو گھر ملنے گئی تو اس کے موبائل میں میں نے تصویر دیکھی اور پوچھا یہ کون ہے۔ بھائی نے جواب دیا یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں۔ میں نے بھائی کو بتایا کہ چند دن پہلے میں نے دن کے وقت کشفاً ان کو دیکھا تھا اور ساتھ یہ آواز بھی سنی تھی۔ اب اللہ تعالیٰ نے میری راہنمائی کر دی ہے اس لیے میں بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوتی ہوں۔

شمالی کیمرون کا ایک شہر ہے مروا۔ صدر صاحب بیان کرتے ہیں کہ وہاں معلم ابو بکر صاحب بچوں کو قرآن شریف اور دینی معلومات پڑھاتے تھے اور خلفاء حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نام بھی یاد کرواتے تھے۔ ایک غیر احمدی بچے نے بھی یہ نام یاد کر لیے۔ ایک دن وہ بچہ اپنے گھر میں زور زور سے خلفائے احمدیت کے نام پڑھنے لگا۔ اس کے والد عثمان محمد صاحب نے جب اس کو میرا نام دہراتے سنا تو چونک گئے اور پوچھا کہ یہ کیا پڑھ رہے ہو۔ بچے نے کہا کہ ہمیں مسجد میں یہ نام سکھائے گئے ہیں۔ بچے کے والد ہمارے صدر صاحب کے پاس گئے اور اس نام کے بارے میں پوچھا صدر نے بتایا کہ معلم صاحب بچوں کو دینی معلومات پڑھاتے ہیں اور ہم احمدی ہیں اور ہمارے موجودہ امام مرزا مسرور احمد صاحب ہیں۔ اس پر عثمان صاحب نے بتایا کہ مجھے خواب میں یہ نام مسرور احمد سنایا گیا تھا۔ مجھے آواز آئی کہ مسرور احمد کی اطاعت کرو اور ان کے ساتھ ہو جاؤ۔ میں بہت حیران ہوا کہ یہ کون ہے۔ آج جب میں نے اپنے بچے سے یہ نام سنا تو میں آپ کے پاس آیا ہوں۔ اس کے بعد عثمان صاحب نے معلم ابو بکر سے رابطہ رکھا، سوال و جواب ہوئے، کتب کا بھی مطالعہ کیا اور مطمئن ہونے کے بعد بیعت کر لی۔

احمدیوں کے اچھے نمونے سے تبلیغ

مایوٹ آئی لینڈ کے مبلغ لکھتے ہیں کہ ایک خاتون ایک عرصے سے زیرِ تبلیغ تھیں مگر قبول احمدیت سے ہچکچاہٹ کا شکار تھیں۔ ہمارے ممبران صبر اور اخلاص کے ساتھ اپنی کوششیں جاری رکھے ہوئے تھے۔ ہم نے انہیں اپنے ایک اجتماع میں شرکت کی دعوت دی تو پہلے انہوں نے دعوت قبول نہ کی تاہم بعد میں اجتماع میں شامل ہوئیں۔ اجتماع میں بھائی چارے کی فضا، جماعت کی محبت بھری اپنائیت اور مقررین کی تقاریر سے نہایت متاثر ہوئیں۔ اگلے ہی دن انہوں نے ہم سے رابطہ کیا اور بیعت کر کے اسلام احمدیت میں شامل ہو گئیں۔

مخالفین کی قبول احمدیت

کانگو کنشاسا سے لوکل مشنری کہتے ہیں کہ ایک سنی امام نے انہیں ٹیلی فون کیا کہ ریڈیو پر آپ کے مسیح کی آمد کے حوالے سے گفتگو سنی جس میں آپ نے مرزا غلام احمدؑ کو اس زمانے کے مسیح کے طور پر پیش کیا اور اس بات نے میرے دل میں بے چینی کی کیفیت پیدا کر دی ہے۔ میں اس وقت بیمار ہوں، آپ میرے پاس آئیں ایسا نہ ہو کہ میں شکوک و شبہات کے ساتھ ہی وفات پا جاؤں۔ لوکل مشنری صاحب ان کے پاس گئے گفتگو ہوئی تو موصوف نے جماعت کا پیغام قبول کر لیا اور اظہار کیا کہ آج سے وہ اس پیغام کو اپنے مقتدیوں میں بھی پھیلائیں گے۔ اور مزید کہا کہ میں اللہ تعالیٰ سے اس مخالفت کی معافی چاہتا ہوں جو اس سے قبل حضرت مرزا غلام احمدؑ کے بارے میں کرتا رہا۔

احمدیوں کا حسنِ سلوک

صدر جماعت زمبابوے لکھتے ہیں یہاں ایک دوست نے بیعت کی۔ احمدیت قبول کرنے سے قبل وہ منشیات کا استعمال کرتے تھے۔ ان حالات میں بھی منشیات لینے کے باوجود ہمارے دو ممبران ان سے رابطہ میں تھے اور ان کو جماعت کے پروگرام میں مدعو کرتے تھے اور کبھی نماز جمعہ کے لیے لاتے تھے۔ بیعت کرنے کے بعد اس نے کہا کہ مجھے جس چیز نے احمدی بنایا ہے وہ احمدیوں کا حسنِ سلوک ہے۔

نماز جمعہ کی ادائیگی

سینٹرل افریقہ سے ایک نو مبائع ہیں، کہتے ہیں میں اپنے دوست کے ساتھ نماز جمعہ کی ادائیگی کے لیے جا رہا تھا کہ ایک مسجد کے پاس سے گزر ہوا تو میں نے اپنے دوست سے کہا کہ یہی قریبی مسجد ہے ہم گزر رہے ہیں یہاں جمعہ ادا کر لیتے ہیں میرا دوست کہنے لگا کہ نہیں یہ احمدیوں کی مسجد ہے ان کا اسلام اور ہے جبکہ ہمارا اور۔ لیکن میرے دل میں اس کی بات کھٹکی اور تجسّس پیدا ہو گیا کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ مختلف اسلام کیسے؟ چنانچہ اگلا جمعہ کہتے ہیں میں نے احمدیوں کی مسجد میں ادا کرنے کا ارادہ کیا۔ مسجد داخل ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہی اذان ہے وہی نماز ہے اور مزید یہ ہے کہ یہاں خطبہ بھی سہل انداز میں تھا لہٰذا میں بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں داخل ہو گیا اور اللہ کے فضل سے بڑے باقاعدہ نمازی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آخر میں حضرت مسیح موعودؑ کا اقتباس پڑھتا ہوں۔

آپؑ فرماتے ہیں: باز آجاؤ اور اس قہر سے ڈرو اور یقیناً سمجھو کہ تم اپنے مفسدانہ حرکات پر مہر لگا چکے ہو اگر خدا تمہارے ساتھ ہوتا تو اس قدر فریبوں کی تمہیں کچھ بھی حاجت نہ ہوتی۔ تم میں سے صرف ایک شخص کی دعا ہی مجھے نابود کر دیتی مگر تم میں سے کسی کی دعا بھی آسمان پر نہ چڑھ سکی بلکہ دعاؤں کا اثر یہ ہوا کہ دن بدن تمہارا ہی خاتمہ ہوتا جاتا ہے۔ کیا تم دیکھتے نہیں کہ تم گھٹتے جاتے ہو اور ہم بڑھتے جاتے ہیں اگر تمہارا قدم کسی سچائی پر ہوتا تو کیا اس مقابلے میں تمہارا انجام ایسا ہوتا۔

آپؑ فرماتے ہیں: اے نادان قوم! یہ سلسلہ آسمان سے قائم ہوا ہے تم خدا سے مت لڑو تم اس کو نابود نہیں کر سکتے اس کا ہمیشہ بول بالا ہے اپنے نفسوں پر ظلم مت کرو اور اس سلسلے کو بے قدری سے نہ دیکھو جو خدا کی طرف سے تمہاری اصلاح کے لیے پیدا ہوا اور یقینا سمجھو کہ اگر یہ کاروبار انسان کا ہوتا اور کوئی پوشیدہ ہاتھ اس کے ساتھ نہ ہوتا تو یہ سلسلہ کب کا تباہ ہو جاتا اور ایسا مفتری ایسی جلدی ہلاک ہو جاتا کہ اب اس کی ہڈیوں کا بھی پتہ نہ ملتا سو اپنی مخالفت کے کاروبار میں نظر ثانی کرو کم سے کم یہ تو سوچو کہ شاید غلطی ہو گئی ہو اور شاید یہ لڑائی تمہاری خدا سے ہو۔

خدا کرے کہ دنیا اور خاص طور پر مسلمان دنیا اس پیغام کو سمجھے اور اس ہاتھ پر اکٹھا ہو جائے جو اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں مسلمانوں کو وحدت کی لڑی میں پرونے کے لیے بھیجا ہے جو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کی غلامی میں لانے کے لیے بھیجا ہے حقیقی غلامی میں لانے کے لیے بھیجا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ (فرمودہ ۲۵ جولائی ۲۰۲۶ء۔ الفضل ڈاٹ آرگ، 1 اگست 2026ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۲۶ کے تیسرے روز معرکہ آرا اختتامی خطاب کا خلاصہ

حضرت مسیح موعودؑ کی مقرر فرمودہ دس شرائط بیعت کی تشریح اور ان پر عمل کرنے کی تاکید

ہمیں ہمیشہ اس بات کی کوشش کرنی چاہیے کہ ہم کبھی کوئی ایسی حرکت نہ کریں جو ہمیں ہمارے عہدِ بیعت سے ہٹانے والی ہو

اللہ تعالیٰ نے ہم پر احسان کرتے ہوئے ہمیں اِس زمانے میں پیدا کیا ہے جب آنحضرت ﷺ کے غلام صادق مسیح و مہدیؑ کو اسلام کی تعلیم دنیا میں پھیلانے کے لیے بھیجا۔ اس آنے والے مسیح و مہدیؑ نے اپنی بھرپور کوشش سے ایک ایسی جماعت تیار کرنی تھی جس کا ہر فرد کامل مؤحد اور شرک کے خاتمے کے لیے نہ صرف اپنی ذات میں کوشش کرے بلکہ دنیا کو بھی خدائے واحد کے جھنڈے تلے لانے کے لیے کوشاں رہے۔

پس حضرت مسیح موعودؑ نے اس مقصد کے لیے ایک پاک جماعت کا قیام فرمایا اور بعض شرائط پر جن کی تعداد دس ہے، اپنے ماننے والوں سے بیعت لی۔ یہی بیعت کے الفاظ ہم جماعت میں داخل ہوتے ہوئے دہراتے ہیں۔

آپؑ نے جو بیعت لی وہ ان باتوں پر لی کہ جب تک مَیں قبر میں داخل نہ ہو جاؤں شرک کے قریب بھی نہیں جاؤں گا۔ جھوٹ، زنا، بد نظری، فسق و فجور، ظلم، خیانت، فساد اور بغاوت سے بچوں گا۔ نفسانی جوشوں کے وقت اُن کا مغلوب نہیں ہوں گا۔ روحانیت میں ترقی کے لیے پنجوقتہ نمازوں کا ہی پابند نہیں رہوں گا بلکہ نمازِ تہجد بھی ادا کرنے کی کوشش کروں گا۔ نبی کریم ﷺ پر درود بھی بھیجوں گا، روزانہ اپنے گناہوں

کی معافی بھی مانگوں گا۔ اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد رکھوں گا، اس کی حمد کرتا رہوں گا۔ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً نفسانی جوشوں سے کسی قسم کی تکلیف نہیں پہنچاؤں گا۔ بدرسومات، ہوا و ہوس سے باز رہوں گا۔ تکبر سے بچوں گا، عاجزی، خوش خلقی، حلیمی اور مسکینی اختیار کروں گا اور دین کی عزت اور ہمدردیٔ اسلام کو اپنی جان، مال، عزت اور اپنی اولاد سے زیادہ عزیز سمجھوں گا۔ حضرت مسیح موعودؑ جو بھی فیصلہ کریں گے اس کو دل سے مانوں گا۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ **یہاں خلافت کی بھی کامل اطاعت ہے کیونکہ خلافت بھی اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق حضرت مسیح موعودؑ کے کاموں کو ہی آگے بڑھانے کے لیے ہے۔**

حضورِ انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ مضمون مَیں پہلے بھی بیان کر چکا ہوں اور یہ کتابی صورت میں شائع بھی ہو چکے ہیں لیکن اس مضمون کی اہمیت کے پیشِ نظر آج مَیں پھر اس حوالے سے کچھ بیان کروں گا۔

پہلی شرطِ بیعت میں شرک سے مجتنب رہنے کا ذکر ہے۔

اس حوالے سے حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ انسانی پیدائش کی اصل غرض اور مقصد یہی ہے کہ وہ خدا کے لیے ہو جائے... گناہ اگرچہ بہت ہیں اور ان کے بہت سے شعبے اور شاخیں ہیں... لیکن عظیم الشان گناہ... شرک ہے۔ جوں جوں بدقسمت انسان اس (شرک) میں مبتلا ہوتا ہے اسی قدر اپنے اصل مدعا سے دُور ہوتا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ گرتے گرتے ایک سِفلی جگہ پر جا گرتا ہے جو مصائب اور مشکلات اور ہر قسم کی مصیبتوں اور دکھوں کا گھر ہے جسے جہنم بھی کہتے ہیں۔

آنحضرت ﷺ بھی جب بیعت لیا کرتے تو شرک سے بکلّی بچنے پر بیعت لیتے۔ پس ہمیں ہمیشہ اس بات کی کوشش کرنی چاہیے کہ ہم کبھی کوئی ایسی حرکت نہ کریں جو ہمیں ہمارے عہدِ بیعت سے ہٹانے والی ہو۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ ہر ایک قسم کے شرک سے پرہیز ہو، نہ سورج نہ چاند، نہ آسمان کے ستارے، نہ ہوا، نہ آگ، نہ پانی، نہ کوئی اور زمین کی چیز معبود ٹھہرائی جائے اور نہ دنیا کے اسباب کو ایسی عزت دی جائے اور ان پر ایسا بھروسہ کیا جائے کہ گویا وہ خدا کے شریک ہیں اور نہ اپنی ہمت اور کوشش کو کچھ سمجھا جائے کہ یہ بھی شرک کی قسموں میں سے ایک قسم ہے۔

شرک کی نفی میں سورۃ الاخلاص کی نسبت حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ یہ چھوٹی سی سورت ہے اور اس نے بڑی لطافت سے ہر قسم کے شرک سے انسان کو دُور کر دیا ہے اور اللہ تعالیٰ کی خوبصورتی کو منزّہ کر دیا ہے۔

جب آنحضرت ﷺ کے فرزند حضرت ابراہیم کی وفات ہوئی تو سورج کو گرہن لگا، لوگوں نے کہا حضرت ابراہیم کی وفات کی وجہ سے گرہن لگا ہے مگر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یقیناً سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کے نشانات میں سے ہیں، یہ دونوں کسی کی زندگی یا موت کی وجہ سے نہیں گہناتے۔

ایک جگہ آپؑ نے فرمایا کہ **شرک تین قسم کے ہیں اوّل یہ کہ عام طور پر بت پرستی ہو۔ دوسری قسم یہ ہے کہ اسباب پر حد سے زیادہ بھروسہ کیا جائے۔ تیسری قسم شرک کی یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے وجود کے سامنے اپنے وجود کو بھی کوئی شے سمجھنا۔**

مادی ترقی کے زمانے میں شرک فی الاسباب بہت بڑھ گیا ہے۔

فرمایا لا الہ الااللہ یہ توحید کا کلمہ ہے اس کے معنی ہیں کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی بھی عبادت اور سچی فرمانبرادی کے لائق نہیں۔ آنحضرت ﷺ اُن ہدایات کو خدا سے پا کر مخلوق کو پہنچانے والے ہیں اور جو کچھ اُدھر سے آتا ہے وہ اسی راہ سے آتا ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ ہمیں ہمیشہ یہ کوشش کرنی چاہیے کہ ہر کام کرتے ہوئے، ہر لفظ بولتے ہوئے ہمیں ہمیشہ یہ خیال رہے کہ یہ لفظ ہمیں خدا سے دُور لے جانے والا اور شیطان کے قریب کرنے والا نہ ہو۔

اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعودؑ سے وعدہ ہے کہ وہ آپؑ کو فتوحات دے گا اور ضرور دے گا، مگر ہمیں بھی چاہیے کہ اگر ہم نے ان فتوحات کا حصّہ بننا ہے تو ہم خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کی توحید کا اعلان کرنے والے بنیں۔

حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا: **اے احمدی قوم! خدا ہمارا رشتہ دار نہیں ہے۔ شرک سے پرہیز کرو اور عبادت کرو تا خدا تمہارا نگہبان ہو جائے۔ دیکھو! خدا نے نوحؑ کے بیٹے تک کی پرواہ نہیں کی۔ بلکہ ایسا کام کرو کہ احمدی ہونے کے لائق ثابت ہو جاؤ۔**

حضرت لقمانؑ نے بھی اپنے بیٹے کو شرکِ خفی سے بچنے کی تلقین فرمائی۔

حضورِ انور نے مسلمانوں کی عملی حالت کا ذکر کیا اور فرمایا کہ یہ کلمہ لا الہ الا اللّٰہ تو پڑھتے ہیں مگر شرک کی مختلف حالتوں میں گرفتار ہیں۔

شرک کی ایک قسم جھوٹ کا استعمال ہے۔ آج لوگ سمجھتے ہیں کہ جھوٹ کے بِنا گزارہ نہیں۔ حضورِ انور نے حضرت مسیح موعودؑ کے مقدمہ ڈاک خانہ کا حوالہ دیا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے کہ لوگ سمجھتے ہیں کہ سچ بول کر بچنا ممکن نہیں مگر مَیں نے سچ بولا اور مجھے خدا نے بچایا۔

حضورِ انور نے فرمایا آج کل بہت سے معاملے آتے ہیں جہاں جھوٹ بولا گیا ہوتا ہے، ہمیں اس سے بچنا ہو گا۔ اگر دیکھا جائے تو جھوٹ فطرت کے خلاف ہے۔ مگر آج کل دنیا کے سیاسی حالات بتا رہے ہیں کہ کس کس طرح جھوٹ بولا جاتا ہے، ملکوں کے ملک اکٹھے ہو کر دوسرے کے خلاف جھوٹ پر بنیاد رکھ کر چڑھائی کرتے ہیں۔ پس **آج اگر ہم نے اپنی بیعت کا حق ادا کرنا ہے اور دنیا میں انقلاب لانا ہے تو احمدیوں**

کی ذمہ داری ہے کہ وہ جھوٹ کے خلاف جہاد کریں۔

پھر ایک برائی بد نظری ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ اگر میری بیعت کی ہے تو کسی کو غلط نظر سے نہ دیکھو۔ بد نظری نہ کرو۔ قرآن کریم عیسائیوں کی تعلیم کی طرح یہ نہیں کہتا کہ بد نظر سے عورت کو نہ دیکھو بلکہ قرآن کریم تو یہ کہتا ہے کہ نہ تو شہوت کی نظر سے اور نہ ہی بغیر شہوت کی نظر سے بیگانہ عورت کے منہ پر نظر ڈال اور نہ اُن کی ایسی باتیں جو نرم مزاجی کی باتیں ہوں، جو خیالات کو غلط طرف لے جانے والی باتیں ہوں، ایسی باتیں سنو۔ تب ہی تم ٹھوکر سے بچ سکو گے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ آج کل کے معاشرے میں یہی برائیاں ہیں جس کی وجہ سے بہت سارے لوگ برائیوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور گھر بھی ٹوٹتے ہیں۔ آج کل تو ترقی یافتہ ممالک میں پڑھی لکھی عورتوں میں بھی یہ شعور پیدا ہو گیا ہے اور وہ بھی شور مچا رہی ہیں کہ ہماری عزتوں کی حفاظت کے لیے کوئی قانون بننا چاہیے۔ پس! احمدیوں کا فرض ہے کہ ان برائیوں کے خلاف جہاد کریں۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ پاک دامن رہنے کے لیے پانچ باتیں ہیں۔ **نمبر ایک: اپنی آنکھوں کو نامحرم پر نظر ڈالنے سے بچاؤ۔ نمبر دو: کانوں کو نامحرموں کی آواز سننے سے بچاؤ۔ نامحرموں کے قصے نہ سنو۔ ایسی تمام تقریبات اور مواقع جہاں بد فعل کے پیدا ہونے کا اندیشہ ہے ان سے اپنے آپ کو بچاؤ۔ پانچویں بات نوجوانوں کے لیے یہ ہے کہ اگر نکاح اور شادی میں کوئی دقت ہے تو روزہ رکھیں۔**

پھر **ایک برائی فساد اور فسق و فجور ہے۔** حضورؑ فرماتے ہیں جہاں تم ایسی مجالس دیکھو جہاں فسق و فجور ہو وہاں سے اٹھ جایا کرو۔

حکومت کے خلاف جو بغاوت ہو اس سے بھی آپؑ نے منع فرمایا۔

ظلم سے بچنے کی تلقین بھی فرمائی۔

پھر **حضرت مسیح موعودؑ نے فرائض نمازوں کے علاوہ تہجد اور نوافل کی طرف توجہ دلائی ہے۔** حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا بندہ نوافل کے ذریعے میرے نزدیک ہو جاتا ہے یہاں تک کہ مَیں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں۔

اسی طرح **آپؑ نے تسبیح و تحمید کی تلقین بھی فرمائی ہے۔** حدیث میں آتا ہے کہ ہر اہم کام جس کو حمد کے بغیر شروع کیا جائے وہ بے برکت ہوتا ہے۔

اسی طرح **شکر کی طرف بہت توجہ دینے کی ضرورت ہے۔**

درود شریف کو آپ اپنی زندگیوں کا حصّہ بنالیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ایک مرتبہ مجھ پر درود بھیجا اللہ اس پر دس مرتبہ رحمت بھیجے گا۔

اسی طرح **توبہ و استغفار کی طرف بھی بہت توجہ کی ضرورت ہے۔**

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو توبہ و استغفار کو لازم کرے گا اللہ اس کے لیے ہر تنگی سے نکلنے کا راستہ بنا دے گا اور ہر غم سے کشائش دے گا اور ایسی جگہ سے رزق دے گا جہاں سے اُس کو گمان بھی نہیں ہو گا۔

خلق اللہ سے حسنِ سلوک بھی ضروری ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ دیکھو! وہ جماعت، جماعت نہیں ہو سکتی جو ایک دوسرے کو کھائے اور جب چار مل کر بیٹھیں تو اپنے غریب بھائی کا گلہ کریں اور نکتہ چینیاں کریں اور کمزوروں اور غریبوں کو حقارت اور نفرت سے دیکھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ چند باتیں ہیں جو مَیں نے بیان کی ہیں۔ **اگر ہم اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرتے ہوئے، بیعت کا حق ادا کرتے ہوئے ان شرائطِ بیعت پر مکمل عمل کریں تو ہم نہ صرف اپنے اندر پاک معاشرہ پیدا کرنے والے ہوں گے بلکہ اسلام کے حقیقی پیغام کو دنیا میں پھیلانے والے، مسلمانوں اور غیر مسلموں بلکہ دہریوں اور اسلام مخالف لوگوں میں بھی ایسی تعلیم پھیلانے والے ہوں گے جو بہر حال ایک دن انہیں سوچنے پر مجبور کرے گی کہ احمدی ہی وہ لوگ ہیں جو دنیا میں خدا کی حکومت قائم کرنے کے ساتھ اعلیٰ اخلاقی قدریں بھی پیدا کرنا چاہتے ہیں۔**

آج کل دجالی طاقتیں اپنی پوری کوشش کر رہی ہیں کہ دنیا سے خدا کے نام کو مٹایا جائے، دنیا میں فساد پیدا کیا جائے۔ ایسے میں ہماری بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ حقِ بیعت ادا کرتے ہوئے، جہاد کرتے ہوئے، خدا سے اس کا فضل مانگتے ہوئے، ان کی دجالی چالوں کو ناکام کرتے ہوئے اپنی پوری کوشش کریں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

دعاؤں میں ساری دنیا کی امن و سلامتی اور مسلمانوں کی بقا اور سلامتی کے لیے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہر احمدی دنیا میں خدائے واحد کی حکومت قائم کرنے اور امن و سلامتی پھیلانے میں اپنا کردار ادا کرنے والا بن جائے۔

آخر میں حضور انور نے فرمایا کہ اس وقت حاضری کی جو رپورٹ ہے اس کے مطابق **اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۵۱ ہزار ۱۸۱ لوگ ہیں جو جلسہ پر حاضر ہو کر جلسہ سن رہے ہیں۔ جلسہ میں ۱۱۷ ممالک کی شمولیت ہے۔** (فرمودہ ۲۶ جولائی ۲۰۲۶ء، الفضل ڈاٹ آرگ، 1 اگست 2026ء)

اعلانِ نکاح

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری یہ اطلاع دیتے ہیں کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۲۷؍جون ۲۰۲۶ء بعد نمازِ عصر مسجد مبارک اسلام آباد میں درج ذیل پانچ نکاحوں کا اعلان فرمایا[ان میں سے مندرجہ ذیل نکاح کا تعلق امریکہ سے ہے۔]:

☆...عزیزہ جاذبہ نوید واہلہ بنت مکرم نوید اللہ واہلہ صاحب (امریکہ) ہمراہ مکرم فرحان اللہ واہلہ صاحب ابن مکرم سیف اللہ واہلہ صاحب (جرمنی)

اللہ تعالیٰ یہ اعزاز طرفین کے لیے مبارک فرمائے اور نئے رشتے کے بندھن میں بندھنے والوں کو دین و دنیا کے ثمرات سے نوازے۔ آمین۔ (الفضل ڈاٹ آرگ، 6 جولائی 2026ء)

نمازِ جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تحریر کرتے ہیں کہ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۳؍جون ۲۰۲۶ء بروز بدھ بارہ بجے بعد دوپہر اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں اپنے دفتر سے باہر تشریف لا کر [ایک] نماز جنازہ حاضر اور چھ مرحومین کی نمازِ جنازہ غائب پڑھائی۔ [ان میں سے مندرجہ ذیل جنازے کا تعلق امریکہ سے ہے۔]

نماز جنازہ غائب

مکرمہ مصباح سحر احمد صاحبہ بنت مکرم محمد احمد صاحب (Austin امریکہ)

۱۲؍اپریل ۲۰۲۶ء کو ۲۲ سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ آپ مکرم محمد احمد صاحب (صدر جماعت Austin امریکہ و نائب صدر صف دوم مجلس انصار اللہ امریکہ) کی بیٹی تھیں۔ جو کہ حضرت چودھری محمد یار صاحب رضی اللہ عنہ (آف گھٹیالیاں) صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پڑپوتے ہیں۔ مرحومہ تحریک وقفِ نو میں شامل تھیں۔ آپ بہت لائق، ہونہار اور محنتی طالبہ تھیں۔ ہائی سکول میں اپنے ڈسٹرکٹ میں چوتھی پوزیشن حاصل کی۔ وفات کے وقت یونیورسٹی میں پڑھ رہی تھیں اور چند ہفتوں میں بیچلر کی ڈگری مکمل کرنے والی تھیں۔ مرحومہ لجنہ اماء اللہ کی فعال ممبر تھیں اور بطور لوکل سیکرٹری امور طالبات لجنہ اماء اللہ خدمت کی توفیق پا رہی تھیں۔ مرحومہ کو امریکہ میں بچوں کے جماعتی رسالہ الہلال اور لجنہ اماء اللہ امریکہ کے تحت Media Watch اخبارات اور رسائل میں جماعت کے بارہ میں آرٹیکلز شائع کروانے کی بھی توفیق ملتی رہی۔ آپ پردہ کی پابندی کرتی تھیں۔ خدمت خلق کے کاموں میں بڑے شوق سے شامل ہوتیں اور مالی قربانی میں بھی حسب توفیق حصہ لیتی تھیں۔ پسماندگان میں والدین کے علاوہ ایک بھائی شامل ہے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔ الفضل ڈاٹ آرگ، 7 جولائی 2026ء)

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تحریر کرتے ہیں کہ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۴؍جون ۲۰۲۶ء بروز بدھ بارہ بجے بعد دوپہر اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں اپنے دفتر سے باہر تشریف لا کر مکرم میاں بشیر احمد ناگی صاحب (یوکے) ابن مکرم میاں محمد یحییٰ صاحب (آف نیلا گنبد۔ لاہور) اور مکرمہ شاہدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چودھری ناصر احمد ججہ صاحب مرحوم (ساؤتھ چیم۔ یوکے) کی نماز جنازہ حاضر اور چھ مرحومین کی نمازِ جنازہ غائب پڑھائی۔ [ان میں سے مندرجہ ذیل جنازوں کا تعلق امریکہ سے ہے۔]

نماز جنازہ حاضر

مکرم میاں بشیر احمد ناگی صاحب (یوکے) ابن مکرم میاں محمد یحییٰ صاحب (آف نیلا گنبد۔ لاہور): ۲۰؍جون ۲۰۲۶ء کو ۷۷ سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ حضرت حاجی میاں محمد موسیٰ صاحب رضی اللہ عنہ کے پوتے اور حضرت میاں جان محمد صاحب رضی اللہ عنہ کے نواسے

تھے۔ مرحوم نے لاہور میں مختلف جماعتی اور تنظیمی عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ اپنے کاروبار کے دوران شعبہ مال سے وابستہ رہے اور پھر ۲۰۲۱ء میں یوکے شفٹ ہوگئے۔ مرحوم پنجوقتہ نمازوں اور تلاوت قرآن کریم کے پابند، بہت خوش اخلاق، نیک اور مخلص انسان تھے۔ چندہ جات کی ادائیگی میں بڑے باقاعدہ اور مستحق لوگوں کی مالی امداد کے لیے ہر وقت تیار رہتے تھے۔ جماعتی رسائل اور کتب پڑھنے کا بہت شوق تھا اور MTA باقاعدگی کے ساتھ دیکھتے تھے۔ آپ نے اپنی پوری زندگی خدمت دین اور خلافت کے ساتھ وفا کا تعلق نبھاتے ہوئے گزاری۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے، دو بیٹیاں، چار بھائی، پانچ بہنیں اور پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں شامل ہیں۔ آپ کے اکثر بچے جماعتی خدمت میں نمایاں حصہ لے رہے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

۶۔ مکرمہ امۃ الحفیظ ریحان صاحبہ اہلیہ مکرم ملک دوست محمد ریحان صاحب (امریکہ)

۲۲؍اپریل ۲۰۲۶ء کو ۷۴ سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت ملک محمد صادق صاحب ککے زئی جہلمی رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نواسی تھیں۔ مرحومہ نے لجنہ اماء اللہ کراچی میں صدر حلقہ کے علاوہ مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ لجنہ اماء اللہ کراچی کی جانب سے آپ کو بچوں کے لیے دو چھوٹی کتب تیار کرنے کی بھی توفیق ملی۔ اپنے تمام چندہ جات بڑی باقاعدگی سے بر وقت ادا کرتی رہیں اور اپنی زندگی میں اپنا مکمل حصہ جائیداد بھی ادا کر دیا تھا۔ بہت زیادہ صدقہ دیا کرتی تھیں۔ آپ نے ساری عمر جماعت کا کام کیا۔ تمام جماعتی پروگراموں میں نہ صرف خود بھرپور شوق سے حصہ لیتی تھیں بلکہ اپنے بچوں کو بھی ساتھ لے کر جایا کرتی تھیں۔ حقیقی معنوں میں دین کو دنیا پر مقدم کرنے والی خاتون تھیں۔ اپنی اولاد کو بھی جماعت سے وابستہ رکھنے کے لیے غیر معمولی ہمت اور محنت سے کوشش کرتی رہیں۔ نیکی اور عبادت آپ کے نمایاں اوصاف تھے۔ بڑی دعاگو اور جوانی سے ہی تہجد کی عادی تھیں۔ رمضان کے روزے بڑی باقاعدگی اور پابندی سے رکھا کرتی تھیں۔ خلافت کی ہر تحریک پر پورے دل و جان سے لبیک کہنے والوں میں سے تھیں۔ اولاد کی تربیت میں بھی اس بات کا غیر معمولی خیال رکھا کہ وہ ہر صورت میں جماعت کے ساتھ وابستہ رہیں۔ بہت زیادہ صلہ رحمی کرنے والی، ارد گرد رہنے والوں کا خیال رکھنے والی اور غرباء کی مدد کرنے والی تھیں۔ قرآن کریم سے عشق کی حد تک وابستگی تھی۔ ہر ماہ ایک یا دو دور مکمل کیا کرتی تھیں۔ بہت سے غیر احمدیوں کو بھی قرآن پڑھایا۔ قرآن پڑھانے کے لئے متعدد مرتبہ وقف عارضی کی اور بعض جگہوں پر تو ایک ایک گھنٹہ پیدل چل کر بھی جایا کرتی تھیں۔ بڑی حیاوالی اور پردے کی سختی سے پابند، غیر معمولی جماعتی غیرت رکھنے والی ایک بہادر خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں تین بیٹے اور چار بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ مکرم مقصود احمد ریحان صاحب مربی سلسلہ کی والدہ تھیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔ (الفضل ڈاٹ آرگ، 15 جولائی 2026ء)

صِدق سے میری طرف آؤ اِسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

۷۶واں جلسہ سالانہ امریکہ

۷۶ویں جلسہ سالانہ امریکہ کا پہلا روز

پہلا دن: جمعہ، ۳جولائی ۲۰۲۶ء

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۷۶واں جلسہ سالانہ امریکہ ۲۰۲۶ء مورخہ ۳تا۵/جولائی ۲۰۲۶ء Greater Richmond Convention Center میں منعقد ہو رہا ہے۔

رجسٹریشن اور آمد: مورخہ ۳/جولائی بروز جمعہ صبح تقریباً ۹ بجے رجسٹریشن کا عمل باقاعدہ طور پر شروع ہوا۔ امریکہ بھر سے احباب جماعت ہوائی اور زمینی سفر کے ذریعہ جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لیے تشریف لائے۔ شعبہ ضیافت کی طرف سے صبح سات بجے سے ہی ڈائننگ ہال میں ناشتہ کا انتظام کر دیا گیا تھا۔

اسی طرح صبح تقریباً ۸ بجے بیسیوں خدام ٹریفک ڈیوٹی کے لیے جلسہ گاہ کے باہر سڑک پر متعین کر دیے گئے، جو شدید گرمی کے باوجود نہایت اخلاص اور بے نفسی کے ساتھ خدمت میں مصروف رہے۔ جلسہ گاہ کے داخلی راستوں پر خوش دلی سے مہمانان کرام کا استقبال کرنے والے کارکنان رضاکارانہ خدمت کا نہایت خوبصورت منظر پیش کرتے رہے۔

بعد ازاں، دوپہر کا کھانا ٹھیک ۱۲ بجے احباب کے لیے پیش کر دیا گیا۔ کھانے کے بعد تمام احباب نماز جمعہ کی ادائیگی کے لیے جلسہ گاہ میں تشریف لے گئے۔

نماز جمعہ: حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ جلسہ گاہ میں صبح آٹھ بجے براہ راست سنا گیا۔ نیز نماز جمعہ سے قبل بھی یہ حضور انور کا خطبہ دوبارہ احباب کو سنایا گیا۔

پہلی اذان ایک بج کر پینتالیس منٹ پر دی گئی، جس کے بعد دوپہر ۲ بجے مولانا اظہر حنیف صاحب، مشنری انچارج جماعت احمدیہ امریکہ نے خطبہ جمعہ دیا۔ آپ نے اپنے خطبہ میں سورۃ النصر کی تفسیر بیان کرتے ہوئے استغفار کے مضمون پر روشنی ڈالی۔ نماز جمعہ کے بعد نماز عصر بھی ادا کی گئی۔ نمازوں کے بعد تقریباً سوا دو بجے بعض شاملین نے دوپہر کا کھانا کھایا۔

پرچم کشائی: جلسہ سالانہ کا باضابطہ آغاز دوپہر سوا چار بجے پرچم کشائی کی پُروقار تقریب سے ہوا۔ کنونشن سینٹر کے داخلی حصہ میں پرچم کشائی کے لیے ایک مخصوص جگہ تیار کی گئی تھی۔ اس موقع پر مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا مغفور احمد صاحب، امیر جماعت احمدیہ امریکہ نے لوائے احمدیت بلند کیا۔ مکرم مشنری انچارج صاحب امریکہ نے قومی پرچم بلند کیا، جبکہ مکرم حارث راجا صاحب صدر جماعت ورجینیا نارتھ نے ریاست ورجینیا کا پرچم بلند کیا۔ اس روح پرور موقع پر حاضرین نے نہایت عقیدت، وفا اور دلی جذبات کے ساتھ یہ منظر دیکھا اور پُرجوش انداز میں نعرہ ہائے تکبیر بلند کیے۔

پہلا اجلاس: ٹھیک ساڑھے چار بجے جلسہ سالانہ کے افتتاحی اجلاس کا آغاز مکرم امیر صاحب امریکہ کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم سے ہوا، جو مکرم سید لبیب جنود صاحب مربی سلسلہ نے پیش کی۔ اس کا ترجمہ مکرم بشیر اسد صاحب نے پیش کیا۔ بعد ازاں مکرم بلال راجہ صاحب نے نظم پیش کی، جس کا ترجمہ مکرم مزمل جلال صاحب مربی سلسلہ ملوا کی جماعت نے پیش کیا۔

اس کے بعد مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا مغفور احمد صاحب، امیر جماعت احمدیہ امریکہ، نے تمام حاضرین کو خوش آمدید کہا۔ اس موقع پر آپ نے حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا شاملین جلسہ سالانہ امریکہ کے نام خصوصی پیغام انگریزی اور اردو میں پڑھ کر سنایا۔

پیغام پیش کرنے کے بعد محترم امیر صاحب نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی توقعات پر پورا اترنے کی توفیق عطا فرمائے۔ بعد ازاں آپ نے اجتماعی دعا کروائی۔

اس کے بعد محترم امیر صاحب نے اس اجلاس کے پہلے مقرر مکرم منصور قریشی صاحب کو اسٹیج پر مدعو کیا۔ آپ نے ”خدا کی طرف پہلا قدم: مادیت پرست دنیا میں بیعت کی پہلی شرط کو قائم رکھنا“ کے موضوع پر نہایت مدلل تقریر کی۔ آپ نے شرک کی باریک اقسام کا ذکر کرتے ہوئے حقیقی توحید کے مفہوم کو واضح کیا۔

بعد ازاں مکرم صاحبزادہ عثمان لطیف صاحب نے ”کامل نمونہ: ہر سانس میں توحید الٰہی کا عملی اظہار“ کے عنوان پر نہایت مؤثر تقری کی۔ آپ نے آنحضرت ﷺ کی سیرت

مبارکہ، صبر، قربانی اور توحید کے عملی اظہار کے مختلف پہلوؤں کو نہایت پُر اثر انداز میں بیان کیا۔

اس اجلاس کی تیسری اور آخری تقریر مکرم احسن محمود خان صاحب نے ”ابتدائی اسلامی سلطنت کے زوال میں غیر قوموں سے شادیوں کا کردار: اپنے ایمان، خاندان اور مستقبل کی حفاظت“ کے موضوع پر کی۔ آپ نے تاریخی حقائق کی روشنی میں نوجوانوں کو غیر از جماعت شادیوں کے دینی، خاندانی اور معاشرتی نقصانات سے نہایت احسن انداز میں آگاہ کیا۔ بعد ازاں اجلاس کے اختتام پر چند ضروری اعلانات کیے گئے۔

بعد ازاں شام تقریباً سات بجے تمام احباب نے ڈائننگ ہال میں شام کا کھانا تناول کیا۔ جلسہ سالانہ کے پہلے دن کا اختتام نماز مغرب وعشاء کی باجماعت ادائیگی پر ہوا، جو تقریباً پونے نو بجے مکرم سلمان طارق صاحب مربی سلسلہ ورجینیا ساؤتھ نے پڑھائیں۔

(الفضل ڈاٹ آرگ، 4جولائی 2026ء)(رپورٹ: نمائندہ الفضل انٹرنیشنل)

۷۶ویں جلسہ سالانہ امریکہ کا دوسرا روز

دوسرا دن: ہفتہ، ۴جولائی ۲۰۲۶ء

(رپورٹ: سید شمشاد احمد ناصر اور مطیع اللہ جوئیہ مربیان سلسلہ ونمائندگان الفضل انٹرنیشنل)

جماعت احمدیہ امریکہ کے ۷۶ویں جلسہ سالانہ کے دوسرے دن کا بابرکت آغاز نماز تہجد سے ہوا، جو صبح پونے چار بجے جلسہ گاہ میں مکرم حافظ مبارک کوکوئی صاحب، نیشنل سیکرٹری تعلیم القرآن ووقف عارضی، نے پڑھائی۔ اس کے بعد مکرم احمد سلمان شیخ صاحب، مربی سلسلہ جماعت احمدیہ لاس اینجلس، نے نماز فجر پڑھائی اور بیعت کی پہلی شرط کے تناظر میں شرک سے اجتناب کے موضوع پر درس دیا۔

صبح سات بجے شاملین جلسہ کے لیے ڈائننگ ہال میں ناشتہ کا اہتمام کیا گیا، جبکہ رجسٹریشن کا عمل بھی ساتھ ساتھ جاری رہا۔ ٹریفک کنٹرول کے کارکنان بھی بروقت اپنی ڈیوٹیوں پر پہنچ گئے اور نہایت مستعدی سے خدمت میں مصروف ہوگئے۔

دوسرے دن کا پہلا اجلاس: ہفتہ کا پہلا اجلاس صبح دس بجے مکرم ندیم ملک صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم ہاشم عثمان صاحب، مربی سلسلہ ریاست ہوائی، نے پیش کی، جبکہ اس کا ترجمہ مکرم شمس الدین لطیف صاحب نے پیش کیا۔ بعد ازاں مکرم خالد منہاس صاحب آف ڈیٹرائٹ جماعت نے نظم پیش کی، جس کا ترجمہ مکرم جلیس ڈار صاحب مربی سلسلہ نے پیش کیا۔

اس اجلاس میں کل پانچ تقاریر پیش کی گئیں۔ پہلی تقریر مکرم زکریا احمد سید صاحب نے ”ایک مومن کا فریضہ۔ جھوٹ کے خلاف جہاد کرنا اور ہر حال میں سچائی پر قائم رہنا“ کے عنوان پر کی۔ موصوف نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کی تعلیمات کی روشنی میں واضح کیا کہ حقیقی نیکی کی بنیاد سچائی پر ہے۔ آپ نے یہ بھی بیان کیا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے عملی نمونہ سے ہمیشہ سچائی، دیانت اور قول سدید کو اختیار کرنے کی تعلیم دی۔

بعد ازاں مکرم عرفان چودھری صاحب نے ”دنیاوی بتوں سے منہ موڑ کر اسوہ حسنہ کو اپنانا“ کے موضوع پر تقریر کی۔ موصوف نے بیان کیا کہ بطور احمدی مسلمان ہمیں دنیاوی اور سوشل میڈیا شخصیات کے غیر ضروری اثرات سے اپنے دلوں کو محفوظ رکھنا چاہیے اور صرف رسول کریم ﷺ کی سیرت مبارکہ کو اپنے لیے حقیقی نمونہ بنانا چاہیے۔

تیسری تقریر مکرم مدیل عبد اللہ صاحب نے ”ریاء: خود نمائی کے دور میں نیت کی پاکیزگی کی اہمیت“ کے عنوان پر کی۔ آپ نے سامعین کو توجہ دلائی کہ سوشل میڈیا کے اس دور میں حقیقی احمدی کو ریاکاری سے بچتے ہوئے اپنی زندگی صرف خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لیے بسر کرنی چاہیے۔

اجلاس کی چوتھی تقریر مکرم حبیب محمد شفیق صاحب نے ”آنے والی نسل میں ہمدردی، خدمت خلق اور بلند عزم و ہمت قائم کرنے کے لئے والدین کا فرض“ کے عنوان پر کی۔ آپ نے تربیت اولاد کے حوالہ سے اس امر پر روشنی ڈالی کہ آئندہ نسل کو کس طرح نڈر، بااخلاق اور دینی اقدار کا حامل بنایا جا سکتا ہے۔

اس اجلاس کی آخری تقریر مکرم طلحہ علی صاحب مربی سلسلہ نے ”رضی اللہ عنھم ورضواعنہ: صحابہ کرام (رضوان اللہ علیھم اجمعین) کے اخلاص فی التوحید کے بے مثال نمونے“ کے عنوان پر کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی توحید سے عشق، اس کے قیام کے لیے ان کی بے مثال قربانیوں اور ان کے اخلاص کا نہایت مؤثر انداز میں ذکر کیا۔

JALSA SALANA USA 2026
76th ANNUAL CONVENTION
Say, 'I pray to my Lord only, and I associate no one with Him.'
The Holy Quran
(Chapter 72 : Verse 21)
AHMADIYYA MUSLIM COMMUNITY USA
JALSA SALANA 2026

JALSA SALANA USA 2026
76th ANNUAL CONVENTION
Say, 'I pray to my Lord only, and I associate no one with Him.'
The Holy Quran
(Chapter 72 : Verse 21)
AHMADIYYA MUSLIM COMMUNITY USA
JALSA SALANA 2026

ترجمہ
TRANSLATION HEADSETS

اجلاس کے اختتام پر چند اہم اعلانات کیے گئے۔ نماز ظہر و عصر مکرم سید شمشاد احمد ناصر صاحب مربی سلسلہ نے تقریباًڈیڑھ بجے پڑھائیں۔ نمازوں کے فوراًبعد آپ نے تین نکاحوں کا اعلان بھی کیا۔ بعد ازاں شاملین جلسہ نے دوپہر کا کھانا تناول کیا۔

دوسرے دن کا دوسرا اجلاس: دوسرا اجلاس شام تقریباًچار بجے مکرم بلال رانا صاحب، نائب امیر جماعت احمدیہ امریکہ، کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا، جو مکرم محمد البراقی صاحب نے پیش کی، جبکہ اس کا ترجمہ مکرم خالد اسد صاحب نے پڑھا۔ بعد ازاں مکرم زبیر عبید اللہ صاحب نے خوش الحانی کے ساتھ نظم پیش کی، جس کا ترجمہ مکرم مبارک بشیر صاحب نے پیش کیا۔

اس کے بعد مکرم قاسم رشید صاحب نے "عدل و انصاف۔ امریکہ کے آئین کی روشنی میں انسانی حقوق کا احیائے نو" کے عنوان پر جامع تقریر کی۔ آپ نے نہایت احسن انداز میں اسلام کی عدل و انصاف پر مبنی بے نظیر تعلیمات کا ذکر کیا اور اس امر پر روشنی ڈالی کہ امریکہ بھی انہی اصولوں پر عمل پیرا ہو کر دوبارہ ترقی کی راہوں پر گامزن ہو سکتا ہے۔

بعد ازاں مکرم امجد محمود خان صاحب، نیشنل سیکرٹری امور خارجہ، نے ان مہمانان کرام کا تعارف کروایا جنہوں نے جلسہ سالانہ سے خطاب کرنا تھا۔ اسی موقع پر احمدیہ مسلم ہیومینٹیرین ایوارڈ ریاست ٹیکساس کے کانگریسی نمائندہ گریگ کیزار صاحب (Greg Casar, D-Texas) کو ان کی نمایاں خدمات کے اعتراف میں دینے کا اعلان کیا گیا۔ موصوف خود جلسہ میں حاضر نہ ہو سکے، تاہم ان کا خصوصی ویڈیو پیغام تمام شاملین جلسہ کو سنایا گیا۔

دیگر مہمانان کرام میں سے درج ذیل احباب نے حاضرین جلسہ سے خطاب کیا:

HON. JOSHUA COLE, MEMBER, VIRGINIA HOUSE OF DELEGATES

KURT WERTHMULLER, SUPERVISORY POLICY ANALYST, U.S. COMMISSION ON INTERNATIONAL RELIGIOUS FREEDOM

KNOX THAMES, EXECUTIVE DIRECTOR, EVERETT CENTER FOR GLOBAL RELIGIOUS FREEDOM,

DASSAS BAPTIST UNIVERSITY

CHRISTOPHER FRELKE, DIRECTOR, DEPARTMENT OF PARKS AND RECREATION, CITY OF RICHMOND

یہ اجلاس شام تقریباً ساڑھے پانچ بجے اختتام پذیر ہوا۔ بعد ازاں جلسہ گاہ میں قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کرنے والے بچے اور بچیوں کی تقریب آمین منعقد کی گئی جس میں مکرم مبارک کوکوئی صاحب، نیشنل سیکٹری تعلیم القرآن ووقف عارضی نے ان سے قرآن سنا اور دعا کرائی۔ اس موقع پر کل ۲۵ بچے اور ۱۷ بچیوں کی آمین ہوئی۔ اس دوران دیگر شعبہ جات کے خصوسی پروگرام مختلف مقامات پر منعقد ہوئے جن میں سے بعض میں مکرم و محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ امریکہ نے بھی شرکت کی۔

نماز مغرب وعشاء سے قبل مکرم شمشاد احمد ناصر صاحب نے امریکہ میں گزشتہ سال وفات پانے والے احباب وخواتین کے اسماء بغرض دعا پڑھ کر سنائے۔ اس کے بعد مکرم عمر نیر صاحب مربی سلسلہ نے نماز مغرب وعشاء پڑھائیں۔

اجلاسات مستورات:

لجنہ اماء اللہ امریکہ نے مورخہ ۴/جولائی بروز ہفتہ اپنے علیحدہ جلسہ کے پروگرام کا آغاز کیا۔ یہ اجلاس محترمہ دیا طاہرہ بکر صاحبہ، نیشنل صدر لجنہ اماءاللہ امریکہ، کی زیر صدارت صبح دس بجے شروع ہوا۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور نظم سے ہوا، جس کے بعد پہلی تقریر محترمہ لبنیٰ ملک صاحبہ نے ”دین کے ساتھ وطن سے بھی وفا کا عہد“ کے موضوع پر کی۔ دوسری تقریر محترمہ امۃ الرحمن احمد صاحبہ نے ”اللہ تعالیٰ سے کیا ہوا عہد“ کے عنوان پر پیش کی۔ تیسری تقریر محترمہ ربیعہ انور صاحبہ کی تھی، جنھوں نے ”شیطانی وساوس اور نفسانی خواہشات کے خلاف جہاد اکبر“ کے موضوع پر نہایت بصیرت افروز خطاب کیا۔

اجلاس کی اختتامی تقریر محترمہ زونا احمد صاحبہ نے ”اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں کو یاد رکھنے کے ساتھ ساتھ اِحساس شکر پیدا کرنا“ کے موضوع پر کی۔ اس کے بعد امتیازی

طالبات میں انعامات اور اسناد تقسیم کی گئیں۔

نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد تمام شاملات جلسہ نے دوپہر کا کھانا تناول کیا۔

مستورات کا دوسرا اجلاس

شام چار بجے مستورات کے دوسرے اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور نظم سے ہوا۔ اس اجلاس کی پہلی مقررہ مکرمہ ماہا ملک صاحبہ تھیں، جنہوں نے ”بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچانے کی کوشش کرنا“ کے موضوع پر تقریر کی۔

بعد ازاں اختتامی تقریر مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ امریکہ نے ”وصیت۔ محبت اور قربانی کا عہد“ کے عنوان سے کی۔

آخر میں نومبائعات کے استقبال کی غرض سے چند بچیوں نے خوش الحانی کے ساتھ قصیدہ پیش کیا۔ اعلانات کے بعد شام کا کھانا چھ بجے پیش کیا گیا، جبکہ نماز مغرب وعشاء رات پونے نو بجے ادا کی گئیں۔ (الفضل ڈاٹ آرگ، 5 جولائی 2026ء)

۷۶ویں جلسہ سالانہ امریکہ کا تیسرا روز

تیسرا دن: اتوار، ۵ جولائی ۲۰۲۶ء

(رپورٹ: سید شمشاد احمد ناصر اور مطیع اللہ جوئیہ مربیان سلسلہ و نمائندگان الفضل انٹرنیشنل)

جماعت احمدیہ امریکہ کے ۷۶ ویں جلسہ سالانہ کے تیسرے اور آخری دن کا آغاز بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے صبح پونے چار بجے جلسہ گاہ میں باجماعت نماز تہجد سے ہوا، جو مکرم حافظ امان احمد صاحب نے پڑھائی۔ اس کے بعد نماز فجر مکرم اظہر گورایا صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی اور توحید اور کلمہ شہادت کے موضوع پر درس حدیث پیش کیا۔

صبح سات بجے سے شاملین جلسہ کے لیے ڈائننگ ہال میں ناشتے کا انتظام کر دیا گیا تھا۔

اختتامی اجلاس : جلسہ سالانہ کے اختتامی اجلاس کا آغاز صبح ۱۰ بجے ہوا، جس کی صدارت مکرم صاحبزادہ مرزا مغفور احمد صاحب، امیر جماعت احمدیہ امریکہ نے کی۔ اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا، جس میں مکرم مبارک کوکوئی صاحب نے سورۃ القیامہ کی تلاوت پیش کی، جبکہ اس کا ترجمہ مکرم عبد الرحیم لطیف صاحب نے پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم سرمد احمد نوید صاحب مربی سلسلہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا پاکیزہ منظوم کلام ”اے سونے والو! جاگو کہ وقت بہار ہے، اب دیکھو آکے در پہ ہمارے وہ یار ہے“ خوش الحانی سے پیش کیا، جس کا ترجمہ مکرم عبد اللطیف بلانٹا صاحب نے پیش کیا۔

اس کے بعد درج ذیل شعبہ جات اور ذیلی تنظیمات کی طرف سے غیر معمولی کارکردگی دکھانے والے ممبران کو اسٹیج پر مدعو کیا گیا، جنہیں مکرم امیر صاحب نے ایوارڈز عطا فرمائے: حفظ قرآن، تعلیمی ایوارڈز، اشاعت، تربیت، طاہر اکیڈمی، مجلس انصار اللہ، مجلس خدام الاحمدیہ و مجلس اطفال الاحمدیہ

حسب روایت مکرم امیر صاحب نے سال گزشتہ میں مجلس انصار اللہ، مجلس خدام الاحمدیہ اور مجلس اطفال الاحمدیہ امریکہ میں اعلیٰ کارکردگی حاصل کرنے والی مجالس کو عَلَمِ انعامی سے نوازا۔

مجلس انصار اللہ امریکہ میں سنٹرل جرسی، مجلس خدام الاحمدیہ امریکہ میں شکاگو، جبکہ مجلس اطفال الاحمدیہ امریکہ میں ملواکی مجلس نے عَلَمِ انعامی حاصل کیا۔

اجلاس کی پہلی تقریر مکرم سید عادل احمد صاحب مربی سلسلہ نے ”خلفائے کرام کے ارشادات کی روشنی میں امریکہ جماعت کے لیے روحانی لائحہ عمل“ کے عنوان پر کی۔ آپ نے احباب جماعت کے سامنے خلفائے احمدیت کی زریں نصائح اور رہنما ارشادات پیش کیے اور اس امر پر روشنی ڈالی کہ ان ہدایات پر عمل پیرا ہو کر ہم کس طرح خدا تعالیٰ کا قرب

حاصل کرسکتے ہیں۔

بعد ازاں مکرم عدنان احمد صاحب مربی سلسلہ نے ”ذکر حبیب: حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا عالم اسلام کے لیے درد اور رہنمائی“ کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حیات طیبہ سے مختلف مثالیں پیش کرتے ہوئے بتایا کہ آپ علیہ السلام کے دل میں شروع ہی سے اسلام اور عالم اسلام کے لیے غیر معمولی درد موجزن تھا، اور کس طرح حضور علیہ السلام نے اعلائے کلمہ اسلام کے لیے ہر تکلیف کو بدل و جان قبول فرمایا۔

اس کے بعد مولانا اظہر حنیف صاحب مبلغ انچارج جماعت احمدیہ امریکہ نے ”ایمان بالآخرت: حیات بعد الموت کی حقیقت اور اہمیت“ کے نہایت اہم موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں اسلامی تعلیمات کی روشنی میں دنیوی زندگی کی حقیقت اور آخرت کی اہمیت بیان فرمائی اور احباب کو نصیحت کی کہ وہ اپنے اعمال کی اصلاح کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق زندگی بسر کریں۔

اختتامی خطاب اور دعا: جلسہ سالانہ امریکہ کا اختتامی خطاب مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ امریکہ نے کیا۔ آپ نے احباب جماعت کو اپنی ذمہ داریوں کا احساس دلاتے ہوئے عہد بیعت سے وفا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ نیز آپ نے تمام احباب کو توحید کے قیام کی نصیحت کی اور کثرت سے درود شریف پڑھنے کی طرف توجہ دلائی۔ اسی طرح مکرم امیر صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے لیے دعا کی تحریک کی۔ پونے دو بجے کے قریب آپ نے اختتامی دعا کروائی۔

اجلاس کے بعد مکرم ارشاد ملہی صاحب مربی سلسلہ نے نماز ظہر و عصر پڑھائیں، جس کے بعد احباب ڈائننگ ہال تشریف لے گئے اور دوپہر کا کھانا تناول کیا۔ اس طرح جلسہ سالانہ امریکہ ۲۰۲۶ء خدا تعالیٰ کے فضل سے بخیریت اختتام پذیر ہوا۔ امسال جلسہ سالانہ کی کل حاضری ۹,۴۲۰ رہی۔

امسال دنیا کے مختلف حصوں کی طرح امریکہ کے اس علاقہ میں بھی گرمی کی شدت غیر معمولی رہی اور درجہ حرارت ۱۰۰ ڈگری فارن ہائیٹ سے تجاوز کر گیا، جس کے باعث بعض انتظامی معاملات میں دشواریاں بھی پیش آئیں۔ تاہم خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے کارکنان نے ضیافت سمیت ہر شعبہ میں نہایت اخلاص، مستعدی اور احسن رنگ میں اپنی خدمات سرانجام دیں۔ اللہ تعالیٰ تمام کارکنان اور رضاکاران کو احسن جزا عطا فرمائے اور ہم سب کو جلسہ سالانہ کے مقاصد کو حقیقی رنگ میں حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (الفضل ڈاٹ آرگ، 5 جولائی 2026ء)

دنیا بھر میں جلسہ ہائے سالانہ

کینیڈا کا ۴۸واں جلسہ سالانہ

بتاریخ ۱۰ تا ۱۲ر جولائی ۲۰۲۶ء جماعت احمدیہ کینیڈا کا ۴۸واں جلسہ سالانہ کینیڈا کے سب سے بڑے شہر ٹورانٹو سے مُتّصِل مسی ساگا (Mississauga) شہر کے معروف انٹرنیشنل سنٹر میں منعقد ہوا۔

شعبہ تبلیغ کے تحت ایک خوبصورت نمائش کا انتظام کیا گیا ہے جس میں قرآن پاک کے تراجم نہایت خوبصورتی سے سجائے گئے ہیں۔ مرکزی جلسہ گاہ کے باہر ایک بازار بھی لگایا گیا تھا جہاں پر خرید و فروخت کے درجنوں اسٹالز نیز مختلف جماعتی شعبوں کے تحت بھی اسٹالز لگائے گئے ہیں۔

میئر آف مسی ساگا (Mississauga) محترمہ Carolyn Parrish صاحبہ تین کونسلرز کے ہمراہ سٹیج پر تشریف لائیں اور مختصر خطاب کیا۔

"وان (Vaughan)" کے میئر محترم Steven Del Duca صاحب چار کونسلرز کے ہمراہ سٹیج پر تشریف لائے اور بڑے خلوص سے کہا کہ وہ جماعت کی خدمات، خصوصاً ہسپتال کی تعمیر کے منصوبے اور ہیومنٹی فرسٹ کی خدمات کی دِل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔

ٹورانٹو شہر کے شمال میں واقع شہر بریڈفورڈ میں احمدیہ جماعت کینیڈا نے ۱۲۴۶ ایکڑ کی زمین خریدی ہوئی ہے جہاں پر قبرستان کی تعمیر کا آغاز ہو چکا ہے اور مستقبل میں جلسہ گاہ تعمیر کرنے کا ارادہ ہے۔ ان شاء اللہ۔ یہاں کے میئر محترم James Leduc صاحب نے اپنے مختصر خطاب میں کہا کہ انہیں امید ہے کہ یہ جلسہ مستقبل میں ان کے شہر میں منعقد ہوا کرے گا اور وہ اس کے لیے بہت پُرجوش ہیں۔

برمپٹن شہر کے میئر Patrick Brown پانچ کونسلرز کے ہمراہ سٹیج پر تشریف لائے اور حاضرین سے پُرجوش خطاب کیا۔

Treasury Board کے صدر محترم شفقت علی نے کئی دوسرے پارلیمنٹ ممبرز کے ہمراہ خطاب کیا اور جماعت احمدیہ کی خدمات کا بھرپور اعتراف کیا۔ ان کے ہمراہ تشریف لانے والے کینیڈین پارلیمنٹ کے ممبر محترم Yvan Baker صاحب جو The Parliamentary Friendship Association of Ahmadiyya Muslim Jamaat کے Co-Chair بھی ہیں، نے حاضرین سے خطاب کیا۔ وہ وزیر اعظم کینیڈا محترم Mark Carney صاحب کا جماعت احمدیہ

کینیڈا کے لیے تحریری پیغام لائے تھے جو انہوں نے صدرِ اجلاس مولانا داؤد احمد حنیف صاحب سابق پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا کو پیش کیا۔

چند پارلیمنٹ ممبرز سٹیج پر تشریف لائے اور حاضرین سے خطاب کیا۔ بعد ازاں نیشنل ڈیموکریٹک اونٹاریو کی سربراہ اور صوبائی اپوزیشن لیڈر محترمہ Marit Stiles صاحبہ نے بھی حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے جماعتِ احمدیہ کی خدمات کا اعتراف کیا۔ Town of Halton Hills کی میئر محترمہ Ann Lawlor صاحبہ نے بھی جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے بتایا کہ جب وہ میئر منتخب ہوئیں تو احمدیہ مسلم جماعت کے ممبران ان کے پاس آئے اور ان سے پوچھا کہ احمدیہ جماعت شہر کے لوگوں کی کیا خدمت کر سکتی ہے؟ میئر صاحبہ نے کہا کہ یہ بات اُن کے لیے حقیقتاً خوشگوار حیرت کا باعث تھی کہ میئر سے کسی چیز کا مطالبہ کرنے کی بجائے اپنی خدمات پیش کی جائیں۔ آخر میں ”Y“ میڈیا کے سربراہ محترم Yudhvir Jaswal صاحب نے بتایا کہ وہ حال ہی میں امام جماعت احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کرنے کے لیے برطانیہ گئے تھے۔ انہوں نے حضورِ انور سے اپنی ملاقات کا انتہائی مثبت اور خوشگوار تجربہ بیان کیا۔

اس جلسہ پر ریویو آف ریلیجنز نے شعبہ تبلیغ کینیڈا کے تعاون سے ”Makkah: Journey to the Heart of Islam“ کے موضوع پر ایک نمائش کا اہتمام کیا ہے جس میں قدِ آدم پوسٹرز کے ذریعہ مکہ کی تاریخ، بُود و باش، اسلام کی آمد اور اس کے مختلف ادوار دکھائے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ قرآنِ کریم کے تاریخی نسخے، مختلف خوشبوئیں نیز بیش قیمت اشیاء، مشاہدہ کے لئے رکھی گئی ہیں۔ یہ نمائش نہ صرف غیر مسلموں بلکہ مسلمانوں خصوصاً نوجوانوں کے نہایت دلچسپی کا باعث ہے۔

کینیڈا کے سب سے بڑے شہر ٹورانٹو کی میئر محترمہ Olivia Chow صاحبہ نے اپنے سات منٹ کے خطاب میں جماعت احمدیہ کینیڈا کی خدمات کا بھرپور اعتراف کیا۔

اس سال کا ”سر محمد ظفر اللہ خان ایوارڈ“ Edmonton-Strathcona کے حلقہ سے منتخب پارلیمنٹ ممبر محترمہ Heather McPherson کو دیا گیا ہے۔ انہوں نے فلسطین اور فلسطینیوں کے حقوق کے لیے کوشش اور محنت کی ہے۔ یہ ایوارڈ اُن کی اِن کوششوں کے اعتراف میں ہے۔ وہ بذاتِ خود جلسہ پر حاضر نہیں ہو سکیں تھیں تاہم انہوں نے اپنے ویڈیو پیغام میں اس اعزاز کے لیے جماعتِ احمدیہ کینیڈا کا شکریہ ادا کیا اور سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کی امن اور انصاف کے لیے کوششوں اور کردار کو سراہا۔ انہوں نے مزید کہا کہ فلسطین کے لیے اپنی آواز بلند کرتی رہیں گی اور جماعت احمدیہ کے ساتھ مل کر امن کی کوشش جاری رکھیں گی۔

صوبائی پارلیمنٹ ممبر اور وزیر محترم Stephen Francis Lecce صاحب کے حلقہ انتخاب میں جماعتِ احمدیہ کا مرکزی مشن ہاؤس اور مسجد بیت السلام واقع ہے۔ محترم وزیر صاحب نے اپنے دو صوبائی پارلیمنٹ ممبرز کے ہمراہ جلسہ سے خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ وہ تقریباً ایک دہائی سے جلسہ سالانہ میں شامل ہو رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس سال کے شروع میں وہ ہیومنٹی فرسٹ یوکے کے ۳۰ویں یومِ تاسیس میں شامل ہونے کے لیے لندن گئے تھے تو امام جماعت حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے دوسری بار ملنے کا اعزاز پایا۔ محترم وزیر صاحب نے جماعت احمدیہ کی خدمات کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا ”جزاک اللہ“۔

جلسہ سالانہ کے دوسرے روز صوبہ اونٹاریو کے وزیر اعلیٰ Honorable Premier, Doug Ford کئی صوبائی ممبران پارلیمنٹ کے ہمراہ جلسہ سالانہ میں تشریف لائے تھے اور مکرم امیر صاحب جماعت کینیڈا اور دوسرے عہدیداران کے ساتھ ملاقات کی تھی اور احبابِ جماعت کے لیے ایک خصوصی ویڈیو پیغام بھی ریکارڈ کروایا تھا۔ اس موقع پر یہ پیغام دکھایا گیا جس میں انہوں نے وعدہ کیا کہ بریڈفورڈ شہر میں جلسہ گاہ کے لیے خریدی گئی زمین پر جلسہ منعقد کرنے کے لیے تمام قانونی تقاضوں کو جلد پورا کرنے کے لیے وہ شہری انتظامیہ کے ساتھ مل کر بھرپور کوشش کریں گے۔

جلسہ سالانہ کینیڈا ۲۰۲۶ء کی اختتامی تقریر مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ کینیڈا نے کی۔ آپ نے کہا کہ ہماری اکثریت اس ملک میں ہجرت کر کے آئی ہے۔ ہمارا مقصد دُنیا کمانا نہیں بلکہ اسلام کی سچی تعلیم پھیلانا تھا اور اس مقصد کو ہمیں بھولنا نہیں چاہیے۔ آپ نے کہا کہ آپ کے ہمسائے، آپ کے گراسری اسٹور کے کیشئرز، آپ کے کام پر آپ کے ساتھی اور آپ کے دوست، اسلام کے بارہ میں علم حاصل کرنے کے لیے کتابیں نہیں پڑھتے بلکہ آپ کے کردار اور عمل کو پڑھتے ہیں۔ آپ اس بات کو یقینی بنائیں کہ آپ کا ہر عمل اور فعل اسلام کی حقیقی تعلیم کی عکاسی کرتا ہو۔ مکرم امیر صاحب نے مزید کہا کہ آپ کی نسلیں آپ کو اس وجہ سے نہ یاد کریں کہ ہمارے آباؤاجداد دُنیا کی لذتوں میں کھو گئے تھے بلکہ وہ آپ کو اس لیے یاد کریں کہ آپ نے اسلام احمدیت کو پورے ملک میں پھیلا دیا تھا۔

مکرم امیر صاحب نے بتایا کہ جلسہ سالانہ کینیڈا ۲۰۲۶ء میں ۳۰ ممالک کے ۲۴،۲۸۶ احباب نے شرکت کی جس میں ۱۲،۵۷۹ مرد اور ۱۱،۷۰۷ مستورات تھیں۔ اس جلسہ پر ۶،۱۷۰ رضاکاروں نے ڈیوٹی دی۔ ایم ٹی اے کے ذریعہ ۸۲،۰۰۰ سے زائد لوگوں نے جلسہ کی کارروائی دیکھی جبکہ سوشل میڈیا کے ذریعہ ۱،۳۴۱،۰۰۰ افراد نے جلسہ کی کارروائی کے بارہ میں پوسٹس دیکھیں۔

(الفضل ڈاٹ آرگ، 11 جولائی 2026ء، محمد سلطان ظفر۔ نمائندہ الفضل

جماعت گیانا کا اکتالیسواں جلسہ سالانہ ۲۰۲۶ء اور مسجد بیت النور کی تقریب سنگ بنیاد

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ گیانا کو مورخہ یکم فروری ۲۰۲۶ء کو جارج ٹاؤن میں نئی مرکزی مسجد "بیت النور" کا سنگ بنیاد رکھنے اور جلسہ سالانہ کے انعقاد کی سعادت حاصل ہوئی۔

نومبر ۲۰۲۵ء میں پرانی مسجد اور مشن ہاؤس کو مسمار کر دیا گیا۔ لکڑی سے تعمیر شدہ مشن ہاؤس فروخت کر دیا گیا جبکہ قابل استعمال سامان دیگر جماعتی املاک میں استعمال کیا گیا جس سے جماعت کو کئی ہزار ڈالر کی بچت ہوئی۔ ان تیاریوں کے بعد مسجد کے سنگ بنیاد اور جلسہ سالانہ کی مشترکہ تقریب کی منصوبہ بندی کی گئی۔

اس تاریخی موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت مکرم ملک لال خان صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا کو اپنی نمائندگی میں سنگ بنیاد رکھنے کے لیے مقرر فرمایا۔ سنگ بنیاد کی اینٹ وہ متبرک اینٹ تھی جسے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امریکہ میں مسجد فتح عظیم کے افتتاح کے موقع پر دعا کے ساتھ متبرک فرمایا تھا۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک

یہ تقریب سعید مورخہ یکم فروری ۲۰۲۶ء کو منعقد کی گئی۔ سب سے پہلے جلسہ سالانہ کی تقریب رکھی گئی جس میں تلاوت قرآن کریم، نظم اور تقاریر کے بعد تعلیمی اعزازات کے انعامات تقسیم کیے گئے۔ اس کے بعد دعا کے ساتھ اس مختصر جلسہ کا اختتام ہوا۔

بعد ازاں سنگ بنیاد کی تقریب منعقد ہوئی جس میں مختلف مذہبی، سماجی اور سرکاری شخصیات نے شرکت کی اور اپنے تاثرات پیش کیے۔ ان میں ریجنل پولیس کمانڈر کے نمائندہ انسپکٹر نفستے مورس صاحب، جارج ٹاؤن کے سابق میئر پنڈت اوبراج نارائن صاحب، انٹر ریلیجس آرگنائزیشن کے نمائندہ نیل باکس صاحب، ریٹائرڈ پولیس کمانڈر اوین ٹراٹز صاحب، برہما کماری تنظیم کی نمائندہ سسٹر کناری صاحبہ اور صدر مملکت گیانا کے نمائندہ و وزیر پبلک سروس آنجناب ذوالفقار علی صاحب شامل تھے۔ مقررین نے جماعت احمدیہ اور ہیومینٹی فرسٹ کی انسانی خدمات کو سراہا اور نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔

بعض شخصیات کی عدم موجودگی کے باعث ان کے پیغامات بھی پڑھ کر سنائے گئے جن میں انٹرنیشنل آرگنائزیشن فار مائیگریشن (IOM)، صدر جماعت و مبلغ انچارج برازیل اور صدر صاحبہ گیانا شامل تھے۔

اپنی اختتامی تقریر میں مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ کینیڈا نے "بیت النور" کے بابرکت نام اور مسجد کے روحانی و معاشرتی کردار پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ یہ مسجد جارج ٹاؤن میں الٰہی نور، راہنمائی اور امن کا مرکز بنے گی۔ ان شاءاللہ

اس تقریب میں تقریباً ۱۵۰/ افراد شامل ہوئے جن میں قریباً ۶۰/ غیر احمدی اور غیر مسلم مہمان تھے۔ مہمانان کرام میں قائم مقام امریکی سفیر جان کرپن صاحب بھی

شامل تھے۔ تقریب کے اختتام پر ظہرانہ پیش کیا گیا۔ (رپورٹ: مقصود احمد منصور۔ نمائندہ الفضل انٹرنیشنل، الفضل ڈاٹ آرگ، 16جولائی 2026ء)

جماعت احمدیہ یوروگوئے (Uruguay) کے تیسرے جلسہ سالانہ ۲۰۲۶ء کا بابرکت انعقاد

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جماعت احمدیہ یوروگوئے (Uruguay) کو امسال اپنا تیسرا جلسہ سالانہ ”قرآن کریم، الہام اور عقل“ کے مرکزی موضوع پر ۷/فروری ۲۰۲۶ء کو یوروگوئے کے دارالحکومت مانتےویڈیو (Montevideo) میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

اس جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لیے ارجنٹینا(Argentina) ، بولیویا (Bolivia)اور کینیڈا (Canada) سے احباب جماعت نے سفر اختیار کیا۔

جلسہ میں شامل ہونے والے غیر از جماعت مہمانوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کیا جن میں یونیفیکیشن چرچ کے ڈائریکٹر رول رے بانے گاس (Raul Rey Banegas – Director of Unification Church)اور کیتھولک چرچ کے پادری ریورنڈ کارلوس سنابریا دے پریتو (Reverend Carlos Sanabria de Preto of Catholic Church) سر فہرست تھے۔

مبلغ انچارج ارجنٹینا اور مبلغ انچارج بولیویا مکرم عطاء المنان صاحب کے ساتھ مہمانان جلسہ کی سوال وجواب کی نشست ہوئی۔

جلسہ سالانہ کی کل حاضری ۵۰/افراد پر مشتمل تھی جن میں ۲۶/غیر از جماعت مہمان شامل تھے۔

جلسہ سالانہ کے اختتام کے چند دن بعد ۱۲/فروری کو جلسہ سالانہ سے منسلک ایک تبلیغی ڈنر کا اہتمام کیا گیا جس میں حکومتی نمائندگان نیز مذہبی راہنماؤں کو دعوت دی گئی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

(رپورٹ: یوسف خان، نمائندہ الفضل انٹرنیشنل
الفضل ڈاٹ آرگ، 16جولائی 2026ء)

جماعت احمدیہ سویڈن کے تینتیسویں جلسہ سالانہ ۲۰۲۶ء کا کامیاب انعقاد

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ سویڈن کا ۳۳واں جلسہ سالانہ "شرائط بیعت اور احمدی کی ذمہ داریاں" کے مرکزی موضوع پر ۱۳؍و۱۴؍جون ۲۰۲۶ء کو مسجد ناصر، گوتھن برگ میں کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا۔ بعض احباب تقریباً ۱۵۰۰؍کلومیٹر کا سفر طے کر کے جلسہ میں شرکت کے لیے پہنچے۔

سوال وجواب کی ایک نشست بھی منعقد ہوئی جس میں مبلغین سلسلہ نے احباب جماعت کے مختلف دینی اور تربیتی سوالات کے جواب دیے۔

اختتامی اجلاس کے آخر پر مکرم امیر صاحب نے شاملین جلسہ، مہمان مقررین، کارکنان اور جلسہ انتظامیہ کی خدمات کو سراہتے ہوئے ان کا شکریہ ادا کیا۔ بعد ازاں دعا کے ساتھ جلسہ سالانہ اپنے اختتام کو پہنچا۔

مکرم امیر صاحب نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال ۸۴۱؍احباب و خواتین نے جلسہ میں شرکت کی۔ نیز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ازراہ شفقت اجازت سے جلسہ کی لائیو سٹریمنگ بھی کی گئی اور وقفوں کے دوران خصوصی سٹوڈیو پروگرام پیش کیے گئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۳۰۰۰؍سے زائد افراد نے آن لائن جلسہ کی کارروائی سے استفادہ کیا۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک۔

(رپورٹ: رضوان احمد افضل۔ نمائندہ الفضل انٹرنیشنل)

(الفضل ڈاٹ آرگ، 8 جولائی 2026ء)

۲۳واں جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ بیلجیم

محض خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ بیلجیم کو اپنا ۲۳واں جلسہ سالانہ مورخہ ۳ تا ۵؍جولائی ۲۰۲۶ء کولیون شہر میں "ہمارا خدا" کے مرکزی عنوان پر منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ الحمدللہ علیٰ ذلک۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے امسال مولانا فیروز عالم صاحب مربی سلسلہ و انچارج مرکزی بنگلہ ڈیسک کو مرکزی نمائندہ مقرر فرمایا۔

تبلیغی میٹنگ : تبلیغی میٹنگ کا آغاز زیر صدارت مکرم فیروز عالم صاحب مرکزی نمائندہ سے ہوا۔ مکرم امیر صاحب نے جماعت کا تعارف کروایا اس کے بعد مکرم آصف بن اویس صاحب مربی سلسلہ و صدر خدام الاحمدیہ نے اپنی تقریر میں ایک خدا پر ایمان اور حقوق اللہ اور حقوق العباد کی حقیقت پر روشنی ڈالی۔ آخر پر مکرم Dirk Godecharle صاحب، جو ٹرن ہاؤٹ شہر کے پادری ہیں، نے کہا کہ میں نے احمدیہ جماعت سے خوبصورت کوئی جماعت نہیں دیکھی۔ میں پچھلے کئی سالوں سے جماعت کے ساتھ مل کر کام کر رہا ہوں اور جو جماعت احمدیہ کے لوگ دعویٰ کرتے ہیں ویسے ہی ان کے عمل ہیں۔ میں نے ان سے بہت سی خوبصورت باتیں سیکھی ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ جب بھی جماعت احمدیہ کسی پروگرام کا آغاز کرتی ہے تو خدا کے نام سے شروع کرتے ہیں۔ ان کو دیکھ کر میں بھی نے بھی یہ شروع کیا کہ جب بھی میں چرچ میں عبادت شروع کرتا ہوں تو میں بسم اللہ کا ترجمہ پڑھ کر شروع کرتا ہوں جو مجھے بہت تسلی اور سکون دیتا ہے۔ اس تبلیغی میٹنگ میں ۱۱۰؍افراد نے شرکت کی۔ الحمدللہ۔

سیکرٹری امورِ خارجہ بیلجیم مکرم شریف احمد صاحب نے جلسہ میں شریک دیگر معزز مہمانوں کا تعارف پیش کیا پیغامات پڑھ کر سنائے جس میں چار فیڈرل منیسٹرز اور مختلف شہروں کے کونسلر سیاسی اور سماجی شخصیات کے علاوہ دو ممالک کے ایمبسڈرز نے بھی شرکت کی۔ درج ذیل افراد نے حاضرین جلسہ سے خطاب کیا۔

Mr.Benjamin Arien, Mr. Andre Gantmans, Mr Marcos Jose, Mr Hiba Faraji, Mr Lieve Truyman, Mr yassin Louarroudi, Mrs Sofia Benani, Julien Milquet , castaneda Lacayo اور tony Friso ۔

بعد ازاں مکرم رانا عمران صاحب نے بیلجیم کے بادشاہ کا تحریری پیغام سنایا جس میں آپ نے جلسہ کے حاضرین کو نیک خواہشات کے ساتھ جماعت کی انسانیت کی خدمت کے کاموں کی تعریف کی۔ امسال جلسہ پر کل حاضری ۱۸۶۱ تھی۔ (الفضل ڈاٹ آرگ، ۳ تا ۵ جولائی 2026ء) (چودھری طاہر احمد گِل۔ نمائندہ الفضل انٹرنیشنل)

جماعت احمدیہ تھائی لینڈ کا تئیسواں جلسہ سالانہ ۲۰۲۶ء

☆...جلسہ کی کارروائی یوٹیوب پر براہ راست دکھائی گئی ☆...۴۵۰/احباب کی شمولیت

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ جماعت احمدیہ تھائی لینڈ کو اپنا ۲۳واں جلسہ سالانہ مورخہ ۲۴و۲۵/اپریل ۲۰۲۶ء کو منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ الحمدللہ

امسال جلسہ سالانہ کو منعقد کروانے کے لیے نئی جگہ منتخب کی گئی تھی یعنی Bangkok شہر میں موجود Nouvo City ہوٹل۔ چونکہ اس ہوٹل میں ۴۵۰/افراد کی گنجائش تھی اس لیے تمام حلقہ جات کو جلسہ میں شامل ہونے کے لیے کوٹہ دیا گیا۔ تمام شاملین جلسہ کی رجسٹریشن کی گئی اور رجسٹریشن کارڈ جاری کیے گئے۔

جلسہ کے پہلے اجلاس میں کل ۵/تقاریر ہوئیں ۳ اردو میں اور ۲ تھائی زبان میں۔

جلسہ کے دوسرے اجلاس میں ۶/اُردو تقاریر اور ایک تھائی زبان میں تقریر کی گئی۔ اسی دوران مستورات نے اپنے ہال میں اپنے اجلاس کا انعقاد کیا۔

تیسرے اجلاس کا آغاز مکرم عبدالسمیع صاحب کی زیر صدارت ہوا۔ تلاوت قرآن کریم وترجمہ مکرم طٰہٰ عزیز صاحب اور نظم مکرم علی رضا صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ تھائی لینڈ نے پیش کی۔ اس کے بعد خدام اور اطفال کی جانب سے ترانہ پیش کیا گیا۔ اور مہمانوں کی جانب سے مثبت تبصرے پیش کیے گئے۔ اس کے بعد خاکسار (نائب افسر جلسہ سالانہ وچیئرمین اسائلم کمیٹی) نے اسائلم کمیٹی تھائی لینڈ کی پراگریس رپورٹ اور جلسہ سالانہ کی فائنل رپورٹ پیش کی۔ کل حاضری ۴۵۰/رہی۔ جلسہ کی کارروائی یوٹیوب پر بھی براہ راست دکھائی گئی جس سے تقریباً ۳۰۰۰/افراد نے استفادہ کیا۔

جلسہ کے موقع پر غیر از جماعت احباب بھی موجود تھے جن کو جماعت کا تعارف کروایا گیا۔

جلسہ کے موقع پر بک سٹال بھی لگایا گیا جس میں تھائی زبان میں جماعتی کتب موجود تھیں۔ کُل ۱۱۵۰/بھات کی کتب فروخت ہوئیں۔

اللہ تعالیٰ ہماری حقیر کوششوں کو محض اپنے فضل سے باثمر کر دے اور حضرت مسیح موعودؑ نے شاملین جلسہ کے لیے جو دعائیں کیں ہیں وہ ہمارے حق میں بھی قبول فرمائے۔ آمین ثم آمین

(رپورٹ: مبارک احمد۔ جنرل سیکرٹری تھائی لینڈ و نائب افسر جلسہ سالانہ)

(الفضل ڈاٹ آرگ، 1 جولائی 2026ء)

مری تاریکیوں کو دور کر دے

مری تاریکیوں کو دور کر دے
دل و جاں کو مرے پُر نور کر دے

مری ہستی تری مرہونِ منت
مجھے اخلاص سے معمور کر دے

ہمیشہ تجھ سے وابستہ رہوں میں
تو میرے دل کو مثلِ طور کر دے

مری مٹی کسی کے کام آئے
اسے تو عشق سے بھرپور کر دے

مجھے اپنے کرم سے سرخرو کر
دلِ بیتاب کو مسرور کر دے

میں افضل بھی ہوں ترے فضل ہی سے
مرا ہر عیب تو مستور کر دے

افضل مرزا، امریکہ

جماعتہائے امریکہ کا کیلنڈر 2026ء

تاریخ۔ دن	تفصیل	لوکل۔ ریجنل۔ نیشنل	مقام
جنوری			
یکم جنوری۔ جمعرات	نئے سال کا پہلا دن		وفاقی تعطیل
3-4 جنوری، ہفتہ تا اتوار	لوکل، معاون تنظیمیں، ریویو 2025ء، منصوبہ جات 2026ء	لوکل و تنظیمیں	جماعت
3 جنوری، ہفتہ	Qur'an Talks 7:00 بجے شام	شعبہ تربیت	ویبینار
4 جنوری، اتوار	یومِ تحریکِ جدید	لوکل	جماعت
5-11 جنوری، پیر تا اتوار	ہفتہ تحریک جدید۔ وعدہ جات	لوکل	جماعت
10 جنوری، ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	زوم میٹنگ
18 جنوری، اتوار	جلسہ سیرۃ النبی ﷺ	ریجنل	جماعت
19 جنوری، پیر	مارٹن لوتھر کنگ جونیئر ڈے، لونگ ویک اینڈ		وفاقی تعطیل
23-25 جنوری، جمعہ تا اتوار	انصار لیڈرشپ کانفرنس	مجلس انصار اللہ	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
21-30 جنوری، بدھ تا جمعہ	وصیت عشرہ	شعبہ وصیت	جماعت
فروری			
31 جنوری تا یکم فروری، ہفتہ تا اتوار	لوکل، معاون تنظیمیں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
یکم تا 10 فروری، اتوار تا منگل	صلوٰۃ عشرہ	شعبہ تربیت	جماعت
7 فروری، ہفتہ	سہ ماہی فلائر تقسیم (شعبہ تبلیغ، ذیلی تنظیمیں، وقفِ نَو)	لوکل	جماعت
7 فروری، ہفتہ	Qur'an Talks 7:00 بجے شام	شعبہ تربیت	ویبینار
7 فروری، ہفتہ	نیشنل لجنہ مینٹرنگ کانفرنس	لجنہ اماء اللہ	ورچوئل
14 فروری، ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	زوم میٹنگ
14-15 فروری، ہفتہ تا اتوار	مصلح موعود والی بال ٹورنامنٹ، امریکہ	مجلس صحت	ساؤتھ ورجینیا، ورجینیا
15 فروری، اتوار	شہد کی مکھیاں پالنا اور گھر میں باغبانی	شعبہ زراعت	ویبینار
16 فروری، پیر	پریذیڈنٹس ڈے، لونگ ویک اینڈ		وفاقی تعطیل
19 فروری تا 19 مارچ، جمعرات تا جمعرات	ماہِ رمضان	لوکل	جماعت
21 فروری، ہفتہ	نیشنل تعلیمی ویبیبار	شعبہ تعلیم	ویبینار
22 فروری، اتوار	یومِ مصلح موعود	لوکل	جماعت
28 فروری، ہفتہ	افطار برائے مہمانان، اوپن ہاؤس	شعبہ امور خارجیہ	جماعت

تاریخ۔دن	تفصیل	لوکل۔ریجنل۔نیشنل	مقام
مارچ			
28فروری تا یکم مارچ، ہفتہ تا اتوار	لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل وتنظیمیں	جماعت
20مارچ، جمعۃ المبارک	عید الفطر	لوکل	جماعت
21-30مارچ، ہفتہ تا پیر	وصیت عشرہ	شعبہ وصیت	جماعت
22مارچ، اتوار	پاتھ وے ٹو پیراڈائس (Pathway to Paradise)	شعبہ وصیت	ویبینار
27-29مارچ، جمعہ تا اتوار	ACE 2026	شعبہ صنعت وتجارت	ڈیلس، ٹیکساس
28مارچ، ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
29مارچ، اتوار	یومِ مسیح موعود	لوکل	جماعت
اپریل			
یکم تا 10/اپریل، بدھ تا جمعہ	صلوٰۃ عشرہ	شعبہ تربیت	جماعت
3-5/اپریل، جمعہ تا اتوار	لوکل اجتماع (اطفال الاحمدیہ وخدام الاحمدیہ)	مجلس خدام الاحمدیہ	جماعت
4-5/اپریل، ہفتہ تا اتوار	لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل وتنظیمیں	جماعت
4/اپریل، ہفتہ	Qur'an Talks، 7 EST بجے شام	تربیت	ویبینار
5/اپریل، اتوار	اپنی تاریخ جانیے، 7:30 EST بجے شام	شعبہ اشاعت	زوم میٹنگ
10-12/اپریل، جمعہ تا اتوار	نیشنل لجنہ مینٹرنگ کانفرنس	لجنہ اماء اللہ	کولمبس، اوہائیو
18/اپریل، ہفتہ	نیشنل تعلیمی ویبینار	شعبہ تعلیم	ویبینار
18-19/اپریل، ہفتہ تا اتوار	ریجنل اجتماعات، انصاراللہ	مجلس انصاراللہ	ریجنل
19/اپریل، اتوار	گھر میں آرگینک باغبانی	شعبہ زراعت	ویبینار
24-26/اپریل، جمعہ تا اتوار	مجلسِ شوریٰ، جماعت امریکہ	دفتر جنرل سیکرٹری	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
مئی			
یکم تا 3 مئی، جمعہ تا اتوار	مسرور انٹر نیشنل سپورٹس ٹورنامنٹ (MIST)	مجلس خدام الاحمدیہ	
2-3 مئی، ہفتہ تا اتوار	لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل وتنظیمیں	جماعت
2 مئی، ہفتہ	Qur'an Talks، 7 EST بجے شام	شعبہ تربیت	ویبینار
2-3 مئی، ہفتہ تا اتوار	ریجنل اجتماعات، انصاراللہ	مجلس انصاراللہ	ریجنل
3-4 مئی، اتوار تا پیر	نیشنل سیمینار، ڈے آن دی ہِل (Day on the Hill)	شعبہ امورِ خارجیہ	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
9 مئی، ہفتہ	ایک دوسرے کے لیے لباس، 7 EST بجے شام	شعبہ رشتہ ناتا	ویبینار
9-10 مئی، ہفتہ تا اتوار	نیشنل وقفِ نَو کیریئر ایکسپو، جماعت امریکہ	شعبہ وقفِ نَو	آن لائن/ساؤتھ ورجینیا، نارتھ ورجینیا
9-10 مئی، ہفتہ تا اتوار	لوکل قرآن کانفرنس	شعبہ تعلیم القرآن ووقفِ عارضی	جماعت
16 مئی، ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	آسٹن، ٹیکساس
16-17 مئی، ہفتہ تا اتوار	دوسرا خدام ریفریشر کورس	مجلس خدام الاحمدیہ	مجالس

تاریخ۔دن	تفصیل	لوکل۔ریجنل۔نیشنل	مقام
30-21 مئی،جمعرات تاہفتہ	وصیت عشرہ	شعبہ وصیت	جماعت
24-22 مئی،جمعہ تااتوار	مسرور کرکٹ ٹورنامنٹ،امریکہ	مجلسِ صحت	ایلبنی،نیویارک
24 مئی،اتوار	یومِ خلافت	لوکل	جماعت
25 مئی،پیر	میموریل ڈے لونگ ویک اینڈ		وفاقی تعطیل
27 مئی،بدھ	عیدالاضحیٰ	لوکل	جماعت
30 مئی،ہفتہ	سہ ماہی فلائر تقسیم (شعبہ تبلیغ،ذیلی تنظیمیں،وقفِ نَو)	لوکل	جماعت
جون			
یکم تا 10 جون،پیر تابدھ	صلوٰۃ عشرہ	شعبہ تربیت	جماعت
7-5 جون،جمعہ تااتوار	13واں سالانہ قرآن پاک سائنس سمپوزیم/MSLM26	نیشنل	Bethesda Marriott, MD
6 جون،ہفتہ	Qur'an Talks، 7 EST بجے شام	شعبہ تربیت	ویبینار
7-6 جون،ہفتہ تااتوار	لوکل جماعت،معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
7-6 جون،ہفتہ تااتوار	نیشنل ایجوکیشنل ایکی لینس ڈے	شعبہ تعلیم	جماعت
13 جون،ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	زوم میٹنگ
19-15 جون،پیر تاجمعہ	نیشنل یوتھ کیمپ	شعبہ تعلیم	مسجد بیت الرحمٰن،میری لینڈ
24-20 جون،ہفتہ تابدھ	نیشنل وقفِ نَو سمر کیمپ (برائے طلباء)	شعبہ وقفِ نَو	لاس اینجلس، کیلیفورنیا
24-20 جون،ہفتہ تابدھ	نیشنل وقفِ نَو سمر کیمپ (برائے طالبات)	شعبہ وقفِ نَو	مسجد بیت الرحمٰن،میری لینڈ
21 جون،اتوار	پاتھ وے ٹُو پیراڈائس (Pathway to Paradise)	شعبہ وصیت	ویبینار
28-27 جون،ہفتہ تااتوار	روحانی فٹنس کیمپ	شعبہ تربیت	جماعت
27 جون،ہفتہ	نیشنل تعلیم،ویبینار	شعبہ تعلیم	ویبینار
28 جون،اتوار	اپنی تاریخ جانیے، 7:30 EST بجے شام	شعبہ اشاعت	زوم میٹنگ
جولائی			
4 جولائی،ہفتہ	یومِ آزادی		وفاقی تعطیل
5-3 جولائی،جمعہ تااتوار	جلسہ سالانہ یوایس اے	نیشنل	رچمنڈ،ورجینیا
12-10 جولائی،جمعہ تااتوار	جلسہ سالانہ کینیڈا		
12-11 جولائی،ہفتہ تااتوار	لوکل جماعت،معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
19-13 جولائی،پیر تااتوار	نیشنل حفظ القرآن کیمپ	شعبہ تعلیم القرآن ووقفِ عارضی	ورچوئل
30-21 جولائی،منگل تاجمعرات	وصیت عشرہ	شعبہ وصیت	جماعت
26-24 جولائی،جمعہ تااتوار	جلسہ سالانہ یوکے		
اِگست			
یکم تا 2/اگست،ہفتہ تااتوار	لوکل جماعت،معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
یکم تا 10/اگست،ہفتہ تااتوار	صلوٰۃ عشرہ	شعبہ تربیت	جماعت

تاریخ۔دن	تفصیل	لوکل۔ریجنل۔نیشنل	مقام
یکم اگست،ہفتہ	Qur'an Talks، EST 7 بجے شام	شعبہ تربیت	ویبینار
15/ اگست،ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	زوم میٹنگ
15/ اگست،ہفتہ	سہ ماہی فلائر تقسیم (شعبہ تبلیغ، ذیلی تنظیمیں، وقفِ نَو)	لوکل	جماعت
16-15/ اگست،ہفتہ تا اتوار	روحانی فِٹنس کیمپ	شعبہ تربیت	جماعت
23-21/ اگست، جمعہ تا اتوار	مجلس شوریٰ، خدام الاحمدیہ	مجلس خدام الاحمدیہ	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
29/ اگست،ہفتہ	نیشنل تعلیم، ویبینار	شعبہ تعلیم	ویبینار
ستمبر			
6-5 ستمبر،ہفتہ تا اتوار	لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
5 ستمبر،ہفتہ	Qur'an Talks، EST 7 بجے شام	شعبہ تربیت	ویبینار
6 ستمبر، اتوار	یومِ تحریکِ جدید	لوکل	جماعت
13-7 ستمبر، پیر تا اتوار	ہفتہ تحریکِ جدید، چندہ وصولی		
7 ستمبر، پیر	لیبر ڈے لونگ ویک اینڈ		وفاقی تعطیل
12 ستمبر،ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ملواکی، وسکانسن
12 ستمبر،ہفتہ	تحریکِ جدید نیشنل ویبینار	نیشنل	ویبینار
13 ستمبر، اتوار	اپنی تاریخ جانیے، EST 7:30 بجے شام	شعبہ اشاعت	زوم میٹنگ
20-18 ستمبر، جمعہ تا اتوار	لجنہ مجلسِ شوریٰ	لجنہ اماء اللہ	کوئینز، نیویارک
20 ستمبر، اتوار	پاتھ وے ٹُو پیراڈائس (Pathway to Paradise)	شعبہ وصیت	ویبینار
27-25 ستمبر، جمعہ تا اتوار	نیشنل اجتماع، مجلس انصار اللہ	مجلس انصار اللہ	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
30-21 ستمبر، پیر تا بدھ	عشرہ وصیت	شعبہ وصیت	جماعت
اکتوبر			
یکم تا 10/ اکتوبر، جمعرات تا ہفتہ	صلوٰۃ عشرہ	شعبہ تربیت	جماعت
4-3/ اکتوبر ہفتہ تا اتوار	لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
3/ اکتوبر ہفتہ	Qur'an Talks، EST 7 بجے شام	شعبہ تربیت	ویبینار
3/ اکتوبر ہفتہ	وقفِ نَو ریجنل اجتماعات، 16 ریجنز	شعبہ وقفِ نَو	ریجنل
11-9/ اکتوبر جمعہ تا اتوار	نیشنل اجتماع، مجلس خدام الاحمدیہ ۔ خدام و اطفال	مجلس خدام الاحمدیہ	باغِ احمد، نیو جرسی
11-9/ اکتوبر جمعہ تا اتوار	چوتھا لجنہ اماء اللہ نیشنل اجتماع	لجنہ اماء اللہ	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
10/ اکتوبر ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	زوم میٹنگ
17/ اکتوبر ہفتہ	ایک دوسرے کے لیے لباس، EST 7 بجے شام	شعبہ رشتہ ناتا	ویبینار
24/ اکتوبر ہفتہ	نیشنل تعلیمی ویبینار	شعبہ تعلیم	ویبینار
25-24/ اکتوبر ہفتہ تا اتوار	انصار مجلسِ شوریٰ	مجلس انصار اللہ	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
5-24/ اکتوبر ہفتہ تا اتوار	نیشنل قرآن کانفرنس	شعبہ تعلیم القرآن و وقفِ عارضی	ورچوئل
31/ اکتوبر تا یکم نومبر، ہفتہ تا اتوار	لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت

تاریخ۔دن	تفصیل	لوکل۔ریجنل۔نیشنل	مقام
نومبر			
6نومبر،جمعہ	مجلس انصاراللہ واک اے تھان HQ/VA and SW Regions))((Walk-a-Thon	مجلس انصاراللہ	ریجنل
7نومبر،ہفتہ	Qur'an Talks، 7 EST بجے شام	شعبہ تربیت	ویبینار
7نومبر،ہفتہ	سہ ماہی فلائر تقسیم(شعبہ تبلیغ،ذیلی تنظیمیں،وقفِ نَو)	لوکل	جماعت
8نومبر،اتوار	نیشنل قرآن کانفرنس برائے بچگان	شعبہ تعلیم القرآن ووقفِ عارضی	ورچوئل
13-15/ نومبر،جمعہ تااتوار	فضل عمر قائدین کانفرنس / اطفال ریفریشر کورس	مجلس خدام الاحمدیہ	مسجد بیت الرحمٰن،میری لینڈ
14نومبر،ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	زوم میٹنگ
21-30نومبر،ہفتہ تاپیر	وصیت عشرہ	شعبہ وصایا	جماعت
26-29نومبر جمعرات تااتوار	تھینکس گونگ ویک اینڈ		وفاقی تعطیل
دسمبر			
یکم تا 10 دسمبر،منگل تاجمعرات	صلوٰۃ عشرہ	شعبہ تربیت	جماعت
5-6دسمبر،ہفتہ تااتوار	پہلا خدام ریفریشر کورس	مجلس خدام الاحمدیہ	مجلس
5-6دسمبر،ہفتہ تااتوار	لوکل جماعت،معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل وتنظیمیں	جماعت
5دسمبر،ہفتہ	Qur'an Talks، 7 EST بجے شام	شعبہ تربیت	ویبینار
12دسمبر،ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	مسجد بیت الرحمٰن،میری لینڈ
13دسمبر،اتوار	نیشنل ایجوکیشنل ایکسی لینس ڈے	شعبہ تعلیم	جماعت
13دسمبر،اتوار	پاتھ وے ٹُو پیراڈائس(Pathway to Paradise)	شعبہ وصیت	ویبینار
13دسمبر،اتوار	نیشنل اے ای اے(AEA)ویبینار	AEA	ویبینار
19دسمبر،ہفتہ	نیشنل تعلیم ویبینار	شعبہ تعلیم	ویبینار
20دسمبر،اتوار	اپنی تاریخ جانیے، 7:30 EST بجے شام	شعبہ اشاعت	زوم میٹنگ
25دسمبر،جمعۃ المبارک	کرسمس ڈے		وفاقی تعطیل
25-27دسمبر جمعہ تااتوار	ویسٹ کوسٹ جلسہ سالانہ(ممکنہ تاریخ)	نیشنل جماعت	چینو،کیلیفورنیا

کیا آپ نے حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام کی سب کتابوں کا مطالعہ کر لیا ہے؟

جو کتابیں آپ نے پڑھ لی ہیں، ان پر نشان لگائیں اور جو نہیں پڑھیں انہیں amibookstore.us سے خرید کر مطالعہ فرمائیں۔

روحانی خزائن جلد نمبر ا
- [ ] براہین احمدیہ چہار حصص

جلد نمبر ۲
- [ ] پُرانی تحریریں
- [ ] سُرمۂ چشمِ آریہ
- [ ] شحنۂ حق
- [ ] سبز اشتہار

جلد نمبر ۳
- [ ] فتحِ اسلام
- [ ] توضیحِ مرام
- [ ] ازالۂ اوہام

جلد نمبر ۴
- [ ] الحق مُباحثہ لدھیانہ،
- [ ] الحق مباحثہ دہلی
- [ ] آسمانی فیصلہ
- [ ] نشانِ آسمانی
- [ ] ایک عیسائی کے تین سوال اور ان کے جوابات

جلد نمبر ۵
- [ ] آئینہ کمالاتِ اسلام

جلد نمبر ۶
- [ ] برکاتُ الدعا
- [ ] حُجّۃُ الاسلام
- [ ] سچائی کا اظہار
- [ ] جنگِ مقدس
- [ ] شہادۃُ القرآن

جلد نمبر ۷
- [ ] تحفۂ بغداد
- [ ] کراماتُ الصّادقین
- [ ] حمامۃُ البُشریٰ

جلد نمبر ۸
- [ ] نُورُالحق دو حصّے
- [ ] اتمامُ الحُجّۃ
- [ ] سِرُّ الخلافۃ

جلد نمبر ۹
- [ ] انوارِ اسلام
- [ ] مِنَنُ الرّحمان
- [ ] ضیاءُ الحق
- [ ] نُورُ القرآن دو حصّے
- [ ] معیارُ المذاہب

جلد نمبر ۱۰
- [ ] آریہ دھرم
- [ ] سَت بچن
- [ ] اسلامی اصول کی فلاسفی

جلد نمبر ۱۱
- [ ] انجامِ آتھم

جلد نمبر ۱۲
- [ ] سراجِ منیر
- [ ] استفتاء
- [ ] حُجّۃُ اللہ
- [ ] تحفۂ قیصریہ
- [ ] محمود کی آمین

جلد نمبر ۱۳
- [ ] کتابُ البریہ
- [ ] البلاغ
- [ ] ضرورۃُ الامام

جلد نمبر ۱۴
- [ ] نجمُ الہدیٰ
- [ ] رازِ حقیقت
- [ ] کشفُ الغطاء
- [ ] ایّامُ الصُّلح
- [ ] حقیقتُ المہدی

جلد نمبر ۱۵
- [ ] مسیح ہندوستان میں
- [ ] ستارہ قیصرہ
- [ ] تریاقُ القلوب
- [ ] تحفۂ غزنویہ
- [ ] روئیدادِ جلسہ دعاء

جلد نمبر ۱۶
- [ ] خطبۃُ الہامیہ
- [ ] لُجَّةُ النُّور

جلد نمبر ۱۷
- [ ] گورنمنٹ انگریزی اور جہاد
- [ ] تحفۂ گولڑویہ
- [ ] اربعین

جلد نمبر ۱۸
- [ ] اعجازُ المسیح
- [ ] ایک غلطی کا ازالہ
- [ ] دافعُ البلاء
- [ ] الہُدیٰ
- [ ] نزولُ المسیح
- [ ] گناہ سے نجات کیونکر مل سکتی ہے
- [ ] عصمتِ انبیاء علیہم السلام

جلد نمبر ۱۹
- [ ] کشتیٔ نوح
- [ ] تحفۃُ الندوہ
- [ ] اعجازِ احمدی
- [ ] ریویو بر مباحثہ چکڑالوی بٹالوی
- [ ] مواہبُ الرحمان
- [ ] نسیمِ دعوت
- [ ] سناتن دھرم

جلد نمبر ۲۰
- [ ] تذکرۃُ الشہادتین
- [ ] سیرۃُ الابدال
- [ ] لیکچر لاہور
- [ ] اسلام (لیکچر سیالکوٹ)
- [ ] لیکچر لدھیانہ
- [ ] رسالہ الوصیت
- [ ] چشمۂ مسیحی
- [ ] تجلّیاتِ الٰہیہ
- [ ] قادیان کے آریہ اور ہم
- [ ] احمدی اور غیر احمدی میں فرق

جلد نمبر ۲۱
- [ ] براہین احمدیہ جلد پنجم

جلد نمبر ۲۲
- [ ] حقیقۃُ الوحی
- [ ] الاِستفتاء
- [ ] قصیدہ عربی

جلد نمبر ۲۳
- [ ] چشمۂ معرفت
- [ ] پیغامِ صلح

احمدیہ کتب کے لئے amibookstore.us کی سہولت سے فائدہ اٹھائیں۔

محفوظ قلعہ میں داخل ہونے کے لیے دعاؤں کی خصوصی تحریک

حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 23/اگست 2024ء میں دعاؤں کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:

یہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کا ایک رؤیا تھا کہ ان کو ایک بزرگ نے کہا کہ اگر جماعت کا ہر فرد، ہر بڑا دو سَو دفعہ یہ درود شریف **سُبۡحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمۡدِہٖ سُبۡحَانَ اللّٰہِ الۡعَظِیۡمِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ** پڑھے، درمیانی عمر کے افراد ایک سَو دفعہ اور بچے تینتیس تینتیس دفعہ پڑھیں اور جو چھوٹے بچے ہیں ان کو ان کے والدین تین چار دفعہ یہ خود پڑھوا دیں۔ اسی طرح سَو دفعہ استغفار کریں۔ مَیں اس میں یہ شامل کرتا ہوں کہ سَو دفعہ **رَبِّ کُلُّ شَیۡءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحۡفَظۡنِیۡ وَانۡصُرۡنِیۡ وَارۡحَمۡنِیۡ** کا بھی ورد کریں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کو رؤیا میں یہی دکھایا گیا تھا کہ اگر یہ کرو گے تو ایک محفوظ قلعے میں داخل ہو جاؤ گے جہاں شیطان کبھی داخل نہیں ہو سکے گا۔

سُبۡحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمۡدِہٖ سُبۡحَانَ اللّٰہِ الۡعَظِیۡمِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ

دو سَو دفعہ یہ درود شریف پڑھیں

اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ رَبِّیۡ مِنۡ کُلِّ ذَنۡبٍ وَّ اَتُوۡبُ اِلَیۡہِ

سَو دفعہ استغفار کریں

رَبِّ کُلُّ شَیۡءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحۡفَظۡنِیۡ وَانۡصُرۡنِیۡ وَارۡحَمۡنِیۡ

سَو دفعہ وِرد کریں

دعائیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ 30رمئی 2014ء میں درج ذیل دعائیں کرنے تلقین فرمائی:

سورۃ الفاتحہ اور درود شریف

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ۔ (تذکرہ صفحہ 25 ایڈیشن چہارم مطبوعہ ربوہ)

اللہ تعالیٰ پاک ہے اپنی حمد کے ساتھ پاک ہے، اور بہت عظمت والا ہے اے اللہ رحمتیں بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر۔

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا وَھَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّابُ (سورۃ اٰل عمران:9)

اے ہمارے ربّ! ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ ہونے دے بعد اس کے کہ تو ہمیں ہدایت دے چکا ہو۔ اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا کر۔ یقیناً تو ہی ہے جو بہت عطا کرنے والا ہے۔

رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ (سورۃ البقرہ:251)

اے ہمارے ربّ! ہم پر صبر نازل کر اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور کافر قوم کے خلاف ہماری مدد کر۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ ، وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔

اے اللہ ہم تجھے سپر بنا کر دشمن کے سینوں کے مقابل پر رکھتے ہیں اور ہم ان کے تمام شر اور مضر اثرات سے تیری پناہ میں آتے ہیں۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ۔

میں بخشش طلب کرتا ہوں اللہ سے جو میرا ربّ ہے ہر گناہ سے اور مَیں جھکتا ہوں اسی کی طرف۔

رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ (تذکرہ صفحہ 363 ایڈیشن چہارم مطبوعہ ربوہ)

اے میرے ربّ ہر ایک چیز تیری خادم ہے۔ اے میرے ربّ پس مجھے محفوظ رکھ اور میری مدد فرما اور مجھ پر رحم فرما۔

رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِیْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکَافِرِیْنَ (سورۃ اٰل عمران:148)

اے ہمارے ربّ! ہمارے گناہ بخش دے اور اپنے معاملہ میں ہماری زیادتی بھی۔ اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور ہمیں کافر قوم کے خلاف نصرت عطا کر۔

یَارَبِّ فَاسْمَعْ دُعَآئِیْ وَمَزِّقْ اَعْدَآئَکَ وَ اَعْدَآئِیْ وَاَنْجِزْ وَعْدَکَ وَانْصُرْ عَبْدَکَ وَاَرِنَا اَیَّامَکَ وَشَھِّرْلَنَا حُسَامَکَ وَلَاتَذَرْ مِنَ الْکَافِرِیْنَ شَرِیْرًا۔

کہ اے میرے رب! تو میری دعا سن اور اپنے دشمن اور میرے دشمنوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے اور اپنا وعدہ پورا فرما اور اپنے بندے کی مدد فرما اور ہمیں اپنے دن دکھا اور ہمارے لئے اپنی تلوار سونت لے اور انکار کرنے والوں میں سے کسی شریر کو باقی نہ رکھ۔ (ماخوذ از تذکرہ صفحہ 426 ایڈیشن چہارم مطبوعہ ربوہ)

مجھے آپ کی تلاش ہے!

1 ← کیا آپ محنت کرنا جانتے ہیں۔ اتنی محنت کہ تیرہ چودہ گھنٹے دن میں کام کر سکیں۔

2 ← کیا آپ سچ بولنا جانتے ہیں اتنا کہ کسی صورت میں آپ جھوٹ نہ بول سکیں آپ کے سامنے آپ کا گہرا دوست اور عزیز بھی جھوٹ نہ بول سکے آپ کے سامنے کوئی اپنے جھوٹ کا بہادرانہ قصہ سنائے تو آپ اُس پر اظہارِ نفرت کیے بغیر نہ رہ سکیں۔

3 ← کیا آپ جھوٹی عزت کے جذبات سے پاک ہیں گلیوں میں جھاڑو دے سکتے ہیں۔ بوجھ اُٹھا کر گلیوں میں پھر سکتے ہیں۔ بلند آواز سے ہر قسم کے اعلان بازاروں میں کر سکتے ہیں سارا سارا دن پھر سکتے ہیں۔ اور ساری ساری رات جاگ سکتے ہیں۔

4 ← کیا آپ اعتکاف کر سکتے ہیں جس کے معنیٰ ہوتے ہیں (الف) ایک جگہ دنوں بیٹھے رہنا (ب) گھنٹوں بیٹھے وظیفہ کرتے رہنا (ج) گھنٹوں اور دنوں کسی انسان سے بات نہ کرنا

5 ← کیا آپ سفر کر سکتے ہیں۔ اکیلے اپنا بوجھ اُٹھا کر بغیر اس کے کہ آپ کی جیب میں کوئی پیسہ ہو۔ دشمنوں اور مخالفوں میں ناواقفوں اور ناآشناؤں میں؟ دنوں، ہفتوں مہینوں؟

6 ← کیا آپ اس بات کے قائل ہیں کہ بعض آدمی ہر شکست سے بالا ہوتے ہیں۔ وہ شکست کا نام سننا پسند نہیں کرتے وہ پہاڑوں کو کاٹنے کیلئے تیار ہو جاتے ہیں۔ وہ دریاؤں کو کھینچ لانے پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ اور کیا آپ سمجھتے ہیں کہ آپ اس قربانی کیلئے تیار ہو سکتے ہیں۔

7 ← کیا آپ میں ہمت ہے کہ سب دنیا کہے نہیں اور آپ کہیں ہاں۔ آپ کے چاروں طرف لوگ ہنسیں اور آپ سنجیدگی قائم رکھیں لوگ آپکے پیچھے دوڑیں اور کہیں ٹھہر تو جا ہم تجھے ماریں گے اور آپ کا قدم بجائے دوڑنے کے ٹھہر جائے اور آپ اسکی طرف سر جھکا کر کہیں لو مار لو۔ آپ کسی کی نہ مانیں۔ کیونکہ لوگ جھوٹ بولتے ہیں مگر آپ سب سے منوالیں کیونکہ آپ سچے ہیں۔

8 ← آپ یہ نہ کہتے ہوں کہ میں نے محنت کی مگر خدا تعالیٰ نے مجھے ناکام کر دیا۔ بلکہ ہر ناکامی کو اپنا قصور سمجھتے ہوں، آپ یقین رکھتے ہوں کہ جو محنت کرتا ہے کامیاب ہوتا ہے اور جو کامیاب نہیں ہوتا اُس نے محنت ہرگز نہیں کی۔

9 ← اگر آپ ایسے ہیں تو آپ اچھا مبلغ اور اچھا تاجر ہونے کی قابلیت رکھتے ہیں مگر آپ ہیں کہاں خدا کے ایک بندہ کو آپ کی دیر سے تلاش ہے۔ اے احمدی نوجوان! ڈھونڈ اس شخص کو اپنے صوبہ میں اپنے شہر میں اپنے محلہ میں اپنے دل میں کہ اسلام کا درخت مُرجھا رہا ہے اِسی کے خون سے وہ دوبارہ سرسبز ہو گا۔

مرزا محمود احمدؓ

خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ